e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 202 Saturday , April 26 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۲۰۲) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۲۶-اپریل ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۷/شوال المکرم ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

بی جے پی کے راجہ اقبال سنگھ دہلی کے میئر منتخب

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی میں میئر اور ڈپٹی میئر کے انتخاب میں بی جے پی نے میدان مار لیا۔ بی جے پی کے راجہ اقبال سنگھ نے 133 ووٹ حاصل کر کے دہلی کے میئر کا عہدہ جیتا ہے۔ راجہ اقبال سنگھ نے اس جیت کے بعد کہا کہ دہلی کی عوام نے انہیں شہر کی مشکلات حل کرنے کی ذمہ داری دی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عام آدمی پارٹی (عاپ) نے پہلے ہی اپنی شکست تسلیم کر لی ہے اور اب بی جے پی نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ شہر میں پچھلے دو سالوں سے رکے ہوئے کاموں کو مکمل کرے گی اور کرپشن کو ختم کرے گی۔ دوسری طرف، عاپ کی سابق میئر، شیلی اوبیرائے اور رہنما مکیش گوئل نے ایک پریس کانفرنس میں انتخاب کا بائیکاٹ کرنے کی بات کی تھی اور بی جے پی پر الزام عائد کیا تھا کہ اس نے جمہوری عمل کا مذاق بنایا ہے۔ کانگریس کی جانب سے، مندیپ سنگھ نے میئر اور اریبہ خان نے ڈپٹی میئر کے عہدوں کے لیے اپنے نامزدگی فارم جمع کرائے تھے، لیکن وہ ناکام رہے۔

کنال کامرا کی گرفتاری پر روک، عرضداشت سماعت کیلئے منظور

ممبئی: مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کا نام لیے بغیر ان پر کی گئی مبینہ تنقید کے معاملے میں اسٹینڈ اپ کامیڈین کنال کامرا کو بامبے ہائی کورٹ سے بڑی راحت ملی ہے۔ عدالت نے ان کی گرفتاری پر روک لگا دی ہے، حالانکہ کیس کی تفتیش بدستور جاری رہے گی۔ جسٹس سارنگ کوتوال اور جسٹس ایس ایم مودک پر مشتمل ہائی کورٹ کی بنچ نے جمعرات کو یہ فیصلہ سنایا۔ عدالت نے ممبئی پولیس کو حکم دیا ہے کہ وہ کامرا کے غدار والے تبصرے کے سلسلے میں ان کے خلاف درج ایف آئی آر کے تحت فی الحال گرفتاری نہ کرے۔ ساتھ ہی عدالت نے ممبئی پولیس کو اجازت دی ہے کہ وہ چنئی میں مقیم کنال کامرا سے وہاں کی مقامی پولیس کی مدد سے تفتیش کرے اور ان کا بیان درج کرے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ کھار پولیس اسٹیشن میں درج مقدمے میں گرفتاری سے استثنیٰ دی گئی ہے، تاہم دیگر قانونی کارروائیاں تفتیشی ایجنسی کی صوابدید پر جاری رہ سکتی ہیں۔

نئے وقف ایکٹ پر سپریم کورٹ میں مرکز کا حلف نامہ

قانون کو روکا نہیں جاسکتا، سابقہ دفعات کے غلط استعمال کا دعویٰ

ہندو اداروں اور وقف بورڈ کا موازنہ درست نہیں، مذہبی حقوق میں کوئی مداخلت نہیں، تمام درخواستیں خارج کرنے کی اپیل

نئی دہلی۔(ایجنسی) وقف ترمیمی قانون کو چیلنج دینے والی عرضیوں پر مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ میں جواب داخل کر دیا ہے۔ مرکزی وزارت برائے اقلیتی امور نے عدالت عظمیٰ میں حلف نامہ جمع کر عدالت میں داخل عرضیوں میں عائد کردہ سبھی الزامات کو مسترد کر دیا ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ وقف قانون 2025 سے کسی بھی طرح کے آئینی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ حکومت نے عدالت سے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کسی التزام پر بالواسطہ یا بلاواسطہ طور سے روک نہ لگائے۔ عدالت وقف معاملے پر عارضی روک لگاتے ہوئے پوری سماعت کر آخر میں کوئی فیصلہ لے۔ حکومت نے یہ بھی کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے پاس آئینی جواز کی جانچ کی طاقت ہے، لیکن پارلیمنٹ نے جس قانون کو پاس کیا ہے، اس پر روک لگانا مناسب نہیں ہے۔

حلف نامے میں کہا گیا ہے، "مغل دور سے ٹھیک پہلے، آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد کی مدت کے دوران ہندوستان میں کل 18,29,163.896 ایکڑ اراضی وقف تھی۔" اس میں نجی اور سرکاری املاک پر قبضہ کرنے کے لیے سابقہ دفعات کے غلط استعمال کا بھی دعویٰ کیا گیا ہے۔ آپ کو بتادیں کہ یہ حلف نامہ اقلیتی امور کی وزارت کے جوائنٹ سکریٹری شیر شاہ سی شیخ محی الدین نے داخل کیا تھا۔ حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ قانون میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ آئینی عدالتیں کسی بھی قانونی شق پر بالواسطہ یا بلاواسطہ روک نہیں لگائیں گی اور وہ اس معاملے کا حتمی فیصلہ کریں گی۔ آئین کا تصور پارلیمنٹ کے بنائے گئے قوانین پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ مرکز نے مزید کہا، جب کہ یہ عدالت مقدمات کی سماعت کے دوران ان چیلنجوں کا جائزہ لے گی، عام اصطلاحات میں (مسلم برادری کے ممبروں پر بھی) ایسے حکم کے منفی نتائج کو جانے بغیر خاص طور پر اس طرح کے قوانین کے درست ہونے کے قیاس کے تناظر میں۔" ایسے قوانین پر مکمل یا جزوی روک لگانا نامناسب ہوگا۔ حلف نامے میں کہا گیا کہ ایکٹ کو چیلنج کرنے والے دلائل اس غلط بنیاد پر آگے بڑھتے کہ ترامیم مذہبی آزادی کے بنیادی حقوق کو چھین لیتی ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ عدالت آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت قانون سازی کی اہلیت اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی بنیاد پر قانون کا جائزہ لے سکتی ہے۔

مرکز نے کہا کہ یہ قانون درست ہے اور قانون سازی کی طاقت کے جائز استعمال کا نتیجہ ہے۔ حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ مقننہ کے نافذ کردہ قانون سازی کے نظام کو تبدیل کرنا ناقابل قبول ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ 17 اپریل کو مرکز نے سپریم کورٹ کو یقین دلایا تھا کہ وہ 5 مئی تک وقف املاک بشمول وقف کو ڈی نوٹیفائی نہیں کرے گا اور نہ ہی سنٹرل وقف کونسل اور بورڈز میں 5 مئی تک کوئی تقرری کرے گا۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی سربراہی والی بنچ 5 مئی کو عبوری حکم پاس کرنے کے معاملے کی سماعت کرے گی۔

مرکزی حکومت نے عدالت عظمیٰ میں داخل حلف نامہ میں کئی نکات پیش کیے ہیں۔ اس حلف نامہ میں شامل اہم باتیں ذیل میں پیش کی جارہی ہیں۔ سپریم کورٹ میں داخل عرضیوں میں کسی بھی انفرادی معاملے میں ناانصافی کی شکایت نہیں کی گئی ہے، ایسے میں یہ کسی شہری حقوق کا مسئلہ نہیں ہے۔ ہندو مذہبی اداروں کے مینجمنٹ سے موازنہ یا برابری کیا جانا بے بنیاد ہے۔ وقف ترمیمی قانون مسلم سماج کی بہتری اور شفافیت کے لیے لایا گیا قانون ہے، جس سے کسی آئینی حق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی ہے۔ وقف ریاستی بورڈس اور قومی کونسل کا موازنہ عطیہ جیسے انفرادی عہدہ سے نہیں کیا جاسکتا۔ وقف ترمیمی قانون اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ وقف ملکیت کی شناخت، زمرہ بندی اور ریگولیشن قانونی پیمانوں اور عدالتی نگرانی کے ماتحت ہونا چاہیے۔ وقف قانون کا ڈیزائن یہ یقینی کرتا ہے کہ کسی بھی شخص کو عدالت کی پہنچ سے محروم نہیں کیا جائے۔ وقف قانون یہ یقینی کرتا ہے کہ شہریوں کی ملکیت کے حقوق، مذہبی آزادی اور عوامی عطیہ کو متاثر کرنے والے فیصلے غیر جانبداری اور جواز کی حدوں کے اندر کیے جائیں۔ قانون میں کی گئی ترامیم کی منشا وقف مینجمنٹ میں عدالتی جوابدہی، شفافیت اور غیر جانبداری کے مدنظر ہے۔

سپریم کورٹ نے راہل گاندھی کو راحت دی، سمن پر روک

نئی دہلی۔(یو این آئی) سپریم کورٹ نے ویر ساورکر کے خلاف مبینہ متنازعہ ریمارکس کے سلسلے میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو سمن جاری کرنے والے نچلی عدالت کے حکم پر جمعہ کو روک لگا دی۔ مسٹر گاندھی کو ان کی عرضی پر یہ راحت دیتے ہوئے جسٹس دیپانکر دتا اور جسٹس منموہن کی بنچ نے ان سے کہا کہ وہ مجاہدین آزادی کے خلاف کوئی غیر ذمہ دارانہ تبصرہ کرنے سے باز رہیں۔ اتر پردیش کے لوک سبھا رکن مسٹر گاندھی نے ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ بنچ نے سینئر وکیل اے ایم سنگھوی سے کہا کہ آپ اپنے مجاہد آزادی کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں۔ انہیں کوئی غیر ذمہ دارانہ بیان نہیں دینا چاہئے۔" سپریم کورٹ نے مسٹر سنگھوی کو بتایا کہ مہاراشٹر میں ساورکر کی پوجا کی جاتی ہے۔ راہل گاندھی کو ایسا بیان نہیں دینا چاہئے کیونکہ وہ ایک پارٹی کے سیاسی لیڈر ہیں۔ بنچ نے راہل گاندھی کے وکیل سے پوچھا کہ "کیا آپ کے مؤکل (راہل گاندھی) جانتے ہیں کہ مہاتما گاندھی نے وائسرائے کو مخاطب کرتے ہوئے آپ کے وفادار خادم کے الفاظ استعمال کیے تھے؟ کیا آپ کے مؤکل کو معلوم ہے کہ ان کی دادی (اندرا گاندھی) نے بھی وزیر اعظم رہتے ہوئے سجن (ساورکر) کی تعریف کرتے ہوئے خط بھیجا تھا۔ جب آپ کو تاریخ معلوم ہے تو آپ مجاہد آزادی کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرتے۔"

پاکستان نہیں جائے گا ایک بوند بھی پانی

امت شاہ کی رہائش پر ہوئی میراتھن میٹنگ میں لگی مہر

نئی دہلی۔(ایجنسی) پہلگام حملہ نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو کشیدگی پیدا کر دی ہے، وہ مستقبل قریب میں ختم ہوتی دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ ہندوستان نے پاکستان کے خلاف کئی سخت قدم اٹھائے ہیں، جن میں سے ایک سندھ آبی معاہدہ کی معطلی ہے۔ آج اس سلسلے میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی رہائش پر ایک اہم میٹنگ ہوئی، جس میں سندھ آبی معاہدہ کو ملتوی کرنے کے فیصلے پر مہر ثبت کر دی گئی۔ مرکزی وزیر برائے آبی وسائل سی آر پاٹل نے اس فیصلے کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ سندھ آبی معاہدہ سے متعلق جو فیصلہ لیا گیا ہے، اس پر عمل کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ 3 مراحل میں نافذ ہوگا۔ فوری، درمیانہ مدتی اور طویل مدتی۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ "پاکستان میں ایک بوند بھی پانی نہ جائے، یہ انتظام کیا جائے گا۔" سندھ آبی معاہدہ ملتوی کیے جانے کے بعد پانی کے مینجمنٹ اور استعمال سے متعلق امت شاہ کی رہائش پر جمعہ کے روز ہوئی میٹنگ میں مرکزی وزیر خارجہ، مرکزی وزیر برائے آب اور تینوں وزارت کے سکریٹری سطح کے افسران بھی موجود تھے۔ ذرائع کے حوالے سے سامنے آ رہی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان جانے والا پانی روکا جائے گا۔ پاکستان پر جلد ہی اس کا اثر دکھائی دے گا۔ پانی روکنے کے بعد پشتوں کی صلاحیت بڑھائی جائے گی۔ پشتوں کی صلاحیت بڑھانے کے لیے جدید تکنیک کا استعمال کیا جائے گا، تاکہ زیادہ پانی جمع ہو سکے۔ اس کے لیے پشتوں کی گاد ہٹائی جائے گی۔ پشتوں سے فلشنگ بھی کی جائے گی۔ ذرائع کا یہ بھی کہنا ہے کہ ورلڈ بینک نے یہ معاہدہ کرایا تھا، لہٰذا حکومت ہند کے اس فیصلے کی جانکاری اسے بھی دے دی جائے گی۔ اس فیصلے پر فوراً عمل شروع ہو جائے گا۔ ہندوستان نے سندھ آبی معاہدہ کو فوری اثر سے ملتوی رکھنے کے اپنے فیصلے کے بارے میں پاکستان کو پہلے ہی مطلع کر دیا ہے، اور کہا ہے کہ پاکستان نے اس کی شرطوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کے سکریٹری برائے آبی وسائل دیباشری مکھرجی نے اپنے پاکستانی ہم منصب سید علی مرتضیٰ کو ایک خط لکھا تھا۔ خط میں کہا تھا کہ جموں و کشمیر کو نشانہ بنا کر پاکستان لگاتار سرحد پر دہشت گردی کو فروغ دے رہا ہے۔ کسی معاہدہ کا احترام خیر سگالی کے ساتھ کرنا معاہدہ کی بنیاد ہوتی ہے۔ حالانکہ اس کی جگہ ہم نے دیکھا ہے کہ پاکستان کے ذریعہ حکومت ہند کے زیر انتظام خطہ جموں و کشمیر کو نشانہ بنا کر لگاتار سرحد پر دہشت گردی جاری ہے۔

میدھا پاٹکر کو دہلی پولیس نے کیا گرفتار، غیر ضمانتی وارنٹ کے تحت کارروائی

نئی دہلی: نرمدا بچاؤ تحریک کی معروف رہنما اور سماجی کارکن میدھا پاٹکر کو دہلی پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ ان کی گرفتاری ایک غیر ضمانتی وارنٹ کے تحت کی گئی ہے، جو ساکت کورٹ کے ایڈیشنل سیشن جج، وشال سنگھ نے جاری کیا تھا۔

پاٹکر کو دہلی کے نظام الدین علاقے سے گرفتار کیا گیا اور آج دوپہر ساکت کورٹ میں ان کی پیشی ہوگی۔ پاٹکر کے خلاف یہ کارروائی ایک ہتک عزت کے مقدمے کے فیصلے کے بعد کی گئی ہے، جس میں دہلی کے نائب گورنر ونے کمار سکسینہ نے 2001 میں ان کے خلاف مقدمہ درج کرایا تھا، سکسینہ اس وقت احمد آباد میں واقع این جی او نیشنل کونسل فار سول لبرٹیز کے سربراہ تھے۔ انہوں نے الزام لگایا تھا کہ پاٹکر نے 25 نومبر 2000 کو ایک پریس بیان میں ان پر بے بنیاد الزامات عائد کیے تھے، جن میں انہیں بزدل اور ملک دشمن کہا گیا تھا، ساتھ ہی انہیں غیر قانونی مالی معاملات میں ملوث ہونے کا الزام بھی لگایا گیا تھا۔

یوپی بورڈ امتحان کے نتائج کا اعلان

ہائی اسکول میں یش پرتاپ انٹرمیڈیٹ میں مہک جیسوال ٹاپر

لکھنؤ/ پریاگ راج (یو این آئی) یوپی بورڈ نے جمعہ کو سال 2025 کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ بورڈ امتحانات کے نتائج کا اعلان کر دیا۔ حکومت کی سرگرمی اور اس کے شفاف نظام کی وجہ سے اس بار صرف 43 دنوں میں امتحانی نتائج کا اعلان کر کے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا گیا۔ ہائی اسکول کے تمام امیدواروں کے کامیابی کا فیصد 90.11 تھا، جبکہ انٹرمیڈیٹ کے امیدواروں کی کامیابی کا فیصد 81.15 رہا۔ انٹرمیڈیٹ میں مہک جیسوال، بچہ رام یادو انٹر کالج بھولائی کا پورہ (پریاگ راج) نے 97.20 فیصد نمبروں کے ساتھ پہلا مقام حاصل کیا۔ جبکہ ہائی اسکول میں یش پرتاپ سنگھ، راسکندری دیوی انٹر کالج، عمری (جالون) نے 97.83 فیصد نمبروں کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ہر بار کی طرح اس بار بھی لڑکیوں نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ہائی اسکول میں لڑکیوں کے پاس ہونے کا تناسب لڑکوں سے 7.21 فیصد زیادہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انٹرمیڈیٹ میں لڑکیوں کے پاس ہونے کا تناسب لڑکوں کے پاس ہونے کے فیصد سے 9.77 زیادہ ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے تمام کامیاب امیدواروں کو مبارکباد دی ہے اور ان کے روشن مستقبل کے لئے نیک تمناؤں سے نوازہ۔ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (سیکنڈری) مہندر دیو اور سیکنڈری ایجوکیشن کونسل کی سکریٹری بھگوتی سنگھ نے نتائج کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات 24 فروری 2025 سے 12 مارچ 2025 کے درمیان منعقد ہوئے تھے۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر یوپی بورڈ نے کل 8140 امتحانی مراکز پر 13 کام کے دنوں میں امتحانات کا کامیاب اور منصفانہ انداز میں انعقاد کیا۔ جوابی بیاض کی جانچ 19 مارچ سے 2 اپریل کے درمیان کل 261 مراکز پر مکمل کی گئی۔ ہائی اسکول کی کاپیوں کی جانچ میں 92,594 ممتحنین نے حصہ لیا، جبکہ 56,066 ممتحن نے انٹرمیڈیٹ کی کاپیوں کی جانچ میں اپنا کردار ادا کیا۔ انٹرمیڈیٹ کے پریکٹیکل امتحانات یکم فروری تا 21 فروری کے درمیان دو مرحلوں میں منعقد ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں یوپی بورڈ نے تکنیکی اور انتظامی اصلاحات کے ذریعے امتحانی عمل کو شفاف اور قابل اعتماد بنایا ہے۔ ہائی اسکول میں 25 لاکھ 45 ہزار 815 امیدواروں میں سے 22 لاکھ 94 ہزار 122 امیدوار پاس ہوئے جن کا تناسب 90.11 رہا۔ اس میں لڑکوں کا پاس ہونے کا تناسب 86.66 اور لڑکیوں کا فیصد 93.87 رہا۔ لڑکیوں کی کارکردگی لڑکوں کے مقابلے 7.21 فیصد زیادہ رہی۔ انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کل 25 لاکھ 98 ہزار 560 امیدواروں نے شرکت کی جن میں سے 21 لاکھ 8 ہزار 774 امیدوار کامیاب ہوئے جن کی کامیابی کا تناسب 81.15 رہا۔ اس میں لڑکوں کے پاس ہونے کا تناسب 76.60 اور لڑکیوں کا پاس ہونے کا تناسب 86.37 رہا۔ لڑکیوں نے لڑکوں کو 9.77 فیصد پیچھے چھوڑ دیا۔ مختلف جیلوں میں بند امیدواروں نے بھی ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات پاس کیے۔ ایسے کل 94 امیدواروں نے ہائی اسکول کے امتحانات میں شرکت کی جن میں سے 91 پاس ہوئے۔ پاس ہونے کا تناسب 96.81 فیصد رہا۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کل 105 قیدی امیدواروں نے شرکت کی جن میں سے 91 کامیاب ہوئے۔ پاس ہونے والے طلبہ کا مجموعی تناسب 86.67 فیصد رہا۔

مدارس صرف مذہبی تعلیم کے مراکز نہ رہیں، جدید مضامین پر بھی توجہ دی جائے

سی ایم یوگی نے اعلیٰ سطحی میٹنگ میں ریاست کے مدارس کے نظام تعلیم کا تفصیلی جائزہ لیا

لکھنؤ: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ریاست کے مدرسہ تعلیمی نظام میں جامع اصلاحات کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ مدارس کو محض مذہبی تعلیم کے مراکز نہ بننے دیا جائے، بلکہ وہاں زیر تعلیم طلبہ کو جدید مضامین اور روزگار سے جڑی تعلیم بھی فراہم کی جائے۔ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں جمعہ کو مدارس کے نظام تعلیم کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت کی ترجیح ہر طالب علم کا روشن مستقبل ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدرسہ تعلیم کو شفاف، معیاری اور روزگار دوست بنانے کی ضرورت ہے۔ مقصد صرف اصلاح نہیں بلکہ اختراعات اور شمولیت کے ذریعے مدرسہ تعلیم کو مرکزی دھارے میں لانا ہے تاکہ معاشرے کے ہر طبقے کو مساوی اور معیاری تعلیم حاصل ہو سکے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ سپریم کورٹ کی جانب سے کامل (بی اے سطح) اور فاضل (ایم اے سطح) کی ڈگریوں کو غیر آئینی قرار دیے جانے کے بعد کئی چیلنجز کھڑے ہو گئے ہیں۔ انہوں نے نصاب میں نئی تعلیمی پالیسی 2020 کے مطابق تبدیلی اور اس [illegible] بہبود کے ڈائریکٹر کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، جس میں بنیادی، ثانوی، مالیات، قانون اور اقلیتی بہبود کے محکموں کے خصوصی سکریٹری بطور رکن شامل ہوں۔ یہ کمیٹی مدارس کے بہتر انتظام، اساتذہ کی ملازمت کے تحفظ اور طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے تجاویز دے گی۔ اجلاس میں اقلیتی بہبود اور اوقاف کے محکمے نے مدارس کی موجودہ صورتحال، اہم چیلنجز اور آئندہ کے لائحہ عمل پر تفصیلی پریزنٹیشن پیش کی۔ وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ ریاست میں اس وقت 13,329 تسلیم شدہ مدارس فعال ہیں جن میں تقریباً 12 لاکھ 35 ہزار طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ ان میں سے 561 مدارس کو [illegible] گئے ہیں۔ اب تک 19,123 مدارس نے رجسٹریشن کرایا، جن میں سے 13,329 مدارس کی تصدیق ہو چکی ہے۔ امتحانات، سرٹیفکیٹ اور دیگر عمل اس نظام کے تحت شفاف ہو گئے ہیں۔ تاہم، مدرسہ بورڈ امتحانات میں شرکت کرنے والے طلبہ کی تعداد میں کمی تشویشناک ہے۔ 2016 میں 4.22 لاکھ طلبہ امتحان میں شامل ہوئے تھے جبکہ 2025 میں یہ تعداد صرف 88,082 رہ گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اسے غور طلب قرار دیا اور بہتری کی ہدایت دی۔ اب مدرسہ بورڈ صرف مولوی/منشی (ثانوی) اور عالم (سینئر ثانوی) سطح کے امتحانات منعقد کرا رہا ہے۔ تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے این سی ای آر ٹی کا نصاب نافذ کیا گیا ہے، جبکہ جماعت 9 سے 12 تک یوپی بورڈ کے مطابق نصاب نافذ کرنے کا عمل جاری ہے۔

لائن آف کنٹرول پر گولہ باری

فوج کا منہ توڑ جواب، سرحدی علاقوں میں زبردست کشیدگی

سری نگر۔(یو این آئی) پہلگام میں حالیہ دہشت گردانہ حملے کے بعد ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی میں نمایاں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ جمعے کی شب لائن آف کنٹرول (ایل او سی) کے مختلف سیکٹروں میں ہندو پاک افواج کے درمیان شدید گولہ باری کا تبادلہ ہوا، جس کے بعد سرحدی علاقوں میں خوف و ہراس کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ فوجی ذرائع کے مطابق، درمیانی شب پاکستانی فوج نے ناجنگ معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بی ایس ایف چوکیوں پر فائرنگ کی، جس کے جواب میں بھارتی افواج نے نہایت مستعدی سے اور مؤثر انداز میں جوابی کارروائی کی۔ بھارتی فوج نے دشمن کی چوکیوں کو نشانہ بناتے ہوئے بھرپور طاقت کا مظاہرہ کیا۔ لائن آف کنٹرول (ایل او سی) پر ہندو پاک افواج کے درمیان تازہ فائرنگ کے تبادلے کے بعد سرحدی علاقوں میں تشویش کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق بعض دیہاتوں میں لوگ احتیاطی تدابیر کے طور پر گھروں تک محدود ہو گئے ہیں۔ فائرنگ کی آوازوں سے مقامی آبادی میں وقتی طور پر بے چینی ضرور پیدا ہوئی، تاہم فوجی ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ تاحال کسی جانی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے متعلقہ محکموں کو چوکس کر دیا گیا ہے۔

ہمیں دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر شکست دینا ہے

راہل گاندھی نے کی پہلگام حملے میں زخمی سیاحوں کی عیادت، سکیورٹی صورتحال پر تبادلہ خیال

سری نگر: (ایجنسی) کانگریس کے سینئر رہنما اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے جمعہ کو اپنے ایک روزہ دورے کے دوران سری نگر کے بادامی باغ فوجی ہسپتال کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے پہلگام حملے میں زخمی ہونے والے سیاحوں کی عیادت کی۔ اس دوران پارٹی کے ریاستی صدر طارق حمید قرہ اور دیگر سینئر رہنما بھی ان کے ہمراہ تھے۔ راہل گاندھی نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے بھی ملاقات کی اور اس دوران کئی اہم امور پر بات چیت کی۔ یو این آئی اردو نے ذرائع کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ راہل گاندھی نے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا سے بھی ملاقات کی اور پہلگام حملے کے بعد کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ راہل گاندھی نے اس موقع پر کہا کہ دہشت گرد سماج کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں اور اس حملے کا مقصد کشیدگی بڑھانا تھا۔ انہوں نے کہا کہ پورا ملک اس سانحے کے متاثرین کے ساتھ کھڑا ہے اور ہمیں دہشت گردوں کے عزائم کو ناکام بنانا ہے۔ راہل گاندھی کا یہ دورہ ایک ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب وادی کشمیر میں سکیورٹی کی صورتحال سخت ہے اور سرحدی علاقوں میں بھی کشیدگی دیکھی جا رہی ہے۔ اس حملے کے نتیجے میں 25 سیاح اور ایک مقامی شخص جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، جبکہ کئی دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ اس حملے کے بعد پورے ملک میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے اور حکومت کی جانب سے سکیورٹی اقدامات میں اضافے کی ضرورت پر زور دیا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی نے اپنے دورے کے دوران کہا کہ دہشت گردوں کا مقصد نہ صرف کشمیر بلکہ پورے ملک میں خوف پھیلانا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم سب کو ایک ساتھ کھڑا ہونا ہے تاکہ دہشت گردوں کے عزائم کو ناکام بنایا جا سکے۔ یہ وقت ہے جب ہر ہندوستانی کو اپنی یکجہتی اور محبت کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ ہم ان کے منصوبوں کو شکست دے سکیں۔" راہل گاندھی نے کہا ہے کہ پہلگام میں دہشت گردانہ حملہ انتہائی وحشیانہ تھا اور اب ملک کو متحد ہو کر دہشت گردی کو شکست دینے کا وقت آ گیا ہے۔ مسٹر گاندھی نے جمعہ کو ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا، "پہلگام میں دہشت گردانہ حملہ ایک خوفناک سانحہ ہے۔ میں صورتحال کو سمجھنے اور مدد کرنے آیا ہوں۔ جموں و کشمیر کے تمام لوگوں نے اس ہولناک حملے کی مذمت کی ہے اور ملک کی مکمل حمایت کی ہے۔

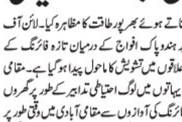

پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلایا جائے

ہم حکومت کے ساتھ ہیں، کپل سبل کی وزیر اعظم سے اپیل

نئی دہلی: راجیہ سبھا کے رکن اور سینئر وکیل کپل سبل نے وزیر اعظم نریندر مودی سے پہلگام میں ہوئے دہشت گرد حملے کے مدنظر پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی خودمختاری پر حملہ ہوا ہے اور ایسے وقت میں تمام سیاسی جماعتوں کو متحد ہو کر ایک واضح پیغام دینا چاہیے کہ ہندوستان دہشت گردی کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کرے گا۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کپل سبل نے کہا، "میں وزیر اعظم سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ فوراً پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلائیں۔ اس اجلاس میں پہلگام حملے پر تفصیلی بحث ہو اور حکومت تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین سے مشورہ لے۔ یہ صرف ایک سکیورٹی مسئلہ نہیں بلکہ ملک کی خودمختاری پر حملہ ہے، اور تمام لوگ اس موقع پر حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے دہشت گردوں کی طرف سے بے گناہ سیاحوں پر فائرنگ کو انسانیت کے خلاف قرار دیا اور کہا کہ دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔" دہشت گرد صرف دہشت گرد ہوتا ہے، اس کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔

یوکرین جنگ میں کلیدی کردار ادا کرنے والے روسی جنرل دھماکے میں ہلاک

'نارمنڈی فارمیٹ' مذاکرات میں روسی فوجی نمائندے رہے، 2021 روسی صدر ولادیمیر پوتن نے لیفٹیننٹ جنرل بنایا تھا

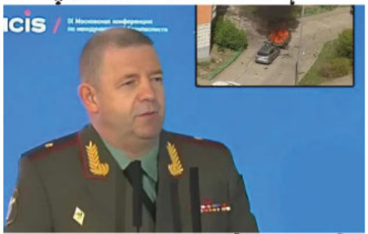

روس کے دارالحکومت میں ایک زوردار دھماکے میں روسی فوج کے اعلیٰ عہدیدار لیفٹیننٹ جنرل یاروسلاو موسکالک ہلاک ہوگئے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق یہ دھماکا اس وقت ہوا جب روسی جنرل اپنے گھر سے نکل کر پارکنگ میں اپنی گاڑی فوکس ویگن گولف کے قریب پہنچے تھے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق ایک تحقیقاتی کمیٹی نے جمعے کے روز ماسکو کے قریب ایک کھڑی کار میں ایک دھماکہ خیز ڈیوائس پھٹی جس سے ایک سینئر روسی جنرل ہلاک ہوگئے، تحقیقاتی کمیٹی نے قتل کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ روسی حکام نے مقتول کی شناخت لیفٹیننٹ جنرل یاروسلاو موسکالک کے طور پر کی، جو ملٹری کے جنرل اسٹاف کے مین آپریشنل ڈائریکٹوریٹ کے ڈپٹی ہیڈ تھے۔ روسی تحقیقاتی کمیٹی نے کار بم دھماکے میں جنرل موسکالک کی ہلاکت کو ایک دہشت گرد حملہ قرار دیتے ہوئے قتل کی تحقیقات کا آغاز کر دیا۔ خیال رہے کہ جنرل موسکالک روسی فوج کے جنرل اسٹاف کی مرکزی آپریشنل ڈائریکٹوریٹ کے نائب سربراہ تھے۔ روسی فوج کا یہ ادارہ یوکرین میں جاری جنگی کارروائیوں کی منصوبہ بندی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اب تک کی تحقیقات میں چلا کہ روسی جنرل کی گاڑی میں دیسی ساختہ دھماکا خیز مواد رکھا گیا تھا جسے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے اُڑا دیا گیا۔ دھماکا اس قدر شدید تھا کہ آس پاس کی عمارتوں کی کھڑکیاں لرز گئیں اور مقامی افراد میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ تفتیش کاروں نے بتایا کہ انہوں نے ماسکو کے مشرق میں واقع بالاشیخا کے ایک فلیٹوں کے بلاک کے باہر فاکس ویگن گالف میں دھماکے کے بعد قتل اور دھماکہ خیز مواد کی اسمگلنگ کی تحقیقات شروع کردی ہیں، سوشل میڈیا پر منظر عام پر آنے والی تصاویر میں ایک کار کو بھڑکتی ہوئی آگ میں جلتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ایجنٹسو نامی تحقیقاتی نیوز سائٹ نے لیک ہونے والی معلومات کے حوالے سے بتایا کہ لیفٹنٹ جنرل یاروسلاو موسکالک بالاشیخا میں رہتے تھے، لیکن فوکس ویگن ان کے نام پر رجسٹرڈ نہیں تھی۔ روزنامہ ازویستیا کی جانب سے پوسٹ کی گئی سیکیورٹی کیمرے کی فوٹیج میں ایک زوردار دھماکا ہوتے اور کار کے ٹکڑے ہوا میں اڑتے دکھائی دے رہے ہیں، دھماکہ عین اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص کار کی طرف چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ تفتیش کاروں نے بتایا کہ 'دھماکا دھاتی ٹکڑوں سے بھرے ہوئے ایک دیسی ساختہ دھماکا خیز آلے کے پھٹنے سے ہوا' جسے زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانے کے لیے بنایا گیا تھا۔ کریملن کی ویب سائٹ کے مطابق، یاروسلاو مسکالک 2015 میں یوکرین پر کیف اور روس نواز علیحدگی پسندوں کے درمیان ہونے والے 'نارمنڈی فارمیٹ' مذاکرات میں روسی فوجی نمائندے تھے۔ روسی صدر ولادیمیر پوتن نے انہیں 2021 میں لیفٹیننٹ جنرل بنایا تھا۔ دھماکہ بظاہر یوکرین میں ماسکو کی فوجی کارروائی سے منسلک روسیوں پر ہونے والے سابقہ حملوں سے ملتا جلتا تھا۔ کیف نے ماضی میں اس نوع کئی واقعات کی ذمہ داری قبول کی تھی لیکن جمعہ کے حملے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ ان واقعات میں اگست 2022 میں قوم پرست داریا ڈوگینا کی کار بم دھماکے میں ہلاکت اور اپریل 2023 میں سینٹ پیٹرزبرگ کے ایک کیفے میں دھماکہ شامل ہے جس میں اعلیٰ سطحی فوجی نامہ نگار میکسم فومین ہلاک ہوگئے تھے، جو ولادلین تاتارسکی کے نام سے جانے جاتے تھے۔ روسی فوج کے کیمیائی ہتھیاروں کے یونٹ کے سربراہ ایگور کیریلوف دسمبر میں ماسکو میں ایک موٹرسائیکل میں نصب بم سے ہلاک ہوگئے تھے، یہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے کیف کی جانب سے کیا جانے والا سب سے جرات مندانہ اقدام تھا۔ کیریلوف کے قتل کے بعد، پوتن نے اپنی طاقتور سیکیورٹی ایجنسیوں کی ناکامیوں کا ایک غیر معمولی اعتراف کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہمیں ایسی سنگین غلطیوں کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔

ایران روس کے ساتھ چار بلین ڈالر کے آئل فیلڈ معاہدے پر دستخط کرے گا

تہران، 25 اپریل (یو این آئی) ایران کے وزیر برائے پٹرولیم محسن پاک نژاد نے روسی کمپنیوں کے ساتھ چار بلین ڈالر کے آئل فیلڈ معاہدے پر دستخط کرنے کا اعلان کیا ہے۔ عرب خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ایرانی وزیر برائے پٹرولیم محسن پاک نژاد نے سرکاری ٹی وی پر کہا ہے کہ ایران روسی کمپنیوں کے ساتھ تیل کے سات ذخائر کی ترقی کے لیے چار بلین ڈالر کے آئل فیلڈ معاہدے پر دستخط کرے گا۔ مجموعی طور پر 4 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کے معاہدوں کی نقاب کشائی ماسکو میں ایران اور روس کے مشترکہ اقتصادی کمیشن کے 18 ویں اجلاس کے دوران کی گئی۔ دوسری جانب ایران امریکہ مذاکرات کے باوجود امریکہ نے ایران پر نئی پابندیاں عائد کردی ہیں۔ ایران کا کہنا ہے کہ امریکہ کے ساتھ تکنیکی جوہری اجلاس ہفتے تک ملتوی کر دیا گیا ہے، امریکہ ایران مذاکرات کا تیسرا دور بدھ کو ہونے والا تھا۔ تیسرا دور ری شیڈول کرنے کا فیصلہ عمان کی تجویز اور وفود کے معاہدے کے بعد کیا گیا ہے، دوسری جانب مذاکرات کے باوجود امریکہ نے ایران پر نئی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ واضح رہے کہ ایران اور امریکہ نے ہفتے کے روز ممکنہ جوہری معاہدے کے لیے ایک فریم ورک تیار کرنا شروع کرنے پر اتفاق کیا، اعلیٰ مذاکرات کاروں نے ہفتے کے روز عمان میں دوبارہ ملاقات کا منصوبہ بنایا ہے۔

تھائی لینڈ میں فوجی طیارہ گر کر تباہ؛ تمام افسران ہلاک

تھائی لینڈ کے شہر چام کے قریب تربیتی پرواز پر مامور ایک طیارہ سمندر میں گر کر غرقاب ہوگیا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق طیارہ حادثے میں تمام چھ افراد کے جاں بحق ہونے کی اطلاعات تھیں تاہم تازہ اطلاعات کے مطابق جہاز کا پائلٹ معجزانہ طور پر محفوظ رہا۔ یہ طیارہ سیکیورٹی ادارے کی ملکیت ہے اور طیارے میں پائلٹ اور 5 افسران موجود تھے۔ ابتدائی اطلاعات میں بتایا گیا تھا کہ پائلٹ کرنل چتورونگ واتنا پریسارن بھی حادثے میں ہلاک ہوگئے ہیں لیکن بعدازاں مقامی اسپتال نے تصدیق کی کہ وہ زندہ ہیں۔ تاہم ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج پائلٹ کی حالت نازک ہے اور آئندہ چند گھنٹے ان کی زندگی کے لیے اہم ہیں۔ تاحال واقعے کی وجہ کا علم نہیں ہوسکا۔ حادثے کی تحقیقات کے لیے ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دیدی گئی۔ طیارہ حادثے میں دہشت گردی کے عنصر کے ملوث ہونے کے کوئی شواہد نہیں ملے۔

شام بھی اسرائیل کیساتھ تعلقات کی بحالی کیلئے تیار؛ دعویٰ

امریکی رکن کانگریس نے انکشاف کیا ہے کہ شام کے عبوری صدر احمد الشراع نے اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ بلومبرگ سے گفتگو میں امریکی رکن کانگریس کوری ملز نے بتایا کہ شام کے عبوری صدر احمد الشراع نے اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ کوری ملز وفد کے ہمراہ شام کے دورے پر پہنچے ہیں اور انھوں عبوری صدر احمد الشراع سے دمشق میں ملاقات بھی کی۔ دونوں رہنماؤں نے امریکا کی طرف سے عائد اقتصادی پابندیوں کے خاتمے اور اسرائیل کے ساتھ امن پر تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات میں کوری ملز نے شامی صدر کو ڈونلڈ ٹرمپ کا ایک خط بھی پہنچایا تاہم اس کے مندرجات ظاہر نہیں کیے گئے۔ کوری ملز نے بتایا کہ احمد الشراع نے حالات سازگار ہونے کی شرط پر دیگر عرب ممالک کی طرح ابراہیمی معاہدوں میں شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ یاد رہے کہ ابراہیمی معاہدے سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کے دور میں اسرائیل، متحدہ عرب امارات، بحرین اور دیگر ممالک کے درمیان طے پائے تھے۔ تاہم اسرائیل شام کی نئی قیادت پر اعتماد نہیں کرتا اور پابندیاں ختم کرنے کی مخالفت کرتا رہا ہے۔

یمن پر امریکی جارحیت کا سلسلہ جاری

امریکی جنگی طیاروں نے یمن کے خلاف جارحیت کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے اس ملک کے مختلف شہروں پر دوبارہ وسیع پیمانے پر حملے کیے ہیں۔ امریکہ نے ایک بار پھر یمن کے مختلف علاقوں پر شدید فضائی بمباری کی ہے۔ تفصیلات کے مطابق امریکی لڑاکا طیاروں نے تازہ جارحیت کے دوران یمن کے کئی علاقوں کو نشانہ بنایا، جن میں مشرقی صنعاء کا علاقہ مدغال بھی شامل ہے، جہاں چار فضائی حملے کیے گئے۔ اسی طرح صوبہ عمران کے شمالی علاقے پر بھی کم از کم دو مرتبہ بمباری کی گئی۔ یمنی ذرائع کے مطابق امریکی جنگی طیاروں نے صنعاء کے شمال مشرقی علاقے بنی حشیش پر بھی دو فضائی حملے کیے، تاہم ابھی تک ان حملوں میں جانی یا مالی نقصانات کے بارے میں کوئی مصدقہ رپورٹ سامنے نہیں آئی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ان حملوں کا مقصد نہ صرف یمنی مزاحمت کو دبانا ہے بلکہ غزہ میں اسرائیلی مظالم کے خلاف آواز بلند کرنے والی قوتوں کو بھی سبق سکھانا ہے۔

حوثیوں نے 200 ملین ڈالر سے زائد مالیت کے امریکی ڈرونز طباہ کیے

صنعا، 25 اپریل (یو این آئی) یمن کے حوثیوں نے حالیہ ہفتوں کے دوران اپنی کارروائیوں میں 200 ملین ڈالر سے زیادہ مالیت کے سات امریکی ریپر ڈرونز مار گرا دیے۔ قطری نشریاتی ادارے کی رپورٹ کے مطابق یہ امریکہ کی جانب سے حوثیوں کے خلاف حالیہ کارروائیوں میں برداشت کرنے والا اہم نقصان ہے۔ دفاعی حکام کے مطابق حوثیوں کی جانب سے یہ ڈرونز امریکی جنگی طیاروں کو نشانہ بنانے کی کارروائیوں کے دوران 31 مارچ سے 22 اپریل 2025 کے درمیان مار گرائے گئے۔ صرف پچھلے ایک ہفتے میں تین امریکی ڈرونز تباہ کیے گئے جو حوثیوں کی طرف سے جدید امریکی طیاروں کو نشانہ بنانے کی صلاحیت کا اشارہ ہے۔ ایک امریکی ڈرون کی قیمت تقریباً 30 ملین ڈالرز ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے پی کے مطابق 31 مارچ، 3، 9، 13، 18، 19 اور 22 اپریل ڈرونز تباہ کیے گئے۔ واضح رہے کہ امریکی صدر ٹرمپ کی جانب سے حوثی باغیوں کے خلاف روزانہ کارروائی کے حکم کے بعد 15 مارچ سے یمن میں گروپ زیرِ کنٹرول علاقوں میں درجنوں شہریوں کی ہلاکت کی اطلاع ہے۔ سینٹرل کمانڈ کے ترجمان ڈیوایسٹ برن نے جمعرات کو بتایا کہ امریکی افواج نے یمن میں 800 سے زیادہ اہداف کو نشانہ بنایا، کمانڈ سینٹرز، ہتھیاروں کے ڈپو اور دفاعی نظام کو تباہ کیا جبکہ سینکڑوں حوثی جنگجوؤں اور رہنماؤں کو جاں بحق ہوئے۔ تاہم ان کے اس دعوے کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوسکی۔ ایک اور امریکی عہدے دار نے شناخت ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ڈرونز کے نقصانات کی تحقیقات جاری ہیں لیکن امکان ہے یہ دشمنی کی آگ کا نتیجہ ہے۔ یاد رہے کہ حوثیوں نے غزہ پر اسرائیل کی جنگ کے خلاف احتجاج کے طور پر آبنائے باب المندب سے گزرنے والے اسرائیلی، امریکی اور برطانوی بحری جہازوں کو نشانہ بنایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر اسرائیل مستقل جنگ بندی پر راضی ہو جائے تو حملے بند کردیں گے۔

آئی ایس سے تعلق کے شبہ میں 210 افراد کو حراست میں لیا گیا

انقرہ، 25 اپریل (یو این آئی) ترکی کے وزیر داخلہ علی یرلیکایا نے جمعہ کو کہا کہ سیکورٹی فورسز نے حالیہ ملک گیر کارروائیوں میں اسلامک اسٹیٹ (آئی ایس) سے تعلق کے شبہ میں 210 افراد کو حراست میں لیا ہے۔ جمعہ کو یہاں سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر یہ معلومات دیتے ہوئے مسٹر یرلیکایا نے کہا کہ یہ مہم گزشتہ دو ہفتوں سے انقرہ اور استنبول سمیت 49 صوبوں میں چلائی گئی ہیں۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ اتحاد، یکجہتی اور تعاون دہشت گردی کے خلاف ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے آپریشن بلاتعطل جاری رہے گا۔ قابل ذکر ہے کہ ترک حکومت نے 2013 میں آئی ایس کو ایک دہشت گرد تنظیم قرار دیا تھا اور ترک پولیس پورے ملک میں اس کے ارکان کے خلاف باقاعدگی سے انسداد دہشت گردی کی کارروائیاں کررہی ہے۔

افغانستان میں چھت گرنے سے دو بچے جاں بحق

کابل، 25 اپریل (یو این آئی) جنوبی افغانستان کے صوبہ قندھار میں ایک مکان کی مٹی کی چھت گرنے سے دو بچے ہلاک اور سات دیگر زخمی ہو گئے۔ مقامی حکام نے جمعہ کو یہ اطلاع دی۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے صوبائی ڈائریکٹر ملا عبدالسلام نے بتایا کہ یہ واقعہ جمعرات کی رات اس وقت پیش آیا جب بچوں کے اہل خانہ قندھار شہر کے پولیس ڈسٹرکٹ 15 کے مضافات میں ایک عشائیے کے لیے جمع تھے۔ انہوں نے بتایا کہ زخمی بچوں کو علاج کے لیے قریبی ہیلتھ سینٹر منتقل کر دیا گیا ہے جہاں دو بچوں کی حالت تشویشناک ہے۔ افغانستان کے دوردراز علاقوں میں زیادہ تر رہائشی مکانات مٹی سے بنے ہیں اور اس وجہ سے اکثر منہدم ہوجاتے ہیں۔

اسرائیل پوپ فرانسس کی آخری رسومات میں اپنا نمائندہ نہیں بھیجے گا

یروشلم، 25 اپریل (یو این آئی) اسرائیلی حکومت اپنے کسی رہنما کو آنجہانی پوپ کی کل ادا ہونے والی آخری رسومات میں شرکت کے لیے نہیں بھیجے گی۔ اسرائیلی اخبار ہارٹز نے یہ خبر دی ہے۔ غزہ پر اسرائیل کی جنگ کے دوران وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو اور ان کی حکومت کے وزراء پوپ کی سخت تنقید کرتے تھے، کیونکہ فرانسس شہریوں کے قتل اور امداد روکنے کے بارے میں آواز اٹھا رہے تھے۔ ایک اندازے کے مطابق اسرائیل کی آبادی کا تقریباً 2 فیصد عیسائی ہے، اور ملک میں مختلف مذاہب کے متعدد مقدس مقامات ہیں۔ عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ فرانسس گزشتہ پیر کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے تھے۔ پوپ فرانسس رومن کیتھولک چرچ کے پہلے لاطینی امریکی پیشوا تھے۔

بھارت اور پاکستان زیادہ سے زیادہ تحمل کا مظاہرہ کریں، اقوام متحدہ

اقوام متحدہ نے بھارت اور پاکستان پر زور دیا کہ وہ مقبوضہ جموں وکشمیر میں حملے کے بعد زیادہ سے زیادہ تحمل کا مظاہرہ کریں۔ خبر رساں ایجنسی 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق ترجمان اسٹیفن دوجارک نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس کا گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران دونوں ممالک کی حکومتوں سے کوئی براہ راست رابطہ نہیں ہوا ہے لیکن وہ صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں دونوں حکومتوں پر زور دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ تحمل کا مظاہرہ کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ صورتحال اور جو پیش رفت ہم نے دیکھی ہے وہ مزید خراب نہ ہو۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کوئی بھی مسئلہ بامعنی باہمی رابطے کے ذریعے پرامن طریقے سے حل کیا جاسکتا ہے۔

تھائی لینڈ کے بادشاہ بھوٹان کے اپنے پہلے دورے پر

تھمپو، 25 اپریل (یو این آئی) تھائی لینڈ کے بادشاہ مہا وجیرالونگ کورن اور ملکہ سوتھیدا، جو بھوٹان کے اپنے پہلے دورے پر ہیں، کا جمعہ کو یہاں شاندار روایتی استقبال کیا گیا۔ یہ دورہ سفارتی، ثقافتی، مذہبی اور اسٹریٹجک کئی حوالوں سے تاریخی ہے۔ یہ بادشاہ مہا وجیرالونگ کورن کا تخت نشین ہونے کے بعد بھوٹان کا پہلا دورہ ہے، انہوں نے آخری بار 1991 میں ولی عہد کے طور پر بھوٹان کا دورہ کیا تھا۔ ان کا یہ دورہ نہ صرف بھوٹان-تھائی لینڈ کے تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جاتا ہے بلکہ یہ اس بات کا بھی واضح اشارہ ہے کہ بھوٹان اب ہندوستان کے روایتی اثر ورسوخ سے نکل کر کثیر الجہتی تعلقات کی طرف بڑھ رہا ہے۔ تھائی بادشاہ اور ملکہ کا آج پارو ایئرپورٹ پر بھوٹان کے شاہی خاندان نے روایتی استقبال کیا۔ ان کا قافلہ تاشیچو زونگ کی طرف روانہ ہوا جہاں گارڈ آف آنر، خصوصی پریڈ اور ثقافتی پرفارمنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس شام، تھائی بادشاہ کے اعزاز میں بھوٹان کے بادشاہ جگمے کھیسر نامگیل وانگچک اور ان کی اہلیہ ملکہ جیتسن پیما نے ایک سرکاری ضیافت کا اہتمام کیا۔ ہفتے کے روز، تھائی شاہی جوڑا 1,000 مکھن کے لیمپ روشن کرنے اور کوگ لکھانگ میں اجتماعی دعا کی تقریب میں شرکت کرے گا، جہاں 74 تھائی اور 74 بھوٹانی راہب ان کی لمبی عمر کے لیے دعا کریں گے۔ سیاسی طور پر، اس دورے کے پس منظر میں نیا تھائی لینڈ-بھوٹان فری ٹریڈ ایگریمنٹ (ایف ٹی اے) بھی ہے، جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان تجارت کو 13 ملین ڈالر سے بڑھا کر 120 ملین ڈالر سالانہ کرنا ہے۔ یہ بھوٹانی زرعی مصنوعات جیسے سیب، سنتری اور آلو کے لیے تھائی منڈیوں تک رسائی کے بارے میں بات کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھوٹان اب اقتصادی شراکت داری کے لیے بھارت کے علاوہ دیگر آپشنز تلاش کر رہا ہے۔ اس سے ہندوستان اور بھوٹان کے درمیان تجارتی توازن اور اسٹریٹجک پوزیشن بھی متاثر ہوسکتی ہے۔ اس دورے کی ایک خاص بات گیلیپو مائنڈ فلنس سٹی پروجیکٹ تھا، جہاں تھائی لینڈ کی نجی کمپنیاں مشاورتی کردار ادا کر رہی ہیں۔ یہ منصوبہ بھوٹان کی خود انحصاری کی ترقی اور بیرونی سرمایہ کاری کو مدعو کرنے کا ایک نمونہ بن رہا ہے۔

فرانس نے بھی کی ایران کے ساتھ مذاکرات کی خواہش

تہران: فرانس نے اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ مذاکرات کے لئے آمادگی کا اعلان کیا ہے۔ فرانس نے یہ آمادگی ایسی حالت میں ظاہر کی ہے کہ وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے کہا ہے کہ انھوں نے یورپی ٹرائیکا کو ایک بار پھر مذاکرات کی پیش کش کی ہے۔ فرانس کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے ایٹمی پروگرام کے تعلق سے ایران کے ساتھ مسائل کے حل کے سفارتی عمل کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ فرانسیسی وزارت خارجہ کے ترجمان نے اپنی ہفتے وار پریس بریفنگ میں کہا ہے کہ پیرس تہران کے ساتھ مذاکرات کے لئے تیار ہے۔ کرسٹوف لیموئن نے کہا کہ ہم ایران کے ساتھ ایٹمی مسئلے کی سفارتی راہ حل کے پابند ہیں اور اس حوالے سے پیرس تہران کے ساتھ مذاکرات کے لئے تیار ہے۔ انھوں نے یہ اعلان ایسی حالت میں کیا ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر خارجہ نے یورپی ٹرائیکا کو ایک بار پھر مذاکرات کی پیش کش کی خبر دی ہے۔ وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے اپنے سماجی رابطے کے ایکس پیج پر یورپی ٹرائیکا، فرانس، جرمنی اور برطانیہ کے کے ساتھ ایران کے روابط کے بارے میں لکھا ہے کہ حالیہ برسوں کے دوران ان تین یورپی ملکوں سے ایران کے روابط میں کافی نشیب وفراز آئے ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ "حال حاضر میں، چاہتے ہوئے یا نہ چاہنے کے باوجود، ہمارے روابط نشیب کا شکار ہیں۔ عراقچی نے لکھا ہے کہ ہم نے گزشتہ ستمبر میں نیویارک میں تینوں ملکوں کے وزرائے خارجہ سے ملاقات میں مذاکرات کی پیش کش کی تھی۔ سید عباس عراقچی نے بتایا ہے کہ "ہم نے ان سے کہا کہ آیئے تصادم کے بجائے تعاون کا انتخاب کریں۔ صرف ایٹمی مسئلے میں ہی نہیں بلکہ ہر میدان میں ہمارا مفاد اور تشویش مشترک ہے لیکن افسوس کہ انھوں نے سخت راستے کا انتخاب کیا۔" ایران کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم ایک بار پھر ڈپلومیسی کی پیش کش کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا ہے کہ ماسکو اور بیجنگ میں مشاورتوں کے بعد، ہم پہلے مرحلے میں، پیرس، برلن اور لندن کے سفر کے لئے تیار ہیں۔ سید عباس عراقچی نے کہا ہے کہ ہم امریکا کے ساتھ بالواسطہ مذاکرات سے پہلے بھی اس کے لئے تیار تھے لیکن ان تین یورپی ملکوں نے نہیں چاہا۔ ایران کے وزیر خارجہ نے کہا کہ "اب گیند یورپ کی زمین میں ہے، ان کے پاس اس بات کا موقع ہے کہ خاص گروہوں کے جن کے اپنے مفادات ہیں، اثر ورسوخ سے خود کو آزاد کر کے، الگ راستہ اختیار کریں۔ اس حساس دور میں ہمارا طرز عمل، مستقبل کا تعین کرے گا۔

نیپال میں 987 کوہ پیماؤں کو 26 چوٹیاں سر کرنے کی اجازت دی گئی

کھٹمنڈو، 25 اپریل (یو این آئی) نیپال میں کوہ پیمائی کے 105 گروپوں کے 987 کوہ پیماؤں کو موسم بہار کے کوہ پیمائی کے موسم میں 26 پہاڑوں پر چڑھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ محکمہ سیاحت کے ڈائریکٹر لیلا دھر اوستھی نے جمعہ کو یہ اطلاع دی۔ انہوں نے کہا کہ کوہ پیماؤں میں 217 خواتین شامل ہیں اور ان کا تعلق 51 ممالک اور خطوں سے ہے۔ مجموعی طور پر 328 مردوں اور 74 خواتین کو 8,848.86 میٹر اونچے پہاڑ کومولنگما کو سر کرنے کی اجازت دی گئی جو نیپال اور چین کے درمیان واقع دنیا کی بلند ترین چوٹی ہے۔ انہوں نے کہا "پرمٹ کے متلاشیوں کا عزم بہت حوصلہ افزا ہے۔ ہمیں پچھلے سال سے زیادہ کوہ پیماؤں کی توقع ہے۔" نیپال نے جمعہ تک پرمٹ جاری کرنے سے 50.01 لاکھ امریکی ڈالر کی رائلٹی آمدنی حاصل کی ہے، جس میں صرف ماؤنٹ کومولنگما سے 40.35 لاکھ ڈالر شامل ہیں۔ نیپال میں کوہ پیمائی کا موسم بہار اپریل میں شروع ہوتا ہے اور مئی تک رہتا ہے۔

آئی ایم ایف کی سربراہ کی ممالک سے تجارتی پالیسیوں کے فوری حل کی اپیل

واشنگٹن، 25 اپریل (یو این آئی) بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی منیجنگ ڈائریکٹر کرسٹالینا جورجیوا نے زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ غیر یقینی کی صورتحال بہت مہنگی ثابت ہوتی ہے اور تجارتی پالیسیوں پر کشیدگی کو جلد حل کرنے اور سمجھوتے کی ضرورت ہے۔ آئی ایم ایف کی 2025 کی عالمی پالیسی ایجنڈا پر ایک پریس کانفرنس میں بات کرتے ہوئے، جورجیوا نے کہا، بڑی تجارتی پالیسیوں میں تبدیلیوں نے غیر یقینی صورتحال کو عروج پر پہنچا دیا ہے، جس کے ساتھ سخت مالی حالات اور مارکیٹ میں زیادہ اتار چڑھاؤ بھی شامل ہے۔" انہوں نے نشاندہی کی کہ عالمی معیشت ایک نئے اور بڑے امتحان کا سامنا کر رہی ہے، جس کے وسائل کمزور ہو چکے ہیں، اور یہ صورتحال ممالک کو مشکل میں ڈال رہی ہے۔ انہوں نے کہا، ممالک کو تعمیری طور پر کام کرنا چاہیے تاکہ تجارتی کشیدگی کو جلد از جلد حل کیا جاسکے، واضح پن کو برقرار رکھا جا سکے اور غیر یقینی صورتحال کو ختم کیا جا سکے۔ اہم کھلاڑیوں کے درمیان تجارتی پالیسی کا تصفیہ ضروری ہے۔" جورجیوا نے کہا کہ غیر یقینی صورتحال کے ماحول میں کمپنیاں سرمایہ کاری نہیں کر رہیں اور گھرانے خرچ کرنے کے بجائے بچت کر رہے ہیں، جس سے پہلے سے ہی کمزور ترقی کے امکانات مزید متاثر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ممالک کو عدم توازن کو بھی حل کرنا ہوگا جو بڑی معیشتوں کے درمیان کئی کشیدگیوں کو جنم دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا: "چین جیسے بعض ممالک کو نجی کھپت کو بڑھانے اور خدمات کی طرف منتقلی کو اپنانے کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ جبکہ امریکہ اور دیگر ممالک کو اپنے مالی خسارے کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔" جورجیوا نے کہا کہ تمام ممالک کو تجارتی رکاوٹوں، چاہے وہ ٹیرف سے وابستہ ہوں یا نہ ہوں، کو کم کرنا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ممالک کو اقتصادی اور مالی استحکام برقرار رکھنے کے لیے اقدامات اٹھانے چاہییں، انہوں نے پیداوار کو بڑھانے کے لیے ترقی پر مبنی اصلاحات کی اہمیت پر زور دیا۔ امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ کی جانب سے آئی ایم ایف اور عالمی بینک کو ان کے بنیادی مشن پر دوبارہ توجہ مرکوز کرنے کی اپیل کا حوالہ دیتے ہوئے، جورجیوا نے کہا کہ وہ امریکی آواز کو بہت اہمیت دیتی ہیں، ایک راستہ موجود ہے اور وہ اس مسئلے پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔

خیبر پختونخوا: سیکیورٹی فورسز کی کارروائی، 6 خارجی دہشتگرد ہلاک، 4 زخمی

خیبر پختونخوا کے ضلع بنوں میں سیکیورٹی فورسز نے کارروائی کرتے ہوئے 6 خارجی دہشتگردوں کو ہلاک جبکہ 4 کو زخمی کردیا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات (آئی ایس پی آر) کے مطابق سیکیورٹی فورسز نے 23 اور 24 اپریل کی درمیانی شب خیبر پختونخوا کے ضلع بنوں میں خوارج کی موجودگی کی اطلاع پر آپریشن کیا۔ آئی ایس پی آر نے بتایا کہ دوران آپریشن فورسز نے خوارج کے ٹھکانے کو موثر طریقے سے نشانہ بنایا، جبکہ شدید فائرنگ کے تبادلے کے بعد 6 خوارج ہلاک اور چار زخمی ہوگئے۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے مطابق علاقے میں موجود کسی بھی دیگر خارجی کو ختم کرنے کے لیے کلیئرنس آپریشن جاری ہے، جبکہ پاکستان کی سیکیورٹی فورسز ملک سے دہشت گردی کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے پُرعزم ہیں۔ واضح رہے کہ 21 اپریل کو سیکیورٹی فورسز نے خیبر پختونخوا میں 2 مختلف کارروائیاں کرتے ہوئے انتہائی مطلوب خارجی رنگ لیڈر ذبیح اللہ زکران سمیت 6 دہشتگردوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ نے بتایا تھا کہ 20 اور 21 اپریل کی درمیانی شب صوبہ خیبر پختونخوا میں دو الگ الگ آپریشن کیے، جس کے نتیجے میں 6 خوارج مارے گئے تھے۔ اعلامیے کے مطابق خوارج کی موجودگی کی اطلاع پر سیکیورٹی فورسز نے ضلع شمالی وزیرستان کے علاقے رزمک میں آپریشن کیا، دوران کارروائی فورسز نے خوارج کے ٹھکانے کو موثر طریقے سے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں 5 خوارج کو ہلاک کردیا گیا تھا۔

پاکستان میں دھماکہ، چار سیکیورٹی اہلکار ہلاک

اسلام آباد، 25 اپریل (یو این آئی) پاکستان کے جنوب مغربی صوبہ بلوچستان میں جمعہ کو ایک طاقتور دھماکہ خیز ڈیوائس (آئی ای ڈی) دھماکے میں نیم فوجی دستوں کے چار اہلکار ہلاک اور تین دیگر زخمی ہو گئے۔ سٹی پولیس ذرائع نے بتایا کہ یہ واقعہ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کے مضافات میں پیش آیا، جہاں بم ڈسپوزل اسکواڈ کی ایک گاڑی کو آئی ای ڈی کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ 'فرنٹیئر کور' سے تعلق رکھنے والی ٹیم علاقے میں معمول کی کارروائی کر رہی تھی کہ ان کی گاڑی دھماکے کی زد میں آ گئی۔ زخمی فوجیوں کو علاج کے لیے قریبی اسپتال لے جایا گیا۔ سیکیورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے کر ملزمان کی تلاش کے لیے سرچ آپریشن شروع کر دیا۔ ابھی تک کسی گروپ نے اس حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ بلوچستان میں حالیہ برسوں کے دوران تشدد کے واقعات دیکھنے میں آئے ہیں، جہاں مختلف عسکریت پسند گروپوں کے حملوں میں اکثر سیکیورٹی اہلکاروں کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔

کسانوں کو بہتر زرعی پیداوار کیلئے لائن سوئنگ اپنانے کی ہدایت

پیداوار میں اضافے کے لئے بہتر طریقوں کو فروغ دینے اور کمزوریوں کو دور کرنے پر زور دیا گیا

لکھنؤ: 25 اپریل۔ پری-خریف 2025 ورکشاپ کا انعقاد وزیر زراعت شری سورج پرتاپ شاہی کی صدارت میں کیا گیا۔ اس ورکشاپ میں آگرہ، علی گڑھ، بریلی، میرٹھ، مراد آباد اور سہارنپور کے مڈل اور ضلعی زرعی افسران نے خریف 2025 کے لئے اپنی حکمت عملی پیش کی۔ وزیر زراعت نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ اضلاع کا باقاعدہ دورہ کریں اور وہاں چلنے والے منصوبوں اور مظاہروں کی تصدیق کر کے ضلع کی فصلوں کی کوریج، پیداوار اور پیداواریت میں اضافے کی حکمت عملی تیار کریں۔ اگر آئی پی ایم لیب ضلعوں میں صحیح طریقے سے کام نہیں کر رہی ہو، تو اسے فوراً درست کیا جائے۔ محکمہ کو اپنی منصوبوں اور سرگرمیوں کا وسیع تر پرچار کرنے کے لئے سوشل میڈیا کا استعمال کرنا چاہیے۔ ہر ضلع کو اپنے محکمہ کا سوشل میڈیا پیج تیار کرنا چاہیے جس پر مختلف منصوبوں اور نئی تکنیکوں کا پرچار کیا جائے۔ چاول کی نرسری 15 مئی 2025 تک مکمل کر کے کاشت کا کام 15 جون 2025 تک مکمل کیا جائے۔ کھیتوں میں سو فیصد لائن سوئنگ کی کاشت کو یقینی بنایا جائے۔ کھیتوں کے تمام بلاکوں اور مظاہروں کے پلاٹ کا سو فیصد مٹی کا تجزیہ کرایا جائے اور کھادوں کا استعمال سفارشات کے مطابق کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ 2 مئی کو اندرا گاندھی پریستھان میں ریاستی سطح کی خریف کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ 5 مئی 2025 کو عالمی مٹی کے دن پر، زرعی محکمے کے تمام افسران/ ملازمین علاقوں میں جا کر مٹی کے نمونے جمع کریں گے اور انہیں لیبارٹریز کو بھیجیں گے، جن کا تجزیہ کر کے فصل کی کاشت سے پہلے کسانوں کو رپورٹ فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اضلاع میں ہونے والی ہر کانفرنس اور اسکول میں زمین کی صحت کی بحالی کے حوالے سے گفتگو ضرور ہو۔ اضلاع میں ہونے والی کراپ کٹنگ میں افسران/ ملازمین سو فیصد شرکت کریں اور ان کے نتائج کا ریکارڈ کریں۔ زیادہ پیداوار حاصل کرنے والے کسانوں سے رابطہ کریں اور ان کی اپنائی ہوئی طریقوں کی معلومات حاصل کر کے ان کا تجزیہ کریں۔ زیادہ پیداوار حاصل کرنے والے کسانوں کے طریقوں کو ضلع کے کسانوں میں وسیع پیمانے پر پھیلایا جائے، جبکہ کم پیداوار حاصل کرنے والے کسانوں کی طریقوں کی کمزوریوں کو شناخت کر کے انہیں دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ زرعی دفاع کے افسران کو ضلع کی اہم فصلوں میں بیماریوں اور کیڑوں کے بارے میں مشورے پیش کرنے چاہئیں اور ان کی روک تھام کے لئے زرعی دفاعی کیمیائی ادویات کی فراہمی کو بروقت یقینی بنانا چاہیے۔ مکئی اور ارہر کی فصلوں کی کوریج میں اضافہ کرتے ہوئے ان کی پیداواری تکنیک کسانوں تک پہنچائی جائے۔ زرعی محکمے کے 150 ویں سال کو بیج سال کے طور پر منایا جا رہا ہے، اور اچھے معیار کے بیج فراہم کرتے ہوئے کسانوں کی پیداوار اور پیداواریت میں اضافہ کرنے کے لئے کوشش کی جائے گی۔ اس کے علاوہ، ریاستی وزیر زراعت نے کہا کہ چاول اور گندم کے رقبے کو کم کر کے دالہنی / تلہنی اور دیگر موٹے اناج کی فصلوں کا رقبہ بڑھایا جائے۔ پرنسپل سکریٹری زرعی افسران نے کہا کہ مظاہروں پر بورڈ لگائیں اور ان میں ضروری معلومات درج کرائیں، اور ان مظاہروں میں دالہنی اور تلہنی فصلوں کو ترجیح دی جائے۔ ایک وزیٹر رجسٹر رکھا جائے جس میں ہر کسان کا تفصیل درج ہو جو اس مظاہرے کا دورہ کرے۔ کسان اسکول میں کم از کم 40 کسانوں کی شرکت کو یقینی بنائیں، اور اس کا تصدیق کے بعد ہی ادائیگی کی جائے۔ مظاہروں میں کسانوں کے لئے ضروری فصلوں کی معلومات فراہم کی جائے اور ڈیجیٹل کراپ سروے کے اعداد و شمار کو حکمت عملی کی تیاری میں شامل کیا جائے۔

کیشو پرساد موریہ نے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ بورڈ کے امتحانات پاس کرنے والے تمام طلبہ کو مبارکباد دی

لکھنؤ: 25 اپریل۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے اتر پردیش بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے 10 ویں اور 12 ویں کے امتحانات میں کامیابی کی عظیم بلندیوں کو حاصل کرنے والے تمام ہونہار طلباء کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ 12 ویں جماعت میں پریاگ راج کی بیٹی مہک جیسوال اور 10 ویں جماعت میں جالون کے بیٹے یش پرتاپ سنگھ کو اتر پردیش میں ٹاپ کرنے اور میرٹ لسٹ میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے والے تمام طلبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ ان کی خصوصی کاوشوں، اساتذہ کی متاثر کن رہنمائی اور والدین کی اپنے بچوں کے تئیں بیداری کا نتیجہ ہے۔ طلباء نے محنت اور نظم وضبط کے ذریعے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ ان کے اہل خانہ اور اساتذہ کے لیے بھی باعث فخر ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے بعض وجوہات کی وجہ سے ناکام ہونے والے طلباء کو اپنا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ وہ بالکل مایوس نہ ہوں، جو کوشش کرتے ہیں وہ کبھی نہیں ہارتے، دوبارہ کوشش کریں، کامیابی ان کے قدم چومے گی۔

ادارہ تنظیم المکاتب میں پہلگام کے مظلوموں کے لیے تعزیتی جلسہ

لکھنؤ: ادارہ تنظیم المکاتب میں پہلگام (کشمیر) کے بے گناہ سیاحوں پر ہونے والے سفاک حملے کے خلاف ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جسے مولوی ظفر علی نے انجام دیا۔ انہوں نے قرآن مجید کی اُن آیات کی تلاوت کی جن میں امن، انصاف اور انسانی ہمدردی کا درس دیا گیا ہے۔ جامعہ امامیہ تنظیم المکاتب کے انچارج مولانا ممتاز جعفر نے اپنے خطاب میں اس وحشیانہ حملے کو کھلی دہشتگردی قرار دیا۔ اُنہوں نے کہا یہ ایک انتہائی شرمناک واقعہ ہے جس کی ہم سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اسلام نہ صرف دہشتگردی سے بیزار ہے بلکہ وہ ہمیشہ امن و انصاف کا پیامبر رہا ہے۔ حکومت سے ہم اپیل کرتے ہیں کہ دہشتگردوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرے تاکہ ملک میں امن و امان قائم رہ سکے۔ مولانا فیروز علی نے بھی خطاب کرتے ہوئے کہا یہ ظلم و بربریت کسی بھی مذہب کے اصولوں سے میل نہیں کھاتی۔ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے، جو ہر انسان کی عزت، جان و مال کے تحفظ کا ضامن ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ دنیا سے دہشتگردی کا خاتمہ ہو۔ اس موقع پر ادارہ تنظیم المکاتب کے سکریٹری کا تحریری بیان بھی پیش کیا گیا، جس میں کہا گیا قصاب صفت دہشتگردوں نے ایک بار پھر انسانیت کو شرمسار کرتے ہوئے جنت نظیر وادی کشمیر کو بے گناہ سیاحوں کے خون سے رنگین کر دیا۔ یہ حملہ نہ صرف درندگی کی انتہا ہے بلکہ اسلام جیسے پرامن مذہب کی شبیہ کو داغدار کرنے کی مجرمانہ کوشش بھی۔ مقتولین میں وہ نو بیاہتا جوڑے بھی شامل ہیں جنہوں نے نئی زندگی کا آغاز کیا تھا، مگر ان کے خوشیوں بھرے سپنے خون میں نہا گئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ کے اصول پر قائم مذہب اسلام کسی بھی صورت میں اس قسم کی بربریت کو قبول نہیں کرتا۔ اسلامی لبادہ اوڑھ کر دشمنانِ دین نے اسلام کو بدنام کرنے کی گھناونی کوشش کی ہے، جو ہرگز معاف کے لائق نہیں۔ ہم اس بزدلانہ اور مجرمانہ حملے کی شدید مذمت کرتے ہیں اور حکومت ہند سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان درندوں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ بیان کے اختتام پر مولانا صفی حیدر نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ادارہ تنظیم المکاتب کا پورا خاندان جس میں لاکھوں افراد شامل ہیں ان شہداء کے اہل خانہ کے ساتھ کھڑا ہے۔ ہم زخمیوں کے لیے دعائے صحت اور پسماندگان کے لیے صبر و حوصلے کی دعا کرتے ہیں۔ ہم اس حسین کو سلام پیش کرتے ہیں، جس نے کربلا کے امام حسین علیہ السلام کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ظلم کے سامنے سینہ سپر ہو کر اپنی جان قربان کر دی۔

راجیش اہیروار اور کلدیپ سنگھ کو موسیقی کے آلات کی خریداری میں سرکاری فنڈ کے غلط استعمال

ناقص میٹریل اور سپلائی میں بے ضابطگیوں پر معطل کر دیا گیا

لکھنؤ۔ اسپیشل سکریٹری، کلچر، اسسٹنٹ ڈائرکٹر، کلچر ڈائریکٹریٹ، اتر پردیش کی صدارت میں تشکیل دی گئی پانچ رکنی کمیٹی کی تحقیقاتی رپورٹ میں، ڈاکٹر راجیش اہیروار اور پرسنل اسسٹنٹ، کلچر ڈائریکٹوریٹ، مسٹر کلدیپ سنگھ کو گرام سبھا میں تقسیم کیے جانے والے آلات موسیقی کی خریداری اور سرکاری فنڈ کے غلط استعمال میں قصوروار پایا گیا۔ دونوں کو فوری طور پر معطل کرتے ہوئے ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی تجویز دی گئی ہے۔ یہ اطلاع دیتے ہوئے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے آج یہاں بتایا کہ آلات موسیقی کی خریداری سے متعلق انکوائری کمیٹی کی رپورٹ کو دیکھنے کے بعد پہلی نظر میں پتہ چلا کہ ڈاکٹر راجیش اہیروار، اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور پرسنل اسسٹنٹ مسٹر کلدیپ سنگھ کو خریداری کے عمل میں بدعنوانی، مالی بے ضابطگی اور بے قاعدگی کا قصوروار پایا گیا ہے۔ ان دونوں ملازمین نے ایڈیشنل ڈائریکٹر کلچر ڈائریکٹریٹ کی طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل نہیں کیا جس کی وجہ سے آلات موسیقی کے ریٹ کا تعین کرنے کی کوئی بنیاد نہیں تھی اس وجہ سے آلات موسیقی بہت زیادہ ریٹ پر خریدے گئے، جس کی وجہ سے سرکاری فنڈ کا غلط استعمال ہوا۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ فراہم کردہ مواد کا فزیکل ویری فکیشن بھی نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے فراہم کردہ آلات موسیقی کے معیار کے مطابق ہونے کو یقینی نہیں بنایا جا سکا۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت بدعنوانی کے تئیں زیرو ٹالرنس کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ بدعنوانی اور مالی بے ضابطگیوں، بے حسی اور غفلت اور سرکاری فنڈ کے غلط استعمال میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ڈائریکٹریٹ آف کلچر کے ان دو ملازمین کی معطلی کے احکامات 24 اپریل 2025 کو پرنسپل سکریٹری سیاحت اور ثقافت جناب مکیش میشرام نے جاری کیے ہیں۔ معطلی کی مدت کے دوران ڈاکٹر راجیش اہیروار ڈائریکٹریٹ سے وابستہ رہیں گے۔

بستی: معمولی تنازع میں پیٹ پیٹ کر قتل

بستی: 25 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بستی کے پرشورام تھانہ علاقے میں جمعہ کو معمولی تنازع میں ایک شخص کا پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا گیا۔ اڈیشنل ایس پی او پی سنگھ نے بتایا کہ مپیا گرام باشندہ بدھی رام چوہان (45) اور گوپی شرما کے درمیان کہاسنی نے دیکھتے ہی دیکھتے تنازع کی شکل اختیار کر گیا۔ اسی دوران گوپی شرما نے بدھی رام کے سر پر موٹے لکڑی سے حملہ کر دیا جس سے اس کی موت ہو گئی۔ متوفی کے بیٹے راجیش چوہان کی تحریر پر ملزم گوپی شرما کے خلاف متعلقہ دفعات میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔ پولیس ملزم کو تلاش کر رہی ہے۔

بریلی سینٹرل جیل کے 4 قیدیوں نے یو پی بورڈ میں کامیابی حاصل کی

بریلی۔ (یو این آئی) یو پی بورڈ کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں بریلی سنٹرل جیل- 2 کے چھ قیدیوں میں سے چار نے ہائی اسکول میں فرسٹ ڈویژن حاصل کیا ہے۔ بریلی سنٹرل جیل- 2 کے سینئر سپرنٹنڈنٹ وپن مشرا نے بتایا کہ ہائی اسکول کے امتحان میں روی نے 75.8 فیصد، شیوم نے 71.3 فیصد، انور خان نے 75.33 فیصد اور مکیش نے 62.6 فیصد نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔ جبکہ فیضان خان نے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں 53 فیصد نمبر حاصل کر کے سیکنڈ ڈویژن حاصل کیا۔ امتحانی نتائج کے اعلان پر سینئر جیل سپرنٹنڈنٹ نے تمام کامیاب امیدواروں کو مٹھائی کھلا کر مبارکباد دی اور زندگی میں اچھے شہری بننے کی ترغیب دی۔ اسی طرح جیل میں بند قیدیوں نے کامیاب امیدواروں کو اچھے انسان بننے کا مشورہ دیا۔ جیل انتظامیہ نے ہائی سکول انٹرمیڈیٹ کے امتحانات دینے والے قیدیوں کے لیے جیل کے اندر تعلیم حاصل کرنے کے لیے خصوصی انتظامات کیے تھے۔ ان قیدیوں کو جیل میں بند قیدی ہی پڑھاتے تھے۔

'پہلگام سانحہ: حملے میں ملوث دہشت گردوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے'

شہداء کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ہاتھوں میں شمعیں اٹھا کر دومنٹ کی خاموشی اختیار کی گئی

لکھنؤ۔۔ 22 اپریل کو کشمیر کے پہلگام میں دہشت گردوں کے ہاتھوں بے گناہ سیاحوں کی ہلاکت کے واقعہ کے خلاف کیمبل روڈ، لکھنؤ میں ڈاکٹر رونق علی کی قیادت میں ایک تعزیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تمام لوگوں نے متفقہ طور پر ہاتھوں میں شمعیں اٹھا کر واقعہ کے خلاف اپنا احتجاج درج کیا اور دومنٹ کی خاموشی اختیار کر کے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مشتعل افراد نے دہشت گردی کے خاتمے، پاکستان کے خلاف اور بھارت ماتا کی جئے کے نعرے لگائے۔ تقریب میں ڈاکٹر سنتوش ترویدی نے مرنے والوں کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ جب سے مجھے اس غیر انسانی واقعہ کا علم ہوا میں بہت افسردہ ہوں، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مرنے والے میرے خاندان کا حصہ ہیں اور میں نے سب کچھ کھو دیا ہے۔ انہوں نے جاں بحق ہونے والوں کو جذباتی خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے سوگوار خاندانوں سے دلی تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، دہشت گردوں کا مقصد ہمارے ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنا اور امن و امان کو خراب کرنا ہے، ہم ان کے اس مقصد کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اس موقع پر آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی جنرل سکریٹری معروف انصاری نے ہلاک ہونے والوں کے تئیں تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ حملہ صرف سیاحوں پر حملہ نہیں ہے بلکہ ہمارے ملک پر حملہ ہے، 140 کروڑ ہم وطنوں پر حملہ ہے اور ہم ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی جی، وزیر داخلہ امیت شاہ جی اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ جی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس حملے میں ملوث دہشت گردوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اس موقع پر ڈاکٹر طیب گیا، ڈاکٹر عاشو احمد، معراج انصاری، جابر بھائی، سراج قریشی، حافظ اطہر حسین، ڈاکٹر فرید احمد، ڈاکٹر دلشاد انصاری، ناصر انصاری، یحییٰ انصاری، وشال گوتم، انس، اسو، عبداللہ خان، محمد خان، محمد علی اور دیگر بھی موجود تھے۔ موجود تھے۔

'جبین ادب' کی رسم رونمائی 4 مئی کو

لکھنؤ۔ سلیم جن کلیان ایجوکیشنل سمیتی کے زیر اہتمام 4 مئی 2025 بروز اتوار بوقت ساڑھے چار بجے شام، بارہ دری رشید عیش باغ، عیدگاہ میں ڈاکٹر جہاں آرا سلیم کی تازہ ترین تخلیق 'جبین ادب' کی رسم رونمائی ہوگی۔ تقریب کی صدارت معروف ادیب پروفیسر خان محمد عاطف کریں گے اور نظامت کا فریضہ پروفیسر ریشما پروین انجام دیں گی۔ تقریب کے دیگر مہمانان گرامی میں پروفیسر قمر جہاں، ڈاکٹر اکبر بلگرامی، پروفیسر مجاہد الاسلام، وجاہت حسین رضوی، پروفیسر زیبا محمود، شکیل صدیقی، ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ حیدر، اختر جمال عثمانی، امیر حمزہ اعظمی، اور خلیل احسن کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

جونپور میں شاہی اٹالہ مسجد کے باہر دہشت گردی کے خلاف احتجاج

جونپور۔ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جونپور میں آج نماز جمعہ کے بعد شاہی اٹالا مسجد کے باہر ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی قیادت سماج وادی پارٹی کے نوجوان لیڈر اور وارڈ کونسلر الماس احمد صدیقی نے کی۔ پروگرام کے دوران پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کی گئی اور دہشت گردی کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ صدیقی نے کہا کہ پہلگام واقعہ نے پورے ملک اور دنیا کے امن پسند لوگوں کو صدمہ پہنچایا ہے۔ انہوں نے حکومت ہند سے مطالبہ کیا کہ دہشت گردوں کو سخت ترین سزا دی جائے تاکہ مستقبل میں کوئی بھی ایسا واقعہ کرنے سے پہلے سو بار سوچے۔ اجلاس میں موجود افراد نے دہشت گردی کے خلاف یکجہتی کا اظہار کیا اور حکومت کے ساتھ کھڑے ہونے کا عزم کیا۔

زنجیر غلامی کی ہے توڑی ہم نے ☐ تاریخ یہ دنیا کو پڑھا دے کوئی

عید ملن میں اتحاد و محبت کا پیغام، معروف خاں کی میزبانی میں باوقار تقریب
پہلگام دہشت گردانہ حملے کی شدید مذمت بھی کی گئی

لکھنؤ، 25 اپریل (پریس ریلیز): حاجی عبدالروف خاں فلاحی ٹرسٹ کے زیر اہتمام اشرف آباد واقع اے آر کے ولا میں منعقدہ عید ملن کی تقریب نے ایک بار پھر یہ ثابت کر دیا کہ اخوت، ہم آہنگی اور محبت کا پیغام آج بھی زندہ رکھا جا سکتا ہے، بشرطیکہ نیت خالص ہو اور جذبہ انسانی ہو۔ اس پُروقار تقریب میں شہر کی متعدد سرکردہ شخصیات، سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے نمائندے، ادیب، شاعر اور سماجی کارکنان شریک ہوئے۔ تقریب کا آغاز نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا، جو مشہور نعت خواں رضوان احمد فاروقی نے پُرسوز انداز میں پیش کی۔ مشاعرے کی نظامت کی ذمہ داری بھی ان کے ہی سپرد رہی۔ نشست کی صدارت سابق سینئر آئی اے ایس افسر اور معروف شاعر ڈاکٹر انیس انصاری نے کی، جن کی موجودگی نے محفل کو مزید وقار بخشا۔ مہمانانِ خصوصی میں امامِ عیدگاہ مولانا خالد رشید فرنگی محلی، سینئر کانگریسی رہنما عمران الرحمٰن قدوائی، سابق ایم ایل سی ڈاکٹر سراج مہدی، ادیب و شاعر بی ڈی نقوی، سابق ڈی جی پی رضوان احمد، مولانا یعسوب عباس، آئی اے ایس افسر ڈاکٹر ہری اوم، ایم ایل سی دیپک سنگھ اور امیر حیدر شامل تھے۔ میزبان معروف صرافہ تاجر معروف خاں نے تمام مہمانوں کا گلدستوں سے پرتپاک استقبال کیا اور کہا کہ عید ملن کا مقصد صرف مبارکباد دینا نہیں بلکہ دلوں کو جوڑنا، فاصلے کم کرنا اور سماجی تانے بانے کو مضبوط کرنا ہے۔ وقت آ چکا ہے کہ ہم نفرت کے اندھیروں کو محبت کے چراغوں سے روشن کریں۔ ہمیں سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر خوشبو کی طرح معاشرے میں گھلنے کی ضرورت ہے۔ تقریب کے دوران برادرانِ وطن کو قرآن مجید کے نسخے اور مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی منتخب کتابوں کا تحفہ پیش کیا گیا، جسے شرکاء نے بین المذاہب ہم آہنگی کی جانب ایک بامعنی قدم قرار دیا۔ مشاعرے میں پیش کیے گئے اشعار نذر قارئین ہیں:

آٹھو حصہ بدن کا جسے سمجھتے ہیں
لہولہان ہے، محروم ہے دوا کے لیے
ڈاکٹر انیس انصاری

ہاتھ دیکھتے ہیں سبھی کے ایک سے
ہاتھ کے ہتھیار دیکھا کیجیے
ڈاکٹر ہری اوم

میرے احباب مجھے لوٹ کے لوٹے ہیں ابھی
میرے دشمن تجھے اس بار بھی تاخیر ہوئی
ندیم اشرف جائسی

زنجیر غلامی کی ہے توڑی ہم نے
تاریخ یہ دنیا کو پڑھا دے کوئی
بی ڈی نقوی

آپ کے سامنے جو سچ کی حمایت نہ کرے
وہ کبھی آپ کا ہمدرد نہیں ہو سکتا
محمد علی ساحل

ذلیل و خوار سیاست بھی چھوڑ دیا ہم نے
لو اس صدی کی صحافت بھی چھوڑ دیا ہم نے
سیف برابر

تقریب کے دوران معروف خاں نے حالیہ پہلگام دہشت گردانہ حملے پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اسے انسانیت کے خلاف سنگین جرم قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ حملہ صرف چند افراد پر نہیں بلکہ ہمارے قومی شعور اور انسانی اقدار پر حملہ ہے۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مجرموں کو جلد انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے اور متاثرہ خاندانوں کی فوری دادرسی کی جائے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہمیں ہر قسم کی انتہا پسندی کے خلاف متحد ہو کر آواز بلند کرنی چاہیے، تاکہ ایک پرامن، رواداری اور باہمی احترام پر مبنی معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔ تقریب میں شامل چند دیگر اہم شخصیات میں انصرام علی (سابق ایم پی)، داؤد احمد (سابق ایم پی)، ڈاکٹر رئیس خان، افضال احمد صدیقی، معراج حیدر، شیخ محمد طارق، ابان قدوائی، شہاب سہائے اور دیگر معززین کے نام قابل ذکر ہیں۔

تقریب کے اختتام پر پرتکلف ضیافت کا اہتمام کیا گیا، جسے شرکاء نے نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور منتظمین کی کوششوں کو سراہا۔

بیوی کا قتل: وہ مجھے مار دیتی، اس لئے میں نے مار ڈالا

میرٹھ واقعے کے بعد خوفزدہ قاتل شوہر نے سنائی آپ بیتی

گورکھپور: 25 اپریل (بی این ایس) اس سے پہلے کہ میری بیوی میری جان لے، میں نے اسے مار ڈالا۔۔۔ مجھے کئی دنوں سے اس کے کردار پر شک تھا۔ میرٹھ کے واقعے کو یاد کرتے ہوئے، میں رات کو ٹھیک سے سو نہیں پا رہا تھا۔ میں ہر روز اندر ہی اندر گھٹن والی زندگی گزار رہا تھا۔ اس لیے مار ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق حراست میں لیے جانے کے بعد ملزم ستیش چوہان غیر متزلزل باتیں کر رہا ہے۔ اسے اپنے بڑے بھائی پر ہی شک تھا۔ اسی لیے اس پر بھی جان لیوا حملہ کیا گیا۔ پولیس تفتیش کے ذریعے قتل کی وجہ جاننے کی کوشش کر رہی ہے۔ ستیش کے بڑے بھائی آتش کی بیوی پوجا نے بتایا کہ سروج نے بدھ کو چولہے کو چھوا تھا۔ اس نے کھیر اور پوری تیار کر رکھی تھی۔ رات کو ستیش سروج کے ساتھ اپنے کمرے میں سونے چلا گیا۔ صبح جب وہ اٹھا تو باہر ہال میں صوفے پر سو رہا تھا۔ میں کچن کے کام میں مصروف ہو گئی۔ اس کے بعد ستیش میرے کمرے میں داخل ہوا اور میرے شوہر آتش پر ہتھوڑے سے حملہ کیا۔ وہ چیخ سن کر بھاگی۔ اس نے مداخلت کی اور پولیس کو اطلاع دی۔ پھر جب میں ستیش کے کمرے میں گئی تو دیکھا کہ سروج کی لاش بیڈ پر پڑی تھی۔ سروج کے خاندان نے پورے خاندان کو ملزم بنایا۔ اس کے کانوں سے خون نکل رہا تھا۔ میرے بہنوئی نے پہلے میری بیوی کو قتل کیا اور پھر میرے شوہر پر قاتلانہ حملہ کیا۔ میں نے پولیس کو بلایا اور ستیش کو گرفتار کر لیا۔ اس کے خلاف قتل کی شکایت بھی درج کرائی گئی۔ لیکن سروج کے گھر والوں نے پورے خاندان کو ملزم بنا دیا۔ سروج کا رویہ بہت اچھا تھا۔ وہ سچ بتا دیتی۔ فی الحال پولیس صحیح تفتیش کرے تو سب کچھ واضح ہو جائے گا۔ میرا بہنوئی ستیش ایک ضدی قسم کا آدمی ہے۔ اسے اس فعل کی سزا ملنی چاہیے۔

آئی پی ایل میں سٹہ لگانے والے چار سٹہ باز گرفتار

اناؤ: 25 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع اناؤ کے گنگا گھاٹ تھانہ علاقے میں پولیس نے انڈین پریمئر لیگ (آئی پی ایل) کے میچوں میں سٹہ کھلانے والے چار شاطر سٹہ بازوں کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے لاکھوں روپے کی نقدی اور موبائل فون برآمد کیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دیپک بھوکر نے جمعہ کو کہا کہ آئی پی ایل ٹورنامنٹ کے دوران سٹے بازی کی اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس ٹیم نے بادل نشاد، مکیش کمار عرف منٹو سریواستو، سوربھ مشرا عرف کالو اور آچاریہ اوستھی کو گرفتار کیا۔ گرفتار ملزمان سے 65.3 لاکھ روپے نقد، تین موبائل فون اور ایک اسکارپیو کار برآمد ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برآمد شدہ موبائلوں میں سٹے بازی سے متعلق کئی ایپس اور اکاؤنٹس کے بارے میں بھی معلومات ملی ہیں۔ ملزمین کے خلاف گنگا گھاٹ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کر کے قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ بھوکر نے کہا کہ سٹے بازی میں ملوث دیگر افراد کی تلاش کے لیے آپریشن جاری ہے۔ گرفتاری میں اہم کردار ادا کرنے والی پولیس ٹیم کے لیے 25 ہزار روپے انعام کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

مہوبہ: نشے میں مست بیٹے نے بزرگ ماں کا گلا گھونٹا

مہوبہ: 25 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع مہوبہ کے کبرئی علاقے میں جمعہ کو نشے میں مست ایک نوجوان نے اپنی عمر رسیدہ ماں کا گلا گھونٹ کر قتل کر دیا۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس وندنا سنگھ نے بتایا کہ لکھن کشواہا کی بیوی 70 سالہ رکمنی اپنے بیٹے ہیرالال اور بیوہ بہو ملیش کے ساتھ وشال نگر محلہ میں رہتی تھی۔ الزام ہے کہ ہیرالال نشے کی حالت میں گھر پہنچا اور اپنی ماں سے جھگڑنے لگا۔ کہاسنی کے دوران معاملہ اتنا بڑھ گیا کہ ہیرالال نے غصے میں آ کر ماں رکمنی کا گلا گھونٹ دیا جس کے نتیجے میں ان کی موت ہو گئی۔ لڑائی کے دوران بملاش نے مداخلت کرنے کی کوشش کی تو ملزم نے اس کی بھی پٹائی کی۔ انہوں نے کہا کہ واقعہ کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس نے معاملے کی تحقیقات کی۔ پولیس فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ سے حقائق اکٹھے کر لیے ہیں۔ رکمنی کی موت کی وجہ جاننے کے لیے پولیس نے لاش کی انکوائری رپورٹ تیار کر کے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجا ہے۔ چھتر پور ضلع کے باری گڑھ کے رہنے والے متوفی کے بھائی تیجو نے اپنے بھانجے ہیرالال کے خلاف تحریر دے کر نامزد مقدمہ درج کرایا ہے۔

جمہوریت کے فروغ کی کوشش اور دستوری اقدار

رام پنیانی

دنیا کے کئی ممالک بشمول ہندوستان میں ایسا لگتا ہے کہ جمہوریت کے تقریباً تمام اجزاء بہتر ہونے کی بجائے بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں جیسا کہ انگریزی کے موقر روزنامہ دی ہندو میں وی ڈیم کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔انھوں نے اپنی رپورٹ میں خاص طور پر آزادی اظہار خیال، صاف و شفاف انتخابات اور مہذب سماج رانجمنوں کی آزادی کا جائزہ لیا اور اپنے مشاہدات کو پیش کیا ہے اور مذکورہ تینوں کو خودمختار ممالک میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والے جمہوریت کے اجزاء قرار دیا ہے۔ان کی رپورٹ میں جمہوریت اور جمہوریت کے اجزاء کی تباہی و بربادی کا جس انداز میں جائزہ لیا گیا اس سے ہندوستان کے زمینی حقائق کا مناسب طور پر خلاصہ بھی ہوتا ہے۔اس کو محدود کرنے کی خاطر ہمارا ملک ہمارا وطن عزیز ہندوستان اپنی اقلیتوں کے ساتھ روا رکھے جارہے بدترین سلوک کا مشاہدہ بھی کررہا ہے۔آج کوئی بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ ہندوستان میں اقلیتیں آزادی کے 75 برسوں میں سب سے زیادہ تعصب و جانبداری اور فرقہ پرستی کا نشانہ مودی حکومت میں بنائی جارہی ہیں اور فی الوقت وہ (اقلیتیں) ایک خطرناک دور سے گذر رہی ہیں۔

آر ایس ایس ۔ بی جے پی اتحاد اقلیتوں کو ڈرانے ، دھمکانے کیلئے پہلے ہی ہندو تہواروں اور اجتماعات کو ایک اور آلہ کے طور پر استعمال کرنا شروع کرچکا ہے اور ان لوگوں (آر ایس ایس ۔ بی جے پی ورکروں و حامیوں) کی اقلیت دشمنی سرگرمیوں و اقلیتوں کو ڈرانے دھمکانے کا مشاہدہ ہم سب نے رام نومی تقاریب کے موقع پر دیکھا ہے۔اس کے علاوہ ہولی کے جشن اور کمبھ میلے کے دوران بھی فرقہ پرستوں اور ان کی قبیل کی بے شمار تنظیموں نے اقلیتوں کو کس طرح ڈرایا، دھمکایا، انھیں اپنے حملوں کا کیسے نشانہ بنایا اس کا بھی مشاہدہ کیا۔ یہ لوگ مختلف بہانوں اور مختلف طریقوں سے اقلیتوں کو نشانہ بنارہے ہیں اور اقلیتیں فرقہ پرستوں کے ظلم کا مسلسل نشانہ بن رہی ہیں۔

کانگریس لیڈر راہول گاندھی کی بھارت جوڑو یاترا اور بھارت جوڑو نیائے یاترا کے ساتھ ساتھ بعض سماجی گروپوں کے قائم کردہ پلیٹ فارموں جیسے ایدوکولو کرناٹک اور بھارت جوڑو ابھیان لوک سبھا انتخابات کے نتائج پر اثر انداز ہوئے اور وزیراعظم نریندر مودی سے لیکر ان کے کابینی وزراء اور پارٹی قائدین کے اُن دعوؤں کو غلط ثابت کردیا جس میں وہ کہہ رہے تھے کہ اب کی بار 400 پار یعنی اب کی بار بی جے پی چار سو سے زائد پارلیمانی نشستوں پر قبضہ کرے گی لیکن سارے ہندوستان نے دیکھا کہ بی جے پی کس طرح 240 نشستوں تک ہی محدود ہوگئی (اگر کانگریس کو 130 یا اُس سے زائد نشستیں بھی حاصل ہوجاتی تو بی جے پی کا بیڑا غرق ہوجاتا اور مودی اقتدار سے محروم ہوجاتے۔ کانگریس نے اس مرتبہ 99 حلقوں میں کامیابی حاصل کی اور ایک کامیاب امیدوار نے کانگریس میں شمولیت اختیار کی اس طرح اس کے کامیاب امیدواروں کی تعداد 100 ہوگئی) بہرحال اپوزیشن کے اتحاد انڈیا بلاک کی خصوصی حکمت عملی اور مودی۔شاہ جوڑی کے غرور و تکبر نے 400 سے زائد پارلیمانی نشست حاصل کرنے سے متعلق ان کے خواب کو چکنا چور کردیا اور انھیں اپنے اقتدار اور بقاء کو یقینی بنانے نتیش کمار اور چندرابابو نائیڈو کی شکل میں دو بیساکھیوں کا سہارا لینا پڑا۔

دوسری طرف یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ انڈیا اتحاد ریاستی انتخابات میں کامیابی کیلئے مضبوط و مستحکم پلیٹ فارم بنانے سے قاصر رہا۔ اگر وہ مطلوبہ پلیٹ فارم بنانے میں کامیاب ہوجاتا تو پھر مہاراشٹرا اور ہریانہ اسمبلی انتخابات میں انڈیا اتحاد کو ضرور کامیابی ملتی ۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہریانہ میں جہاں کانگریس کو کامیابی ملنے کی پیش قیاسی کی جارہی تھی بی جے پی کو حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی جس پر آج بھی تعجب و حیرت کا اظہار کیا جارہا ہے ۔ دہلی اسمبلی انتخابات میں بھی اپوزیشن جماعتوں میں عدم اتفاق ، عام آدمی پارٹی کی شکست اور بی جے پی کی تقریباً 3 دہوں بعد اقتدار پر واپسی کا باعث بنی۔ان ریاستی اسمبلی انتخابات میں اپوزیشن کی ناکامیوں نے آر ایس ایس اور اس کی ملحقہ تنظیموں کو بی جے پی کیلئے کام کرنے کیلئے پھر اُبھارا ویسے بھی بی جے پی کیلئے آر ایس ایس اور اُس کی ذیلی تنظیموں کا کام کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے لیکن لوک سبھا انتخابات کے دوران صدر بی جے پی نڈا نے ایک بیان دیا تھا جس میں انھوں نے کہا تھا کہ بی جے پی ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے اس کا تنظیمی ڈھانچہ بہت مضبوط ہے۔

جہاں تک انڈیا بلاک کا سوال ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مابعد لوک سبھا انتخابات INDIA اتحاد کو چاہئے تھا کہ وہ خود کو مضبوط کرتے لیکن اتحاد کے مضبوط ہونے کو بالکلیہ نظر انداز کردیا گیا۔ ویسے بھی انڈیا اتحاد میں شامل کئی جماعتیں اپنے طور پر اعلانات اور فیصلے کررہی ہیں اور اسے روکنے کیلئے سب سے بڑی اپوزیشن پارٹی کانگریس نے کوئی بڑے اقدامات نہیں کئے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ سی پی آئی (ایم) جو انڈیا اتحاد کا ایک اہم حصہ ہے کئی مسائل پر کانگریس سے متضاد نظریہ رکھتی ہے ،اس کے کارگذار جنرل سکریٹری پرکاش کرت کا کہنا ہے کہ اپوزیشن INDIA بلاک لوک سبھا انتخابات کیلئے تشکیل دیا گیا تھا ریاستی اسمبلی انتخابات کیلئے نہیں ۔ یہ بہت ساری باتیں بائیں بازو کی طرف جھکاؤ رکھنے والے دانشور کررہے ہیں۔ بعض دانشوروں (بی جے پی حامی) کا کہنا ہے کہ بی جے پی قطعی طور پر ایک فاشسٹ پارٹی نہیں ہے اگر دیکھا جائے تو Neo-Liberal Capitalism فاشسٹ موجودگی کا باعث بنتا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دنیا بھر میں دائیں بازو کی قوتوں کو استحکام حاصل ہورہا ہے۔ ان لوگوں کی تحریک سے دوسرے ملکوں اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے لوگوں کے خلاف نفرت، الٹرانیشنل ازم (حد سے زیادہ قوم پرستی کے دعوے) اور جمہوری اُصول و قواعد اور اقدار کی گراوٹ کا رجحان شدت اختیار کرتا جارہا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دنیا پھر سے 1930ء کے دور میں واپس ہورہی ہے جب فاشسٹ ریاستوں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا تھا بعد میں دنیا بھر میں فاشسٹ طاقتوں کا وجود دکھائی نہیں دیا اور اب پھر سے یہ طاقتیں زور پکڑ رہی ہیں۔

اگر چہ ہندوتوا قوم پرستی، نیو فاشزم، پروٹو فاشزم اور بنیاد پرستی کی بہت سی اصطلاحات منظر عام پر لائی گئیں تا کہ ان کا اُبھرتی سیاست کیلئے استعمال کیا جائے لیکن بات یہ ہے کہ کوئی بھی سیاسی رجحان اپنے آپ کو اس طرح نہیں دہراتا ۔ آج ہندوتوا قوم پرستی فاشزم کی ڈھیر ساری خصوصیات کے بالکل قریب ہے اور یہ ایسی خصوصیات ہیں جنھیں آر ایس ایس کے بانیوں نے اپنی ابتدائی تحریک میں بہت زیادہ اہمیت دی ، خاص طور پر ایم ایس گولوالکر نے ۔انھوں نے اپنی کتاب ہم اور ہماری قوم میں واضح طور پر کہا تھا کہ نسل اور اس کی ثقافت کی پاکیزگی کو برقرار رکھنے کیلئے جرمنی نے سامی نسلوں یعنی یہودیوں سے ملک کو پاک کرکے دنیا کو حیران کردیا۔ یہاں پر نسل کا فخر اپنی بلند ترین سطح پر ظاہر ہوا ہے ۔ جرمنی نے یہ بھی دکھایا ہے کہ نسلوں اور ثقافتوں کا ایک جز ہوتا ہے ۔ فرقوں اور ثقافتوں کو جڑ سے اکٹھا کرنا کتنا قریب قریب ناممکن ہے۔

واضح رہے کہ ہم ہندوستانی فاشزم کے کئی اشکال کا مشاہدہ کررہے ہیں ۔ فرقہ پرستوں نے ہمیشہ سنہرے ماضی کی بات کی ۔ متحدہ ہندوستان کی خواہش کا اظہار کیا۔ حد تو یہ ہے کہ اقلیتوں کو نشانہ بھی بنایا جارہا ہے، انھیں ہندو قوم کے دشمنوں کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ ملک میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آمریت کا دور دورہ ہے۔ بڑے صنعتکاروں اور صنعتی گھرانوں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ اظہار خیال کی آزادی کو ختم کیا جارہا ہے۔

☆☆☆

پہلگام میں سیاحوں پر حملہ: ذمہ دار کون؟

نہال صغیر

کشمیر سے واپس جانے والے سیاح ہمیشہ اچھا تاثر لے کر جاتے رہے ہیں۔ جیسا کہ حالیہ پہلگام حملہ کے بعد ایک بی جے پی لیڈر کی بات سامنے آئی ہے جسے ایک کشمیری نوجوان تاجر نزاکت علی نے بچایا، اس نے اپنے بیان میں کہا ''کشمیری مسلمانوں اور ہندوستانی مسلمانوں کو پاکستانی مسلمان جیسا نہ سمجھیں'' واضح ہو کہ اس لیڈر سمیت نزاکت علی نے گیارہ لوگوں کی جان بچائی۔ کشمیریوں میں یہ خوبی کیوں آئی؟ کیونکہ کشمیری مسلمان ہیں اور مسلمانوں کو مسافروں اور مہمانوں سے بہتر سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔ حالیہ حملہ جس میں اٹھائیس افراد نے اپنی جانیں گنوائی ہیں کے بعد پورے بھارت میں یہ پروپگنڈہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ یہ حملہ مذہب کی بنیاد پر ہوا اور جان بوجھ کر ہندوؤں کو نشانہ بنایا گیا۔ اس کے بعد ہندو اکثریتی علاقوں میں کشمیریوں کے ساتھ مار پیٹ اور تشدد کی خبریں آنا شروع ہوگئی ہیں۔ جس پر وزیراعلیٰ عمر عبداللہ اور سابق وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی نے وزیراعظم سے مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے بیرون ریاست کشمیریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا۔ مختلف بہانوں سے کشمیریوں کو نشانہ بنانے کا یہ کوئی انوکھا موقع نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوتا رہا ہے اور دیگر ریاستوں یا مرکز کا اس سلسلے میں رویہ مایوس کن ہی رہا ہے۔ بہر حال حالیہ شدت پسندانہ حملہ کے بعد بھی لوگوں کو تشدد پر آمادہ کرنے کی کوشش شروع ہوگئی۔ ایک حملہ ہوا جس کے بارے میں ابھی تک کنفرم نہیں ہے کہ وہ کس نے کیا اور کس کی ایما پر کیا اور کس کی کوتاہیوں کے سبب ایسا ہوا لیکن اس کیخلاف کشمیریوں کی انسانی ہمدردی اور مہمان نوازی سمیت درجنوں ان واقعات کو بھلا دیا گیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ کشمیری نوجوانوں نے اپنی جان پر کھیل کر سیاحوں کو بچایا۔ مساجد سے اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا گیا، اسے غیر انسانی اور غیر اسلامی بتایا گیا۔ ہم کیا بتائیں آپ کو نفرت سے فرصت ملے تو سوشل میڈیا پر ہی درجنوں ویڈیو میرے دعووں کی تصدیق میں مل جائیں گی۔

پہلگام واقعہ سے جموں کشمیر کے عوام غمزدہ ہیں۔ عادل کے رشتہ داروں نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ ہم بھی متوفی سیاحوں اور ان کے رشتہ داروں کے غم میں شامل ہیں ان کا غم ہمارا غم ہے۔ ہم تو صرف اتنا کہیں گے کہ نفرت کے ماحول سے باہر نکلیں اور دیکھیں انسانیت کہاں کہاں ہے اسے اپنائیں اور ان کے ساتھ مل کر ماحول کو پر امن بنانے میں باہم کوشش کریں۔ کشمیر میں ہمیشہ سیاح ہو یا بیرونی مزدور یہاں تک کہ غیر مسلم بھکاریوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک ہوتا ہے۔ یہاں عوام یا بے گناہوں پر حملہ کی کوئی تاریخ نہیں رہی ہے۔ یہاں مزاحمت پسندوں نے سرکاروں کے خلاف آواز اٹھائی ہے، علیحدگی کی بات کی ہے مگر عوام اور بے قصوروں کو کبھی نشانہ نہیں بنایا گیا۔ جب ایسا کوئی واقعہ ظہور پذیر ہوا بھی تو وہ مشکوک ہی رہا۔ کسی گروہ نے اپنے مفاد کیلئے اور کشمیری عوام کو بدنام کرنے کیلئے بے گناہوں کے خون سے ہولی کھیلا۔ دہائیوں قبل امریکی صدر بل کلنٹن کے دورہ کے وقت ہوا تھا۔ اس وقت امریکی نائب صدر بھارت کے دورے پر تھے۔

دنیا جانتی ہے کہ انیس سو نوے میں جب سے عسکریت پسندی کافی عروج پر تھی اس وقت بھی لاکھوں غیر مسلم سیاح، مزدور، ہندو یاتری وادی کشمیر میں آتے تھے ان سے ہمیشہ اچھا سلوک کیا گیا۔ ان کے خلاف کسی تشدد کا کوئی واقعہ کبھی رونما نہیں ہوا۔ آج بھی ایسے واقعات اکثر میڈیا میں گردش کرتے ہیں کہ غیر مسلموں کے گھروں اور ان کے منادر کی حفاظت کشمیری کررہے ہیں۔ ایسی بھی خبر تواتر کے ساتھ آتی رہتی ہے کہ کشمیری پنڈتوں کے وادی چھوڑنے کے باوجود بعض ایسے لوگ تھے جنہوں نے کہا کہ خواہ ہم مرجائیں لیکن اپنے وطن کو نہیں چھوڑیں گے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے مذہب کے حساب سے مسلمان پڑوسیوں کے درمیان تنہا رہے، انہوں نے مرتے دم تک وادی کو الوداع نہیں کہا اور جب وہ مرے تو ان کے آخری رسومات کیلئے کوئی ہندو دستیاب نہیں تھا تو کشمیری مسلمانوں نے ان کے مذہب کے مطابق آخری رسومات ادا کیں۔ ہزاروں کشمیری پنڈت جنہیں کشمیر چھوڑنے کیلئے مجبور کیا گیا (واضح ہو کہ کشمیری مسلمانوں نے انہیں وادی چھوڑنے کیلئے کبھی مجبور نہیں کیا تھا) لیکن آج تک ان کے گھروں کی حفاظت، ان کے مذہبی مقامات کی حفاظت کشمیر مسلمان ہی کررہے ہیں۔

> سیاست داں مذہبی منافرت پھیلانے والے اپنی نفرت کی سیاست کہیں اور کریں کشمیر کو بنیاد بنا کر نفرت کا کاروبار نہ کریں۔ کشمیر کل بھی مہمان نواز اور انسانی ہمدردی سے لبریز تھے اور آج بھی وہ ویسے ہی ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں آیا ہے ہاں آپ کے نظریات میں فرق آیا ہے، آپ کے سوچنے سمجھنے کا انداز بدلا ہے اور مسلمانوں اور خاص طور سے کشمیری مسلمانوں سے آپ کی نفرت میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے

کشمیری مہمان نواز ہوتے ہیں، ان کی مہمان نوازی کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں اور چونکہ کشمیری مسلمان ہیں اور اسلام نے قتل ناحق سے منع کیا ہے اس لئے بھی وہ کسی کے خلاف بلاوجہ تشدد نہیں کرتے۔ کشمیری نوجوان سید عادل نے پہلگام میں سیاحوں کو بچانے کی فکر میں اپنی جان گنوادی، نزاکت علی نے حملہ کے وقت گیارہ سیاحوں کو محفوظ مقام پر پہنچایا ، اس کے علاوہ بھی کئی مثالیں ہیں جہاں کشمیری مسلمانوں نے سیاحوں کی اس موقع پر جانیں بچائیں، انہیں اپنے گھروں میں پناہ دیا اور کھانا کھلایا، نیز دوسرے روز انہیں ان کی منزل تک بحفاظت پہنچنے میں مدد کی۔ کشمیری نوجوانوں نے ہر بار سیاحوں کی مدد کی ہے خواہ وہ حادثاتی طور پر زخمی ہوئے ہوں یا کسی ٹارگٹ کلنگ کی چپیٹ میں آگئے ہوں۔ کشمیری نوجوانوں نے ہمیشہ اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر باہر سے آئے مہمان سیاحوں کی جان بچائی ہے۔ انہیں خون بھی دیا اور مساجد و درگاہوں جگہ دی ہے۔

مذکورہ حملہ کس نے کیا گرچہ اس کی ذمہ داری ''دی ریزسٹنس فرنٹ'' نے قبول کی ہے۔ لیکن اس طرح کے دعووں پر یقین کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جو تنظیم زمین دوز ہو اس کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے جو کچھ دعوی کیا ہے وہ درست ہے یا اس کے نام پر کسی اور نے یہ کھیل کھیلا ہے۔ جیسا امریکہ القاعدہ اور اسامہ بن لادن کے تعلق سے کھیلا کرتا تھا۔ امریکی ایف بی آئی یا نیوز ایجنسیوں کی جانب سے کوئی ویڈیو جاری ہوتا تھا جس میں اسامہ بن لادن کو کسی حملہ کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے یا کسی حملہ کی دھمکی دیتے ہوئے دکھایا جاتا تھا۔ اس طرح کی ویڈیو میں صاف نظر آتا تھا کہ اسے امریکہ کی جانب سے تخلیق کیا گیا ہے۔ اسی طرح بھارت میں منموہن حکومت کے دوران انڈین مجاہدین کا فرضی نام اچھالا گیا اور کہیں کسی بم دھماکہ کو اس جوڑ کر مسلم نوجوانوں کو پھنسایا گیا۔ ہمیں موجودہ حملہ کا تجزیہ کرکے دیکھنا چاہئے کہ اس سے کس کا فائدہ اور کس کا نقصان ہوا ہے، جسے فائدہ ہوا ہے یقینی طور سے اس کا ماسٹر مائنڈ بھی وہی ہوگا۔ اس سے قبل بھی ۲۰۱۹ میں پلوامہ حملہ میں بھی دیکھ لیا جائے کہ کس کو فائدہ ہوا اور اس واقعہ پر اٹھنے والے سوالات کا آج تک حکومت کی جانب سے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ موجودہ حملہ پر بھی کئی سوالات ہیں جیسے کہ دہشت گرد بہت آرام سے بیس سے چالیس منٹ تک فائرنگ کرتے رہے اور پھر غائب ہوگئے لیکن سیکوریٹی کا کہیں کوئی پتہ نہیں تھا۔ آخر کشمیر میں پانچ یا نو لاکھ فوجی کہاں تعینات ہیں اور اس جگہ پر کیوں نہیں تھے؟

میری گزارش ہے کہ سیاست داں مذہبی منافرت پھیلانے والے اپنی نفرت کی سیاست کہیں اور کریں کشمیر کو بنیاد بنا کر نفرت کا کاروبار نہ کریں۔ کشمیر کل بھی مہمان نواز اور انسانی ہمدردی سے لبریز تھے اور آج بھی وہ ویسے ہی ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں آیا ہے ہاں آپ کے نظریات میں فرق آیا ہے، آپ کے سوچنے سمجھنے کا انداز بدلا ہے اور مسلمانوں اور خاص طور سے کشمیری مسلمانوں سے آپ کی نفرت میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے، آپ لوگ احساس کمتری کا شکار ہیں، آپ کو کوئی اچھائی اور کوئی خوبی نظر نہیں آتی، کیونکہ نفرت نے آپ کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب کرلی ہے۔ آپ جبتک نفرت کی بیماری سے باہر نہیں آئیں گے اور آپ کی نفسیاتی بیماری کا جب تک علاج نہیں ہوگا، آپ کو دن کے اجالے میں بھی اماوس کی رات جیسا اندھیرا ہی نظر آئے گا۔ قصور آپ کی سوچ اور نفسیات کا ہے۔ ہماری اخلاقی قدروں کا نہیں، ہم تو اپنے اخلاق سے کبھی باہر نہیں گئے اور آئندہ بھی نہیں جائیں گے۔ آخر میں پھر وہی ایک سوال تو ہم پوچھ ہی سکتے ہیں کہ وہ شدت پسند بیس منٹ اور بعض خبروں کے مطابق چالیس منٹ تک فائرنگ کرتے رہے لوگوں کو مارتے رہے اور آسانی کے ساتھ چلے بھی گئے، آخر یہ کیسے ممکن ہوا۔ حکومت راست طور سے اپنی ذمہ داری قبول کرنی چاہئے اور امیت شاہ اور مودی دونوں کو استعفیٰ دینا چاہئے۔ یہ چوک نہیں ہے، چوک اس کو کہتے ہیں جس میں کوشش کرنے کے باوجود کچھ خامیاں رہ جائیں۔ یہاں تو معاملہ بالکل برعکس ہے کہ حساس علاقہ میں دو ڈھائی ہزار سیاح کی موجودگی کے باوجود سلامتی دستوں کا اتہ پتہ نہیں تھا۔

موبائل نمبر:9987309013
ای میل:sagheernehal@gmail.com

ہمارے ملک میں نظام انصاف کی کلیدی ناکامیاں

ذیشان کاسکر

ہندوستان میں کیا غریب و محروم طبقات کو نظام انصاف تک رسائی حاصل ہے اور اگر رسائی حاصل ہے تو کیا انہیں انصاف جلد مل جاتا ہے؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کے جوابات یقیناً نفی میں ہیں۔ جنوبی ریاستوں میں بہتری کے باوجود رپورٹ سے پتہ چلتا ہیکہ ہندوستانی آبادی کا ایک قابل لحاظ حصہ خاص طور پر پسماندہ و کمزور طبقات سے تعلق رکھنے والوں کو انصاف بڑی سست روی اور بڑی تاخیر سے ملتا ہے اور انصاف کی یہ سست روی بڑی تکلیف دہ ہوتی ہے اور یہ بڑی بدبختی کی بات ہیکہ انصاف غریبوں و کمزوروں کی پہنچ سے اکثر باہر ہوتا ہے۔ یعنی انصاف تک ان کی رسائی نہیں ہوتی۔ حال ہی میں انڈیا جسٹس رپورٹ (IJR) منظر عام پر آئی۔ اس تازہ ترین رپورٹ نے سارے ملک میں انصاف کی فراہمی میں ایک واضح طور پر ناہموار منظر نامہ کا انکشاف کیا ہے جس میں جنوبی ہند کی ریاستوں کا مظاہرہ ملک کی دیگر ریاستوں کی بہ نسبت بہت بہتر ہے۔ بالفاظ دیگر اس معاملہ میں اپنے بہتر مظاہرہ کی بنیاد پر جنوبی ریاستوں نے اپنی ہم منصب دوسری ریاستوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ تاہم مذکورہ رپورٹ میں جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں اس کا بغور جائزہ لیں تو ذات پات اور جنس پر مبنی گہرے تفاوت یا فرق بے نقاب ہوتا ہے۔ اس طرح مہاراشٹرا کا ریکارڈ بھی اس مرتبہ خراب دکھائی دیتا ہے۔ پھر بھی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی ریاستیں بھی مثالی نہیں ہیں۔ پورے بورڈ میں رپورٹ ذات پات اور صنفی تفاوت ناقص بنیادی سہولتوں اور انسانی وسائل کی کمی کو نمایاں کرتی ہے اور یہ رجحان اہم اداروں کے کام میں رکاوٹ ہے۔

ذات پات اور صنفی خلیج: اگر ہم پولیس فورس کا جائزہ لیتے ہیں تو پتہ چلتا ہیکہ پولیس فورس میں مردوں کی اور اعلیٰ ذات والوں کی اجارہ داری ہے جبکہ درج فہرست پسماندہ طبقات و قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات OBCS سے تعلق رکھنے والوں کی پولیس فورس میں تعداد 59 فیصد ہے ان میں سے 61 فیصد کانسٹیبل کی سطح پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ملک کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش میں درج فہرست طبقات کی نمائندگی 61 فیصد ہے حالانکہ ان کی نمائندگی ان کی اپنی آبادی کی بنیاد پر ہونی چاہئے۔ آپ کو بتادیں کہ راجستھان میں ان کا تناسب 52 فیصد، بہار میں 42 فیصد ہے جس سے پتہ چلتا ہیکہ ان عہدوں میں پسماندہ طبقات کا جو حصہ ہونا چاہئے وہ نہیں ہے ہاں صرف کرناٹک وہ واحد بڑی ریاست ہے جہاں ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی کی نمائندگی چاہے وہ پولیس میں ہو یا عدلیہ میں متناسب ہے۔ ہاں ایک اور بات یہ ہیکہ اس معاملہ میں خواتین کا مظاہرہ کسی قدر بہتر ہے۔ ملک بھر کی پولیس فورس میں خواتین کی تعداد 75.11 فیصد ہے آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ صرف دہلی میں ہی مرکزی حکومت کے قواعد پر عمل کیا جارہا ہے جہاں ہر پولیس اسٹیشن میں ایک خاتون سب انسپکٹر اور 10 خاتون کانسٹیبلس خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اگر ہم عدلیہ کی بات کرتے ہیں ضلعی سطح کی عدالتوں میں تقریباً 40 فیصد خاتون ججس ہیں تاہم ہائیکورٹ میں خاتون ججس کی تعداد اتنی نہیں ہے جتنی ہونی چاہئے۔ جہاں تک ہائیکورٹس کا سوال ہے ان عدالتوں میں خاتون ججس کی تعداد 15 فیصد ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ سپریم کورٹ کے 17 برسر خدمت ججس میں صرف ایک خاتون جج ہے۔ مذکورہ رپورٹ میں بطور خاص اس بات کا ذکر کیا گیا ہے بعض ریاستوں جیسے اوڈیشہ، چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش میں معمولی بہتری دیکھی گئی۔

قانونی امداد بری طرح متاثر ہے: لیگل سروس اتھاریٹیز (LSAs) دستور کی دفعہ 39A کے تحت مستحق شہریوں کو مفت قانونی امداد فراہم کرنے کی ذمہ دار ہے۔ تاہم اس پر عمل آوری ندارد ہے۔ آپ کو یہ بھی بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں قانونی امداد حاصل کرنے کے مستحق ہر 10 تا 30 ہزار شہریوں کیلئے صرف ایک وکیل ہے۔ اس کے علاوہ تربیت کا فقدان، کام کے ناقص حالات اور ادائیگی میں تاخیر ایسی وجوہات ہیں جو قانونی امدادی نظام کے موثر پن کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔ اس معاملہ میں شعور بیدار کرنا ضروری ہے لیکن ایسا بہت کم کیا جاتا ہے نتیجہ میں ایسے بے شمار افراد ہے جو مفت قانون کونسلنگ سے متعلق اپنے حق سے بے خبر ہیں۔ انڈیا جسٹس رپورٹ میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہیکہ ہمارے ملک میں گنجائش سے کہیں زیادہ قیدی ہیں۔ اس کا قومی اوسط 5.118 فیصد ہے کئی ریاستوں جیسے اترکھنڈ (183٪)، اتر پردیش (176٪) اور دہلی (174٪) بتائی جاتی ہے۔ صورتحال حد سے زیادہ خراب ہے۔ ہندوستان میں اگر زیر دریافت قیدیوں کی تعداد پر غور کیا جائے تو ملک کی جیلوں میں جو قیدی ہیں، ان میں سے 1.77 فیصد زیر دریافت قیدی ہیں۔ دس سال قبل یہ تعداد 69 فیصد تھی۔ اس طرح کے رجحان سے فوجداری نظام انصاف میں پائے جانے والے تعصب کا اندازہ ہوتا ہے۔ اگر ہم زیر دریافت قیدیوں کی بات کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہیکہ ان میں دلت، قبائل اور مسلمان سب سے زیادہ ہے۔ یہ طبقات ایسے ہی جیلوں میں بند ہیں جن کی تعداد ان کی آبادی سے کہیں زیادہ ہے۔ مثال کے طور پر ملک کی آبادی میں مسلمانوں کی آبادی 2.14 فیصد ہے لیکن جیلوں میں جو زیر دریافت قیدی ہیں ان میں مسلم قیدیوں کی تعداد 4.17 فیصد ہے اسی طرح ایس سی اور ایس ٹی طبقات سے تعلق رکھنے والے زیر دریافت قیدیوں کی تعداد 32 فیصد ہے۔ ☆☆☆

مثبت سوچ کا مظاہرہ کریں

حالیہ پہلگام حملہ جس کے بارے مین خبریں آرہی ہیں کہ دہشت گردوں نے نام اور مذہب پوچھ کر لوگوں کو قتل کیا۔ اس حملہ کی ہر طرف سے مذمت بھی کی جا رہی ہے اور سوالات بھی آتھائے جار ہے ہیں۔ لیکن اچھی بات یہ ہے کہ اس مرتبہ اس حملہ اور دو درجن سے زیادہ شہدا پر سیاست نہیں ہو ہورہی ہے۔ اپوزیشن لیڈاران بھی حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ کانگریس کے لیڈر راہل گاندھی نے کھل کر کہا ہے کہ ک انگریس اس معاملہ مین پوری طرح سے حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اگر چہ بعضے ناسمجھ لوگ اسے ہندو مسلم کا رنگ دینا چاہ رہے ہیں اور کوشش میں مصروف بھی ہیں۔ دہرہ دون مں ایک تنظیم نے کشمیریوں کو دہرہ دون چھوڑنے کا الٹی میٹم بھی دے دیا ہے۔ اب کون بتائے کہ اس میں کشمیریوں کا کیا قصور ہے۔ کشمیریوں نے تو زخمیوں کی جانیں بچائی ہیں۔ ورنہ مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا۔ سرکاری عملہ تو بہت دیر بعد پہونچا تھا۔

اس حملے کے بعد خود ایک بی جے پی لیڈر کی بات سامنے آئی ہے جو بہت موجودہ حالات مُن نہایت اہمیت کی حامل ہے اس لیڈر کی جان ایک کشمیری نوجوان تاجر نزاکت علی نے بچائی ہے (اطلاعات کے مطابق) اس نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ''کشمیری مسلمانوں اور ہندوستانی مسلمانوں کو پاکستانی مسلمان جیسا نہ سمجھیں'' واضح ہو کہ نزاکت علی نے صرف اس ل یڈر کی جان نہیں ب چائی بلکہ اس نے انسانی فریضہ انجام دیتے ہوئے س لیڈر سمیت گیارہ اور لوگوں کی بھی جان بچائی ہے۔ اور کشمیری بھی ہیں جنھوں نے ذکمیوں کو ہسپتال پہنچانے میں اپنی جانوں کی پروانہ کرتے ہوئے انسانیت کی خدمت کی۔ یہ نزاکت علی بھی ایک ملسم نوجوان ہے اور پیشے سے تاجر ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کشمیریوں میں یہ خوبی کیوں آئی؟ کیونکہ کشمیری مسلمان ہیں اور مسلمانوں کو مسافروں اور مہمانوں سے بہتر سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔

پہلگام میں ہونے والے حملے (جس میں اب تک اٹھائیس افراد نے اپنی جانیں گنوائی ہیں) کے بعد پورے بھارت میں ایک نظریہ یہ پروپگنڈہ کرنے کی کوشش کررہا ہے کہ یہ حملہ مذہب کی بنیاد پر ہوا اور جان بوجھ کر ہندوؤں کو نشانہ بنایا گیا۔ اس کے بعد ہندو اکثریتی علاقوں میں کشمیریوں کے ساتھ مار پیٹ اور تشدد کی خبریں بھی آنا شروع ہوگئی ہیں۔ جس پر وزیراعلیٰ عمر عبداللہ اور سابق وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی نے وزیراعظم سے مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے بیرون ریاست کشمیریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مختلف بہانوں سے کشمیریوں کو نشانہ بنانے کا یہ کوئی انوکھا موقع نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوتا رہا ہے اور دیگر ریاستوں یا مرکز کا اس سلسلے میں رویہ بھی مایوس کن ہی رہا ہے۔ اور اسی سستی کا نتیجہ ہے کہ حالیہ شدت پسندانہ حملہ کے بعد بھی لوگوں کو تشدد پر آمادہ کرنے کی کوششیں شروع ہوگئیں۔ ظاہر ہے کہ یہ حملہ ہوا ہے جس میں بڑی تعداد میں لوگوں کی جانیں گئی ہیں۔ اور جن لوگوں کی جانی ں گئی ہیں وہ سب بے قصور ہیں اور سیر و سیاحت کے لئے پہلام میں تھے۔ ہمارے مذمتی بیانات ان کے گھر والوں کے لئے کوئی روحت کا سامان نہیں بہم پہوچا سکتے۔ لیکن تعزیتی بیانات ایک رسم ہے جو اگر ادا نہ کی جائے تو بھی اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ بہر حال حملہ کے بعد تابڑ توڑ پاکستان کے خلاف ہماری سرکار نے بڑے فیصلئے لے لئے اور ایسا موحول بنتا دکھائی دے رہا ہے کہ کہ جیسے اب جنگ چھڑی اور تب چھڑی۔ بہت ممکن ہے کہ کوئی چھوٹا موٹا حملہ ہو بھی جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ نہ بھی ہو، جواباً پاکستان نے بھی کچھ فیصلے لئے اور یہ بھی کہا کہ اگر پانی بند کیا گیا تو اسے جنگ تصور کیا جائے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ پانی بند کرنے کا فیصلہ تو لے لیا گیا اور شاید بند کر بھی دیا ہوگا۔ اب جنگ صور کرنے کا کیا ک طلب ہے یہ تو پاکستانی وزیراعظم ہی جانیں۔ کہ جنگ تصور کر کے کیا کاروائی کریں گے۔ اور اس جنگ کا نتیجہ بھی وہ شاید سوچ سکتے ہیں۔ دونوں ممالک ایٹمی ہتھیاروں سے لیس ہیں اور ذرا سی بے احتیاطی دونوں ملکوں کو جہنم رسید کردے گا۔

لیکن بہر حال یہ بھی حقیقت ہے کہ حملہ کے بارے میں ابھی تک کنفرم نہیں ہے کہ وہ کس نے کیا اور کس کی ایما پر کیا اور کس کی کوتاہیوں کے سبب ایسا ہوا۔ یہ تمام پہلو تحقیق و تفتیش سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور امید ہے کہ حکومت تمام پہلوؤں کی باریک بینی سے جانچ کرائے گی۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کیخلاف کشمیریوں کی انسانی ہمدردی اور مہمان نوازی سمیت درجنوں ان واقعات کو بھلا دیا گیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ کشمیری نوجوانوں نے اپنی جان پر کھیل کر سیاحوں کو بچایا۔ مساجد سے اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا گیا، اسے غیر انسانی اور غیر اسلامی بتایا گیا۔ لیکن یہ سب کچھ لوگ دیکھنا نہیں چاہتے۔ ایسے لوگ ہمیشہ منفی پہلوؤں کو ہی دیکھتے ہین اور مثبت چیزوں کو دانستہ نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ایثار اور ہمدردی کا یہ صلہ ملے گا تو افسوس بھی ہوگا۔ ایسے نظریہ اور ایسی سوچ رکھنے والوں سے جموں کشمیر کے عوام غمزدہ ہیں۔ ان تمام واقعات کے مالہ اور و ماعلیہ کے مطالعے کے بعد ہم بھی وہی ک ہنا چاہیں گے جو عادل کے رشتہ داروں نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سبھی متوفی سیاحوں اور ان کے رشتہ داروں کے غم میں شامل ہیں ان کا غم ہمارا غم ہے۔ ہم تو صرف اتنا کہیں گے کہ نفرت کے ماحول سے باہر نکلیں اور دیکھیں انسانیت کہاں کہاں ہے اسے اپنائیں اور ان کے ساتھ مل کر ماحول کو پر امن بنانے کی باہم کوشش کریں۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

قرآن وحدیث کی روشنی میں دہشت گردی کی مذمت

سید عامر عباس نقوی نجفی

اسلام نام ہے امن، محبت، بھائی چارے اور عدل و انصاف کے دین کا۔ اسلام نام ہے انسانیت کو ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک، رواداری اور صلح و آشتی کے درس دینے کا۔ اسلام نے نہ صرف انسانی جان کی حرمت کو یقینی بنایا بلکہ ہر قسم کی دہشت گردی اور فساد فی الارض کو سختی سے منع کیا ہے۔ بد قسمتی سے کچھ عناصر اسلام کے نام پر دہشت گردی کو فروغ دیتے ہیں، جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانیت کو امن، عدل، محبت اور اخوت کا درس دیتا ہے۔ اسلامی معاشرے کی بنیاد باہمی اعتماد اور انصاف پر رکھی گئی ہے۔ لیکن جب کچھ لوگ ذاتی مفاد یا باطل نظریات کی خاطر معاشرے کا امن برباد کرتے ہیں، لوگوں کی جان و مال کو خطرے میں ڈالتے ہیں اور فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں تو اسلام انہیں "مفسد فی الارض" یعنی زمین میں فساد پھیلانے والے قرار دیتا ہے۔ قرآن وسنت میں ایسے مجرموں کے لیے سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں تاکہ معاشرے کو امن وسکون حاصل ہو۔

دہشتگردی ایک سنگین جرم ہے جو انسانی جانوں، امن و امان، اور معاشرتی ہم آہنگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ کسی بھی مذہب، قوم یا معاشرے کے اصولوں کے خلاف ہے۔ ہم دہشتگردی کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور ان تمام عناصر کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں جو معصوم لوگوں کی جانوں سے کھیلتے ہیں۔ ایسے واقعات نہ صرف دل دہلا دینے والے ہوتے ہیں بلکہ پوری انسانیت کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم متحد ہو کر دہشتگردی کے خلاف اقدامات کریں، امن، محبت، اور بھائی چارے کو فروغ دیں تاکہ ایک پرامن اور محفوظ معاشرہ تشکیل پا سکے۔

قرآن مجید میں دہشت گردی کی مذمت:

1. بے گناہ انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ: "جس نے کسی ایک جان کو بغیر کسی جان کے بدلے یا زمین میں فساد کے بغیر قتل کیا، گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا۔" (سورۃ المائدہ: 32) یہ آیت واضح کرتی ہے کہ کسی بے گناہ کو قتل کرنا ایک انتہائی سنگین جرم ہے جو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔

2. زمین میں فساد پھیلانے والوں کی سزا: ترجمہ: "جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد مچاتے ہیں، ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں قتل کیا جائے..." (سورۃ المائدہ: 33) یہ آیت ان لوگوں کے لیے سخت تنبیہ ہے جو زمین میں دہشت اور خوف پھیلاتے ہیں۔

3. احادیث مبارکہ میں دہشت گردی کی مذمت:

1. مسلمان وہ ہے جس سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (صحیح بخاری)" یہ حدیث مبارکہ مسلمانوں کو پرامن زندگی گزارنے اور دوسروں کے لیے راحت کا سبب بننے کی تعلیم دیتی ہے۔

2. فتنہ انگیزی اور قتل کا انجام جہنم: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: "جب دو مسلمان ایک دوسرے کے خلاف تلوار اٹھائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ (صحیح بخاری و مسلم)" اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قتل وقتال کسی بھی صورت جائز نہیں، حتیٰ کہ اگر دونوں فریق مسلمان بھی ہوں۔

فقہی نقطہ نظر:

اسلامی فقہ میں فساد فی الارض کے تحت آنے والے جرائم کی سزائیں تعزیری اور حدی دونوں ہو سکتی ہیں۔ قاضی جرم کی نوعیت، شواہد، اور معاشرتی اثرات کے مطابق سزا مقرر کرتا ہے۔ ان سزاؤں کا مقصد صرف مجرم کو سزا دینا نہیں بلکہ دوسروں کے لیے عبرت اور معاشرے میں امن قائم کرنا ہے۔

فساد کی موجودہ شکلیں: دہشت گردی، خودکش حملے، قتل وغارت، ڈاکہ زنی، سائبر کرائمز، مذہبی یا لسانی بنیاد پر نفرت انگیزی، جھوٹی خبریں اور افواہیں پھیلانا، سوشل میڈیا پر فتنہ و فساد۔

اسلام کا اصل مقصد ایک پرامن اور عدل پر مبنی معاشرہ قائم کرنا ہے۔ جو لوگ اس معاشرتی نظام کو نقصان پہنچاتے ہیں، وہ اسلامی تعلیمات کے شدید مخالف ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں ایسے افراد کے لیے سخت سزائیں مقرر ہیں تاکہ زمین پر امن، عدل اور سکون بحال رہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ فساد کے خلاف آواز بلند کرے، اور معاشرے میں بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

اسلامی تاریخ میں امن کی مثالیں: نبی کریم ﷺ نے جب مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست قائم کی تو وہاں مختلف مذاہب اور اقوام کے درمیان پرامن معاہدے کیے، ان معاہدے کا مقصد باہمی تعاون، امن وامان اور عدل و انصاف کا قیام تھا۔

اسلام کا پیغام: اسلام کا اصل پیغام محبت، عدل اور امن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے پورے عرب کو ایک پرامن معاشرہ بنایا جہاں انسانوں کے حقوق کو مکمل تحفظ حاصل تھا۔ جو لوگ اسلام کے نام پر دہشت گردی کرتے ہیں، وہ دراصل اس دین کی تعلیمات کی نفی کرتے ہیں۔

علماء کا موقف: تمام مکاتب فکر کے جید علماء دہشت گردی اور خودکش حملوں کی کھلی مذمت کرتے آئے ہیں۔ اور ساری دنیا کو ایک درس ہمیشہ مکتب جعفریہ پر عقیدہ رکھنے والے حضرات دنیا کو دیتے ہیں کہ خودکش دھماکے اور دہشت گردی حرام اور ناقابل قبول عمل ہیں۔

نتیجہ: اسلام کی تعلیمات میں دہشت گردی، بدامنی، قتل وغارت، اور فساد فی الارض کی کوئی گنجائش نہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ ثابت ہے کہ اسلام ایک پرامن اور انسانی فلاح کا دین ہے۔ لہٰذا، ہمیں چاہیے کہ ہم ان عناصر کی مخالفت کریں جو اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دینِ اسلام کی اصل روح کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ ساتھ ہی ہمیں اپنے معاشروں میں عدل، محبت، رواداری اور باہمی احترام کو فروغ دینا چاہیے تاکہ ایک پرامن دنیا کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکے۔

☆☆☆☆

بانگ درا پر فارسی اثرات کا اجمالی جائزہ

پروفیسر صالحہ رشید

بانگ درا علامہ اقبال کے اردو اشعار کا مجموعہ ہے جو ۱۹۲۴ء میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آیا۔ اس طرح امسال اس مجموعے نے اپنی طباعت و اشاعت کی ایک صدی کا سفر طے کر لیا۔ علامہ نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں بکثرت اشعار کہے تاہم ان کے فارسی اشعار کی تعداد اردو کے مقابلہ زیادہ ہے اور یہ اقبال کی خوش بختی ہے کہ ان کے اشعار کے زیادہ تر مجموعے ان کی زندگی میں ہی طباعت و اشاعت پذیر ہوئے جو حسب ذیل ہیں:

فارسی اشعار کے مجموعے۔۔اسرار خودی (۱۹۱۵ء)، رموز بے خودی (۱۹۱۷ء)، زبور عجم (۱۹۱۷ء)، پیام مشرق (۱۹۲۳ء)، پس چہ باید کرد (۱۹۳۱ء)، جاوید نامہ (۱۹۳۲ء)، مسافر (۱۹۳۶ء)، ارمغان حجاز ، اردو فارسی مجموعہ (۱۹۳۸ء علامہ کی وفات کے بعد)

اردو شعری مجموعے۔۔بانگ درا (۱۹۲۴ء)، بال جبریل (۱۹۳۴ء)، ضرب کلیم (۱۹۳۶ء)

اقبال کو بچپن میں رواج زمانہ کے مطابق ان کے والد جناب شیخ نور محمد نے داخل مکتب کیا اور آپ نے مولانا ابو عبد اللہ غلام حسن کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ ایک سال کے بعد آپ کو استاد میر حسن کے سپرد کر دیا گیا جن کی سرپرستی میں آپ کی عربی فارسی اور اردو تعلیم کی ابتدا ہوئی۔ انھیں استاد کی معیت میں آپ اسکاچ مشن اسکول میں داخل ہوئے۔ سید میر حسن حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی اور جدید علوم سے آشنا تھے۔ اس کے علاوہ انھیں ادبیات، معقولات، لسانیات اور ریاضیات میں بھی مہارت حاصل تھی۔ انھیں عربی فارسی اردو اور پنجابی کے بیشمار اشعار از بر تھے جن کا استعمال وہ شاگردوں کو سبق سمجھانے کے دوران فراوانی سے کیا کرتے تھے۔ انھیں استاد محترم کی ترغیب کی بدولت فارسی زبان و ادب میں اقبال کی دلچسپی بڑھتی چلی گئی۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ موصوف کی شخصیت سازی میں جن عناصر نے کلیدی کردار ادا کیا ان میں استاد سید حسن سرفہرست ہیں۔ پرائمری، مڈل اور میٹرک کے امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کرنے کے بعد آپ نے انٹرمیڈیٹ بھی اسکاچ مشن اسکول سے پاس کیا اور یہیں سے باقاعدہ آپ کی شعر گوئی کا آغاز ہوتا ہے۔ آپ نے گریجویشن کے لئے مع وظیفہ گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ یہاں آپ کی ملاقات عربی اسکالر ٹی ڈبلیو آرنالڈ سے ہوئی۔ اسی کالج سے ۱۸۹۹ء میں فلسفہ میں پوسٹ گریجویشن کی ڈگری حاصل کی اور یہیں فلسفہ کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۵ء میں مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے انگلستان کا رخ کیا اور کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ آپ نے کیمبرج اور میونخ یونیورسٹی سے فلسفہ کی اعلیٰ ترین ڈگریاں حاصل کیں اور پی ایچ ڈی کے لئے مقالے کا عنوان 'ایران میں مابعد الطبیعات کا ارتقاء' منتخب کیا۔ آپ نے لندن سے بیرسٹری کا امتحان بھی پاس کیا۔ وطن واپس آکر گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ کے پروفیسر مقرر ہوئے اور ساتھ میں وکالت بھی کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد معلمی ترک کی اور وکالت کو اپنا مستقل پیشہ بنا لیا۔ ایک چھوٹے سے وقفہ کے بعد آپ کا قومی وملی نظمیں کہنے کا سلسلہ شروع ہوا اور چہار سو ان کی شہرت کا باعث بنا۔ ۱۹۱۰ء میں آپ کی فارسی مثنوی اسرار خودی شائع ہوئی اور تین سال کے بعد رموز بے خودی منظر عام پر آتی ہے۔ اس طرح اقبال کی فارسی اور اردو شاعری کے جتنے ابعاد پر گفتگو کی جاتی ہے اس کے محرکات انھیں عوامل مذکورہ میں پوشیدہ ہیں۔ فارسی ادب کے عمیق مطالعہ کے سبب فارسی شاعری کی روایات، فارسی اسلوب اور اس کی جمالیاتی کیفیات یعنی آرائش زبان و بیان، استعاراتی نظام، دلکش پیرایہ اظہار، بلندی تخیل، معنی آفرینی وحظ وانبساط رسائی وغیرہ کا نفوذ ان کی اردو شاعری پر بدرجہ اتم نظر آتا ہے۔

اقبال نے بہت کم عمر میں شعر کہنا شروع کر دیا تھا۔ ۱۸۹۰ء کے ایک طرحی مشاعرے میں اس شعر کو پڑھ کر آپ نے اس وقت کے جید شعرا کو حیرت میں ڈال دیا تھا ؎

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے مرے عرق انفعال کے

شعر میں شان کریمی اور عرق انفعال سے شعر کی پختگی اور عربی اور فارسی سے آپ کی واقفیت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ انجمن حمایت اسلام کے جلسوں میں باقاعدہ شرکت کرنے لگے۔ ۱۹۰۰ء میں انجمن کے ایک جلسے میں آپ نے نظم 'نالہ یتیم' پڑھی۔ اس نظم کے سوز وگداز نے مجمع کو اتنا متاثر کیا کہ ہر طرف سے یتیموں کے لئے امداد کے دروا ہو گئے۔ ۱۹۰۱ء میں جب رسالہ مخزن کا اجرا عمل میں آیا تو اس میں آپ کی نظم ہمالہ شائع ہوئی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اقبال تواتر سے اردو میں شعر کہہ رہے تھے مگر اردو کلام کا مجموعہ بہت بعد میں شائع ہوا جب کہ فارسی مجموعے اسرار خودی، رموز بے خودی، زبور عجم، پیام مشرق وغیرہ بانگ درا سے قبل منظر عام پر آ گئے۔ پیام مشرق ۱۹۲۳ء میں تو ۱۹۲۴ء میں بانگ درا شائع ہوئی۔ اس طرح فارسی اور اردو دونوں مجموعوں کی اشاعت میں زیادہ فاصلہ نہیں ہے اور دونوں طباعت اور اشاعت کے مراحل سے تقریباً ایک ساتھ گذر رہے تھے۔ اردو مجموعہ کا نام بانگ درا بھی فارسی مجموعوں کی طرح فارسی ترکیب پر مبنی ہیں۔ بانگ درا کی نظموں کے عنوان بھی اسی قسم کے ہیں مثلاً گل رنگیں، عہد طفلی، ابر کوہسار، خفتگان خاک سے استفسار، گل پژمردہ، طفل شیر خوار، تصویر آدم، سرگذشت آدم، ترانہ ہندی، حقیقت حسن، اختر صبح، نوائے غم، عشرت امروز، جلوۂ حسن، گورستان شاہی، بزم انجم، جواب شکوہ، شعاع آفتاب، خضر راہ اور طلوع اسلام وغیرہ۔ پیام مشرق کے عنوانات پر نگاہ ڈالیں تو وہ اس طرح ہیں۔۔۔ لالۂ طور، ہلال عید، گل نخستین، انکار ابلیس، تسخیر فطرت، صبح قیامت، نوای وقت، فصل بہار وغیرہ۔ ان دونوں کے عنوانات میں کافی مماثلت نظر آتی ہے۔ بانگ درا میں اقبال کی فارسی سے رغبت کا ایک اور نمونہ اس شکل میں ظاہر ہوتا ہے کہ کبھی پوری نظم، کبھی نظم کا پورا بند اور کبھی ایک پورا شعر اور کبھی ایک مصرعہ فارسی میں کہا ہے مثلاً فروری ۱۹۱۲ء میں کہی گئی درج ذیل فارسی نظم 'شمع اور شاعر' بانگ درا میں موجود ہے ؎

دوش می گفتم بہ شمع منزل ویران خویش
گیسوئے تو از پر پروانہ دارد شانہ اے
در جہاں مثل چراغ لالۂ صحراستم
نے نصیب محفلے نے قسمت کاشانہ اے
مدتے مانند تو من ہم نفس سوختم
در طواف شعلہ ام بالے نہ زد پروانہ اے
می تپد صد جلوہ در جان امل فرسود من
بر نمی خیزد ازین محفل دل دیوانہ اے
از کجا این آتش عالم فروز اندوختی
کرمک بے مایہ را سوز کلیم آموختی

(جاری)

☆☆☆☆

صحت کے شعبے میں شمسی توانائی کا استعمال: بہتری کی جانب ایک روشن قدم

نازش احتشام اعظمی

دنیا اس وقت ایک ایسے دوراہے پر کھڑی ہے جہاں توانائی کا بحران، ماحولیاتی تحفظ اور عوامی فلاح تینوں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے مسائل بن چکے ہیں۔ خصوصاً صحت کا شعبہ، جو پہلے ہی کئی طرح کے چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے، اب توانائی کی بڑھتی ہوئی ضرورت اور ماحولیاتی تبدیلیوں کی شدت کے باعث مزید دباؤ میں ہے۔ ایسے میں شمسی توانائی ایک امید افزا اور پائیدار حل کے طور پر ابھری ہے، جو نہ صرف ماحول دوست ہے بلکہ صحت کی سہولیات کو خود مختار، مضبوط اور مؤثر بنانے کی بھرپور صلاحیت بھی رکھتی ہے۔

یہ مضمون اس اہم سوال کا جائزہ لیتا ہے کہ شمسی توانائی صحت کے شعبے میں کس طرح تبدیلی لا رہی ہے، اور یہ ٹیکنالوجی مستقبل میں کس طرح ایک بہتر اور محفوظ دنیا کی بنیاد رکھ سکتی ہے۔

توانائی کا بحران اور صحت کا نظام

ہسپتال اور دیگر طبی مراکز ان اداروں میں شامل ہیں جہاں توانائی کی طلب بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان مقامات پر 24 گھنٹے بجلی کی مسلسل فراہمی ضروری ہے تاکہ روشنی، حرارت، ٹھنڈک، وینٹی لیٹرز، آپریشن تھیٹرز، اور دیگر حساس آلات کی بلا رکاوٹ کارکردگی ممکن بنائی جا سکے۔ اعداد وشمار کے مطابق، ہسپتالوں میں فی مربع فٹ توانائی کا استعمال عام عمارات کے مقابلے میں ڈھائی گنا زیادہ ہوتا ہے۔

ترقی پذیر ممالک میں یہ مسئلہ اور بھی گھمبیر ہو جاتا ہے، جہاں کئی علاقوں میں بجلی کی فراہمی نہایت غیر یقینی ہوتی ہے۔ بعض جگہوں پر تو بجلی مکمل طور پر ناپید ہوتی ہے، جس کا براہ راست اثر علاج معالجے اور مریضوں کی زندگیوں پر پڑتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ، روایتی توانائی کے ذرائع، جیسے فوسل فیول، نہ صرف فضائی آلودگی کا سبب بنتے ہیں بلکہ ماحولیاتی تبدیلی کی رفتار کو بھی تیز کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں انسانی صحت متاثر ہوتی ہے، اور سانس، جلد اور دل کی بیماریوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔

شمسی توانائی: ایک مؤثر متبادل

شمسی توانائی، جو سورج کی روشنی کو براہِ راست بجلی میں تبدیل کرتی ہے، اب دنیا بھر میں صحت کے شعبے کے لیے ایک مؤثر اور پائیدار متبادل کے طور پر اپنائی جا رہی ہے۔ اس کے اہم فوائد درج ذیل ہیں:

1. مسلسل اور قابل اعتماد بجلی کی فراہمی

دور دراز علاقوں میں جہاں بجلی کا کوئی مستقل ذریعہ موجود نہیں، وہاں شمسی توانائی ایک قیمتی متبادل فراہم کرتی ہے۔ افریقہ، جنوبی ایشیا اور لاطینی امریکہ کے کئی دیہی طبی مراکز میں شمسی پینلز کی تنصیب نے صحت کی سہولیات کو ایک نئی زندگی دی ہے۔

عالمی ادارۂ صحت کی رپورٹ کے مطابق، ایسے علاقوں میں جہاں شمسی توانائی سے طبی مراکز کو بجلی مہیا کی گئی، وہاں زچگی کے دوران اموات میں خاطر خواہ کمی دیکھی گئی۔ ہنگامی حالات، مثلاً قدرتی آفات کے بعد بھی شمسی نظام ہسپتالوں کو فعال رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

2. مالی اخراجات میں نمایاں کمی

شمسی توانائی کی تنصیب پر ابتدائی لاگت تو ہوتی ہے، لیکن طویل مدتی اخراجات نہایت کم ہیں۔ ایک بار نظام نصب ہونے کے بعد یہ برسوں تک کم لاگت میں بجلی فراہم کرتا ہے۔ بھارت میں سیلکو فاؤنڈیشن جیسے ادارے دیہی علاقوں میں شمسی نظام نصب کر کے توانائی کے اخراجات میں 60 سے 70 فیصد تک کمی لا چکے ہیں۔

ترقی یافتہ ممالک میں بھی کئی ہسپتال "نیٹ زیرو انرجی" یعنی توانائی کے مکمل توازن تک پہنچ چکے ہیں، جس سے نہ صرف بجٹ کا بوجھ کم ہوا ہے بلکہ ماحولیاتی اثرات بھی گھٹے ہیں۔

3. بہتر طبی نگہداشت

طبی سہولیات میں قابل اعتماد بجلی مریضوں کی جان بچانے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ آکسیجن کی مشینیں، انسولین کی محفوظ ترسیل کے لیے ریفریجریشن، آپریشن تھیٹرز کی روشنی یہ سب بجلی پر انحصار کرتے ہیں۔ جب بجلی بلا تعطل فراہم ہو، تو طبی عملے کے لیے بھی کام کا بہتر ماحول فراہم ہوتا ہے، جو مجموعی خدمات کے معیار کو بہتر بناتا ہے۔

دور دراز علاقوں میں شمسی توانائی سے چلنے والے ویکسین کولرز، ٹیلی میڈیسن یونٹس اور موبائل کلینکس صحت کی سہولیات کو عام افراد کی دہلیز تک پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔

4. ماحولیاتی تحفظ

شمسی توانائی صحت کے شعبے میں گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو نمایاں طور پر کم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق، صحت کا عالمی شعبہ دنیا بھر میں گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں تقریباً 4.4 فیصد حصہ دار ہے۔ اگر ہسپتال شمسی توانائی کی طرف منتقل ہو جائیں، تو یہ اخراج بہت حد تک کم ہو سکتا ہے۔

یہ ماحولیاتی بہتری ہی نہیں بلکہ عوامی صحت کے تحفظ کی ضمانت بھی ہے، کیونکہ آلودہ ماحول سانس کی بیماریوں، الرجی اور دل کے امراض میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔

رکاوٹیں اور ان کے ممکنہ حل

شمسی توانائی اگرچہ صحت کے شعبے میں ایک انقلابی تبدیلی لا رہی ہے، تاہم اس کی راہ میں چند چیلنجز موجود ہیں:

ابتدائی سرمایہ کاری کے لیے مالی وسائل کی کمی
تکنیکی مہارت اور تربیت یافتہ عملے کا فقدان
پالیسی سازی اور قانونی پیچیدگیاں

لیکن یہ رکاوٹیں حل طلب ہیں، ناقابل عبور نہیں۔ عالمی ادارے جیسے WHO اور UNDP نہ صرف مالی امداد فراہم کر رہے ہیں بلکہ تربیت اور تکنیکی تعاون کے ذریعے اس تبدیلی کو ممکن بنا رہے ہیں۔ کئی ممالک میں عوامی ونجی شعبے کے اشتراک سے ہسپتالوں میں شمسی نظام کامیابی سے نصب کیے جا رہے ہیں۔

مستقبل کی حکمت عملی

شمسی توانائی کے بھرپور استعمال کو فروغ دینے کے لیے درج ذیل اقدامات ناگزیر ہیں:

حکومتیں شمسی توانائی پر سبسڈی، ٹیکس میں نرمی اور سرمایہ کاری کی ترغیبات دیں
ہسپتال اپنی طویل مدتی پالیسیوں میں شمسی توانائی کو شامل کریں
مقامی سطح پر ٹیکنیکل اسٹاف کی تربیت کا اہتمام کیا جائے
عوامی آگاہی مہمات کے ذریعے اس ٹیکنالوجی کے فوائد عام کیے جائیں

اختتامی کلمات

شمسی توانائی صحت کے نظام میں ایک مؤثر، پائیدار اور دیرپا تبدیلی لانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ صرف توانائی کا متبادل ذریعہ نہیں بلکہ ایک ایسی حکمتِ عملی ہے جو انسانی زندگی کو بہتر بنانے میں براہ راست معاون ہے۔ ایک ایسا نظام جہاں ہسپتال بجلی کے بحران سے آزاد ہوں، ماحول کو آلودگی سے بچایا جائے، اور ہر مریض کو بروقت، بہتر علاج فراہم ہو، یہ کوئی خواب نہیں بلکہ ایک قابلِ حصول حقیقت ہے، اگر ہم آج صحیح سمت میں اقدامات کریں۔

شمسی توانائی کی کرنیں صرف توانائی نہیں بلکہ ایک محفوظ، صحت مند اور روشن مستقبل کی نوید ہیں۔

☆☆☆☆

تبصرہ

کتاب: ادھوری تخلیق

مصنف: عظمت اقبال

مبصرہ: افسانہ جونپوری

افسانہ ایک ایسی ادبی صنف ہے جس میں تخیلات اور غیر حقیقی عناصر کو حقیقت کے ساتھ اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ وہ قارئین کو اپنی حقیقت میں اسیر کر لے۔ افسانوی ادب عموماً ماضی کی تاریخ، ثقافت یا مخصوص جغرافیائی علاقے کی فضا سے جڑا ہوتا ہے، لیکن اس میں تخلیقی اضافے کے ذریعے اسے جادوئی اور دلچسپ بنایا جاتا ہے۔ عظمت اقبال کا افسانوی مجموعہ "ادھوری تخلیق" بھی ایسی ہی تخلیق ہے، جس میں انہوں نے اپنے قلم کا جادو بکھیرا ہے۔ کتاب میں انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ کے نام ایک جذباتی انتساب پیش کیا ہے اور ایک بیٹے کی نظر سے ماں کی عظمت کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

والد محترم کا سایہ اٹھ جانے کے بعد ان کا آنچل زندگی کے سفر میں طویل عرصے تک سایہ فگن رہا، اور جب وہ دنیا سے گئیں، تب احساس ہوا کہ میں یتیم ہو گیا۔"

ماں کی محبت اور شفقت ایسی معزز ہستی کی علامات ہیں جو اپنے بچوں کی ہر پریشانی اپنی ذات میں سمو کر انہیں تکلیف سے بچاتی ہے۔ کتاب کے "پیش لفظ" میں عمران جمیل صاحب نے موصوف کی ان خصوصیات کو اجاگر کیا ہے جن سے قارئین اس سے قبل واقف نہیں تھے۔ ادھوری تخلیق کو پڑھنے والے یقیناً عظمت اقبال کی ادبی خصوصیات سے بخوبی واقفیت حاصل کر چکے ہوں گے۔

قانتہ رابعہ صاحبہ" نے اپنی تحریر میں یہ بیان کیا کہ عظمت اقبال صاحب کا تعلق شعبہ تعلیم سے ہے اور ایک کامیاب استاد وہی ہوتا ہے جو طالب علم کی نفسیات کو سمجھ کر خشک مواد کو دلچسپ بنا کر پیش کرے۔ اسی طرح ایک کامیاب قلمکار وہ ہوتا ہے جسے پڑھ کر قاری میں سوچنے کا عمل پیدا ہو جائے۔ "ڈاکٹر اعظم صاحب" نے بھی یہ کہا ہے کہ عظمت اقبال کو زبان و بیان پر مکمل قدرت حاصل ہے اور وہ اپنے قاری کو بے وقوف نہیں سمجھتے، بلکہ ان کے افسانے اس مقام پر چھوڑتے ہیں جہاں قاری کو سوچنے کی آزادی ملتی ہے۔

ڈاکٹر اقبال حسن آزاد صاحب" نے عظمت اقبال کو نئے افسانہ نگاروں میں ایک اہم نام قرار دیا ہے۔ انہوں نے اردو افسانے کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اس میں جدت کی کوشش کی ہے۔ ان کے افسانے نہ تو مکمل روایتی ہیں اور نہ ہی بالکل جدید، بلکہ ان کا اسلوب ایک ایسی انفرادیت کا حامل ہے جو انہیں بڑے افسانہ نگاروں کی صف میں شامل کرتی ہے۔

عظمت اقبال" نے اپنے مجموعے "ادھوری تخلیق" میں کل 25 افسانے اور چار افسانچے پیش کیے ہیں جن میں ہر افسانہ معاشرتی مسائل، انسانی نفسیات اور جذباتی پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔ ان افسانوں میں، "ادھوری تخلیق"، "نضال"، عورت کہیں کی"، "مکتی"، "عنوان"، "آگ"، "تعزیر نفس"، "مایا مائی لائف"، "اوٹو پسی"، "تقصیر"، "چھپاک" اور "جنگلی کتے" جیسے افسانے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

افسانہ نگار کی قلمکاری سے جڑا ہر افسانہ ہمارے معاشرے کی حقیقتوں کو بے نقاب کرتا ہے۔ وہ اپنے اردگرد کے ماحول اور معاشرتی صورتحال کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ قاری کو وہ کہانیاں اپنی زندگی کا حصہ محسوس ہونے لگتی ہیں۔ "ادھوری تخلیق" میں قلمکار نے انسانی نفسیات کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے جو ہمارے معاشرے کے المیے ہیں۔ مثلاً "نضال" میں موت کی قربت اور "عورت کہیں کی" میں مرد وعورت کی نفسیات کو نہایت خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔

مکتی" میں عورت کی دوہری حقیقت پیش کی گئی ہے، جو ایک طرف مرد کے لیے رحمت ہے تو دوسری طرف زحمت بھی۔ عنوان" میں افسانہ نگار نے تخلیق کار کی ذہنی کشمکش کو بیان کیا ہے، جب کہ "آگ" میں سیاسی کھیلوں کی حقیقت کو اجاگر کیا گیا ہے، جہاں انسانیت کا خون سیاسی مفادات کی بھینٹ چڑھتا ہے۔ "تعزیر نفس" نے قاری کو اس سوال پر غور کرنے پر مجبور کیا کہ آخر ایک انسان کو ایسی طاقت کہاں سے ملتی ہے کہ وہ اپنے اعمال کی اصلاح کر لے۔

مایا مائی لائف" اور "اوٹو پسی" جیسے افسانے انسان کی تنہائی، درد اور نفسیاتی الجھنوں کو اس طرح قلم قرطاس کرتے ہیں کہ قاری ان میں اپنی کہانیاں تلاش کرنے لگتا ہے۔ چھپاک" اور "دیوار" میں بھی انسان کی بے گناہی اور معاشرتی تعصبات کو بیان کیا گیا ہے جو ہمارے معاشرے میں زہر کی طرح پھیل چکے ہیں۔

عظمت اقبال کا یہ افسانوی مجموعہ "ادھوری تخلیق" دراصل معاشرتی اور انسانی مسائل کی ایک آئینہ داری ہے جسے انہوں نے نہایت فنی مہارت سے قلمبند کیا ہے۔ ان کی کہانیاں نہ صرف ہماری روزمرہ زندگی کا عکس ہیں بلکہ ان میں ایک گہری حقیقت بھی چھپی ہوئی ہے جو ہمیں سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ ان کی تخلیقات کا فنی معیار اور ادبی خصوصیات انہیں اردو ادب کے ایک اہم نام کے طور پر متعارف کراتی ہیں۔

امید کرتی ہوں کہ ادب کا یہ ستارہ اردو ادب کے افق پر ہمیشہ جگمگاتا رہے گا اور ان کی تخلیقات آنے والی نسلوں کو فیضیاب کرتی رہیں گی۔

☆☆☆☆☆

دہشت گردی ایک عالمی خطرہ ہے: دھنکھر

نئی دہلی۔(یو این آئی) نائب صدر جگدیپ دھنکھر نے دہشت گردی کو عالمی خطرہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان کے عروج کو کسی اندرونی یا بیرونی صورت حال سے نہیں روکا جاسکتا جمعہ کو تمل ناڈو کے اوٹی میں وائس چانسلرز کی قومی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر دھنکھر نے کہا کہ پہلگام میں حالیہ دہشت گردانہ حملہ انتہائی افسوسناک ہے انہوں نے کہا کہ "یہ حملہ ایک سنگین یاددہانی ہے کہ دہشت گردی ایک عالمی خطرہ ہے جس سے انسانیت کو مل کر نمٹنا چاہیے۔" انہوں نے کہا کہ ملکی ترقی میں کوئی اندرونی یا بیرونی صورتحال رکاوٹ نہیں بن سکتی لیکن سب کو یہ بات ذہن میں رکھنی ہوگی کہ قومی مفاد سب سے مقدم ہے۔ قومی مفادات کو جماعتی مفادات سے نہیں ملایا جاسکتا۔ اسے کسی سیاسی، ذاتی یا گروہی مفاد کے ماتحت نہیں کیا جاسکتا۔ مسٹر دھنکھر نے کہا کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا کو خوفناک چیلنجوں اور تیزی سے بڑھتی ہوئی تکنیکی رکاوٹ کا سامنا ہے۔ یہ صنعتی انقلابات سے کہیں زیادہ سنگین ہے۔ عالمی نظام تیزی سے پیچیدہ ہوتا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف خیالات کے لیے رواداری ہونی چاہیے۔ کسی خیال کے خلاف عدم برداشت جمہوریت کی غلط تشریح کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زبانیں، ان کی وسعت اور گہرائی ہمارا فخر اور میراث ہے۔

پہلگام میں سیاحوں پر دہشت گردانہ حملہ

'ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف'

دین اسلام میں کسی کو قتل پر اکسانے والے پر لعنت بھیجی گئی ہے اور اسے گناہ عظیم قرار دیا گیا ہے: شاہی امام سید احمد بخاری

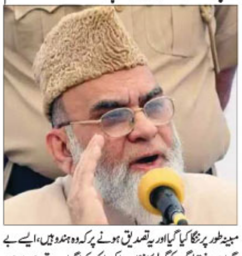

نئی دہلی۔(یو این آئی) ملک کے موجودہ حالات اور پہلگام میں سیاحوں پر حالیہ دہشت گردانہ حملے 28 افراد کی ہلاکت سے سے انتہائی دلبرداشتہ دہلی کی جامع مسجد کے شاہی امام سید احمد بخاری نے آج قرآن کریم کی ایک آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف ہے جبکہ ایک انسان کی جان بچانا پوری انسانیت کو بچانے کے برابر ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام میں انسان کے خون کی کیا حرمت ہے؟ اور کسی بے گناہ کی جان کا لیا جانا غضب الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ دین اسلام میں کسی کو قتل پر اکسانے والے پر لعنت بھیجی گئی ہے اور اسے گناہ عظیم قرار دیا گیا ہے۔ شاہی امام نے کہا کہ آج پوری دنیا میں تشدد قتل و غارت گری ظلم اور جبر کا دور دورہ ہے۔ تین دن پہلے پہلگام میں جو حیوانیت کا ننگا ناچ ہوا ہے اس نے ہندوستانی ضمیر اور ہماری اخلاقیات کی روایت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس واقعہ سے ہم سب کے جذبات میں تلاطم ہے، مذہبی شناخت کو بنیاد بنا کر بے گناہوں کا قتل کیا جانا نا قابل معافی جرم ہے۔ پہلگام میں جو دردناک اور انسانیت سوز ہلاکتیں دہشت گردوں کے ہاتھوں ہوئی ہیں اور بے گناہ انسان انسانی حیوانیت کے نام پر لقمہ اجل بنے ہیں، اس سے زیادہ غیر انسانی فعل اور کیا ہوسکتا ہے؟ دہشت گردی کی وکالت یا حمایت کسی بھی بنیاد پر نہیں کی جاسکتی۔ مولانا احمد بخاری نے کہا کہ دہشت گردوں نے خود کو مسلمان بتاتے ہوئے جس غیر اسلامی طرز عمل کا مظاہرہ کیا ہے، وہ کون سا اسلام ہے؟ جو انہوں نے پڑھا ہے یا انکو پڑھایا گیا ہے۔ مذہبی شناخت جاننے کیلئے لوگوں کو مبینہ طور پر ننگا کیا گیا اور یہ تصدیق ہونے پر کہ وہ ہندو ہیں، ایسے بے گناہ اور نہتے لوگوں کو گولی کا نشانہ بنا کر ہلاک کیا گیا۔ یہ نہ تو دین اسلام کی تعلیم ہے، نہ تاریخ اور نہ ہی تہذیب ہے۔ اگر یہ سلسلہ یوں ہی چل پڑا تو کہاں جا کر رکے گا نہیں کہا جاسکتا۔ ہندوستان اور اس کی روایتی تہذیب کسی قیمت پر اسکی اجازت نہیں دیتی۔

شاہی امام نے کہا کہ یہ وقت ہندو، مسلمان کرنے کا نہیں ہے بلکہ ملک کی آبرو، خود مختاری اور عزت نفس کیلئے ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑے رہنے کا وقت ہے۔ ملک کی سالمیت اور بالادستی پر جب بھی ضرب آئے گی تو امن پسند ہندوستانی شہری ملک کی سلامتی کیلئے ہمیشہ آگے رہے گا۔ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ انسان اور انسانیت آخر کس طرف جانا چاہتی ہے ابھی چند سال پہلے پوری انسانی برادری کووڈ جیسی مہلک بیماری کی لعنت سے گزری، کروڑوں معصوم جانیں لقمہ اجل بن گئیں۔ لوگوں کو کہیں کفن دفن نصیب ہوئے کہیں نہیں ہوئے، لاشیں اٹھانے والا کہیں تھا کہیں نہیں تھا۔ اس کیفیت سے انسانیت گزری۔ اس کے باوجود اس خدائی عذاب سے پوری دنیا سبق حاصل نہیں کر پائی اور آج بھی دنیا میں فریقین کو رضا کارانہ طور پر اور کہیں تجارتی بنیادوں پر اسلحہ کی فراہمی کا بازار پورے شباب پر ہے، جو جانی اتلاف کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ مسٹر احمد بخاری نے کہا کہ آج پھر جنگ و جدال کا چوطرفہ ماحول ہے وہی انسانیت سوزی ہے، انسان انسان کو مار کر اس میں اپنی کامیابی تلاش کر رہا ہے۔ آج دنیا کے کئی ملک کسی نہ کسی طرح جنگ و تشدد کا حصہ بنے ہوئے ہیں۔ بدقسمتی تو یہ ہے کہ ہمارے ملک میں بھی مذہبی منافرت، فرقہ واریت اور اکائیوں کے درمیان اعتماد اور بھروسہ موضوع بحث ہے۔ آخر یہ دنیا کدھر جارہی ہے اور ہم اسے کہاں لیجانا چاہتے ہیں؟ پوری انسانی تاریخ میں جنگ و دہشت گردی سے آج تک کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا ہے۔ شاہی امام نے کہا کہ ہمارے ملک کی کچھ بنیادی خصوصیات ہیں جن میں مساوات اور پر امن بقائے باہم اس کی وہ افضل خوبیاں ہیں، جو دنیا میں ہمیں ممتاز و منفرد بناتی ہیں، ہماری ہزار ہا سال پرانی تاریخ اور تہذیب ہمارا وہ قومی سرمایہ جس کی وجہ سے ہر دور میں پر امن بقائے باہم کے حوالے سے ہمارے فلسفہ حیات کو مقدم مانا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مولانا احمد بخاری نے ملک کے تمام مسلمانوں کی طرف سے سوگوار خاندانوں کے ساتھ اظہار تعزیت کیا اور ہلاک شدگان کی روح کی شانتی کے لئے دعا کی۔

اسرو کے سابق چیئرمین کے کستوری رنگن کا انتقال

پی ایم مودی، کھڑگے - راہل اور پرینکا کا اظہار غم

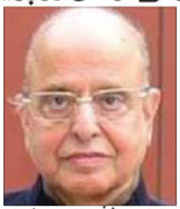

بنگلورو۔(یو این آئی) انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) کے سابق چیئرمین، سابق رکن پارلیمنٹ اور نامور خلائی سائنسدان ڈاکٹر کے کستوری رنگن کا جمعہ کو بنگلورو میں انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر 84 برس تھی۔ ڈاکٹر کستوری رنگن کا آج صبح 10:43 بجے انتقال ہوگیا۔ ان کا جسد خاکی 27 اپریل کو صبح 10:00 بجے سے دوپہر 12:00 بجے تک رمن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (آر آر آئی) میں عوام کے دیدار کے لیے رکھا جائے گا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ڈاکٹر کستوری رنگن کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے اور قوم کے لیے ان کے تعاون کو یاد کیا ہے۔ انہوں نے دکھ کی اس گھڑی میں عظیم سائنسدان کے اہل خانہ، ان کے طلباء، سائنسی ساتھیوں اور لاتعداد مداحوں سے تعزیت کا اظہار کیا۔ مسٹر مودی نے کہا، "قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) کا مسودہ تیار کرنے میں ان کے کردار کے لئے ہندوستان ہمیشہ ڈاکٹر کستوری رنگن کا مقروض رہے گا۔ اس پالیسی میں، ڈاکٹر کستوری رنگن نے اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی کہ ملک میں تعلیم زیادہ جامع اور مستقبل پر مبنی ہو۔ انہوں نے بہت سے سائنسدانوں اور محققین کو منفرد انداز میں رہنمائی کی۔

کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، سابق صدر راہل گاندھی اور پارٹی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) کے سابق چیئرمین پدم وبھوشن ڈاکٹر کے کستوری رنگن کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر کھڑگے نے کہا، "ڈاکٹر کستوری رنگن، جنہوں نے اسرو کو مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا اور بڑے خلائی مشنوں پر کام کیا، کا انتقال سائنسی برادری اور قوم کے لیے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ انہوں نے ہندوستان کی خلائی تحقیق میں اہم شراکت کی اور پالیسی سازی میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ ہماری تعزیت ان کے خاندان، ساتھیوں اور شاگردوں کے ساتھ ہے۔ مسٹر گاندھی نے کہا، "اسرو کے سابق چیئرمین اور ہندوستان کی خلائی ترقی کے ایک اہم ستون، ڈاکٹر کستوری رنگن کے انتقال سے غمزدہ ہوں۔ ان کی دور اندیش قیادت سائنس اور خلائی تحقیق کے بارے میں پرجوش لوگوں کی نسلوں کو ترغیب دیتی رہے گی۔ ان کے خاندان، ساتھیوں اور پیاروں کے تئیں میری دلی تعزیت ہے۔

ڈاکٹر کستوری رنگن 2003 سے 2009 تک راجیہ سبھا کے رکن رہے اور پلاننگ کمیشن کے رکن کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ وہ 1994 سے 2003 تک اسرو کے چیئرمین کے طور پر اپنے دور میں ہندوستان کی خلائی کامیابیوں کے معمار تھے۔ ان کی قیادت میں اسرو نے بے مثال بلندیوں کو چھوا۔ پولر سیٹلائٹ لانچ وہیکل (پی ایس ایل وی) کی کامیاب لانچنگ اور جیوسٹیشنری سیٹلائٹ لانچ وہیکل (جی ایس ایل وی) کی پہلی آپریشنل پرواز خلائی تحقیق کی تاریخ میں سنگ میل کے طور پر کھڑی ہے۔ لیکن یہان کے دور رس نقطہ نظر کا محض آغاز تھا۔ ترقی کے لیے ڈاکٹر کستوری رنگن کی غیر متزلزل وابستگی نے آئی آر ایس-1 اے اور 1 بی جیسے سیٹلائٹ لانچ کو دیکھا جس نے ہندوستان کی خلائی صلاحیتوں کو عالمی سطح پر لا کھڑا کیا۔ ان کا کام صرف ٹیکنالوجی تک محدود نہیں تھا۔ انہوں نے ملک کے عزائم کو سائنسی عظمت اور عالمی شناخت کی طرف آگے بڑھایا۔ ان کی انتھک کوششوں نے خلائی شعبے کو ہندوستان کی قابل فخر حصولیابیوں میں سے ایک بنا دیا، جس نے ملک کو خلائی سفر کرنے والے سب سے معزز ممالک میں شامل کیا۔ ملک کی تعلیمی تبدیلی کے لیے قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) 2020 کو تیار کرنے والی کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر، ڈاکٹر کستوری رنگن نے تعلیم کے لیے ایک جامع، بصیرت انگیز نقطہ نظر کی وکالت کرتے ہوئے ہندوستان کے مستقبل کے لیے ایک وژن کو روشن کیا۔

سب سے بڑا نکسل آپریشن جاری، 150 نکسلیوں کو مارنے کی کوشش

بیجاپور۔(یو این آئی) چھتیس گڑھ، تلنگانہ اور مہاراشٹر کے سرحدی جنگلات اور پہاڑوں میں ممنوعہ ہڈما اور دیوا جیسے بڑے نکسلی لیڈروں سمیت تقریباً 150 ماؤنوازوں کو پکڑنے یا مارنے کے لیے 5,000 سیکورٹی اہلکاروں کا آپریشن گزشتہ پانچ دنوں سے جاری ہے۔ دریں اثناء شدید گرمی کے باعث آپریشن میں شامل متعدد سیکیورٹی اہلکار دست کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ کچھ فوجیوں کو علاج کے لیے قریبی تلنگانہ کے اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے۔ ان دنوں مہم کے مقام پر زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 44 ڈگری سیلسیس بتایا جاتا ہے۔ یہ آپریشن چھتیس گڑھ کی بیجاپور- تلنگانہ- مہاراشٹر سرحد پر شروع کیا گیا ہے، جس میں فورس مہاراشٹرا کی سرحد سے جنگلوں میں بھی داخل ہو رہی ہے۔ نکسل محاذ پر فضائیہ کے ہیلی کاپٹروں کی تعیناتی کی وجہ سے اس آپریشن کو ملک میں اب تک کا سب سے بڑا نکسل مخالف آپریشن قرار دیا جا رہا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق اب تک پانچ نکسلیوں کے مارے جانے کی اطلاع ملی ہے۔ جن میں سے تین خواتین نکسلائٹس کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ سیکورٹی فورسز نے سرچ آپریشن کے دوران یہ کامیابی حاصل کی۔ ان نکسلیوں میں کچھ کٹر اور مطلوب نام بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ مارے گئے نکسلیوں کی ابھی تک شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ ملک میں نکسل کے خاتمے کے لیے اب تک کا سب سے بڑا مشترکہ آپریشن چھتیس گڑھ، تلنگانہ اور مہاراشٹر سے متصل جنگلات میں چلایا جا رہا ہے۔ اس آپریشن میں فضائیہ کے ہیلی کاپٹر کے ساتھ تقریباً 5000 سیکورٹی فورس کے اہلکار شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق یہ آپریشن سرکردہ نکسلائیٹ لیڈر ہڈما اور دیوا کو گھیرنے اور گرفتار کرنے کے مقصد سے چلایا جا رہا ہے۔ چھتیس گڑھ کے وزیر اعلی وشنو دیو سائی کی ہدایت پر اور مرکزی وزارت داخلہ کے ایک اعلیٰ افسر کی نگرانی میں نکسلی خاتمے کی یہ بڑی مہم تین ریاستوں میں چل رہی ہے۔ آپریشن کے دوران سیکورٹی فورسز اور نکسلیوں کے درمیان وقفے وقفے سے فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ آپریشن میں ڈی آر جی، ایس ٹی ایف، کوبرا، سی آر پی ایف، بستر فائٹر، مہاراشٹر کے سی 60 کمانڈوز اور آندھرا پردیش کی گرے ہاؤنڈز فورس کے سپاہیوں کو تعینات کیا گیا ہے۔ مزید برآں، فضائیہ کے ہیلی کاپٹروں کی مدد سے اسٹریٹجک محاصرہ بھی کیا جارہا ہے۔ ذرائع سے موصولہ اطلاع کے مطابق چھتیس گڑھ-تلنگانہ-مہاراشٹر کے ٹرائی جنکشن علاقے میں 150 سے زیادہ نکسلیوں کا ایک اجتماع ہے۔ ان میں ہڈما، دیوا، دامودر جیسے بدنام نکسلی لیڈر اور بٹالین کے ارکان شامل ہیں۔

ممبئی میں پہلگام دہشت گردانہ حملے کے خلاف رضا اکیڈمی کا احتجاج

ممبئی۔(یو این آئی) پہلگام میں پیش آئے دہشت گردانہ حملے کے خلاف آج ممبئی کے قلب میں واقع تاریخی مینارہ مسجد کے باہر رضا اکیڈمی کی جانب سے ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ منعقد کیا گیا، جس میں عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کرتے ہوئے سخت غم و غصے کا اظہار کیا۔ مظاہرے کے دوران پورا علاقہ "دہشت گردی مردہ باد" اور "ملک دشمنوں کو مٹا دو" جیسے نعروں سے گونجتا رہا۔ اس احتجاج میں رضا اکیڈمی کے صدر الحاج محمد سعید نوری نے خطاب کرتے ہوئے حکومت ہند سے پر جوش انداز میں مطالبہ کیا کہ دہشت گردوں کے خلاف اب سخت ترین کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کھلے طور پر چیلنج دے رہے ہیں، اور وقت آچکا ہے کہ حکومت سنجیدہ اقدام کرے تاکہ ان کا خاتمہ کیا جاسکے۔ مظاہرے کے دوران ممتاز عالم دین مولانا اعجاز احمد کشمیری نے میڈیا پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ بعض ذرائع ابلاغ دہشت گردی کو مخصوص مذہب سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں، جو ملک کے اتحاد، سالمیت اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے خطرہ ہے۔ احتجاج کے دوران شرکاء پُرامن رہے تاہم ان کے چہروں پر شدید ناراضی کے آثار نمایاں تھے۔

بدلاپور انکاؤنٹر معاملہ

ایف آئی آر درج نہ کرنے پر عدالت کی حکومت کو سخت پھٹکار

ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس دستاویزات ایس آئی ٹی کے حوالے کرنے پر رضامند

ممبئی۔(یو این آئی) بدلاپور اسکول جنسی زیادتی معاملے میں آج سماعت کے دوران، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس پرشانت بڑدے کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے پیش ہوئے اور رضامندی ظاہر کی کہ وہ آج شام 5:30 بجے تک تمام مطلوبہ دستاویزات ایس آئی ٹی کے حوالے کریں گے۔ بدلاپور اسکول جنسی زیادتی معاملے میں ملزم اکشے شندے کی پولیس حراست میں موت کے سلسلے میں بامبے ہائی کورٹ نے جمعہ کو مہاراشٹر حکومت پر شدید ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ پانچ پولیس اہلکاروں کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے ان کے واضح حکم کے باوجود تاحال مقدمہ درج نہ کیا جانا نا قابل قبول ہے۔ عدالت نے حکومت کو خبردار کیا کہ اگر اس کے حکم پر آج ہی عمل نہ کیا گیا تو توہین عدالت کی کارروائی شروع کی جائے گی۔ جسٹس ریوتی موہتے ڈیرے اور جسٹس نیلا گوکھلے پر مشتمل بنچ نے اپنے تبصروں میں کہا کہ 7 اپریل کو جاری کردہ ہدایت کی ڈھٹائی سے خلاف ورزی مجرمانہ توہین کے زمرے میں آتی ہے۔ عدالت نے اپنے گزشتہ حکم میں کہا تھا کہ جب کسی جرم کا ابتدائی تاثر پایا جائے، تو قانون نافذ کرنے والے ادارے پر لازم ہے کہ وہ فوری طور پر ایف آئی آر درج کرے، جیسا کہ سپریم کورٹ کے للیتا کماری فیصلے میں واضح کیا گیا ہے۔

عدالت نے واقعہ کی تفتیش کے لیے کرائم کے جوائنٹ کمشنر پولیس لکھمی گوتم کی نگرانی میں ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم تشکیل دینے کا حکم دیا تھا۔ جمعہ کو جب عدالت کو معلوم ہوا کہ اس کے احکامات پر عمل درآمد نہیں ہوا، تو اس نے سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "یہ ہمارے حکم کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ ریاستی حکومت کس طرح عدالت عالیہ کے حکم کو نظر انداز کر سکتی ہے؟ اگر کیس کے کاغذات آج ہی منتقل نہیں کیے گئے تو توہین عدالت کی کارروائی کی جائے گی۔ دوپہر میں دوبارہ سماعت کے دوران بمبئی ہائی کورٹ نے عدالت کے احکامات پر عمل درآمد نہ ہونے پر سخت برہمی کا اظہار کیا۔ عدالت نے سوال اٹھایا کہ اس معاملے میں ہدایات جاری کرنے کے باوجود اب تک ایف آئی آر کیوں درج نہیں کی گئی۔ سماعت کے دوران ممبئی پولیس کے جوائنٹ کمشنر آف کرائم لکھمی گوتم ریاستی سی آئی ڈی کے متعلقہ افسران کے ہمراہ عدالت میں پیش ہوئے۔ عدالت نے اس موقع پر سرکاری وکیل ہیتن وینیگاؤنکر سے وضاحت طلب کی کہ ان کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کیوں نہ کی جائے۔ ہیتن وینیگاؤنکر نے عدالت کو مطلع کیا کہ جوائنٹ کمشنر لکھمی گوتم نے عدالتی ہدایات کے مطابق اس معاملے کی مزید تفتیش کے لیے ایک ٹیم تشکیل دی ہے، تاہم جسٹس جے موہتے ڈیرے نے سوال اٹھایا کہ اگر ان کے پاس دستاویزات موجود نہیں ہیں تو ٹیم بنانے کا کیا فائدہ؟ جسٹس جے موہتے ڈیرے نے مزید کہا کہ عدالتی ہدایت کو سمجھنا مشکل نہیں تھا، اگر کوئی ابہام تھا تو وضاحت طلب کی جاسکتی تھی۔ سرکاری وکیل نے کہا کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے اور سپریم کورٹ میں عدالتی حکم کے 2 دن کے اندر ایس ایل پی دائر کی گئی ہے، جسے نمبر ملنا باقی ہے۔ جسٹس جے گوکھلے نے کہا کہ عدالت کو لامتناہی انتظار نہیں کرایا جاسکتا اور سپریم کورٹ میں فوری سماعت کی درخواست کی جاسکتی ہے۔ جسٹس گوکھلے نے کہا کہ انہیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ریاستی سی آئی ڈی اور لکھمی گوتم کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی شروع نہ کی جائے۔ اس دوران ہیتن وینیگاؤنکر نے عدالت سے ہاتھ جوڑ کر ایک ہفتے کی مہلت طلب کی۔ بنچ نے واضح کیا کہ اگر آج شام 5:30 بجے تک دستاویزات ایس آئی ٹی کے حوالے نہ کیے گئے تو توہین عدالت کی کارروائی شروع کی جائے گی۔

پرشانت کشور کی 'بہار بدلاؤ یاترا' 20 مئی سے شروع ہوگی

جموئی۔(یو این آئی) جن سوراج کے بانی پرشانت کشور کی بہار بدلاؤ یاترا 20 مئی سے لوک نائک جے پرکاش نارائن کی جائے پیدائش سیتاب دیارا سے شروع ہوگی۔ مسٹر کشور آج ایک روزہ دورے پر جموئی پہنچے۔ جموئی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے ایک بڑا اعلان کیا کہ 'بہار بدلاؤ یاترا' 20 مئی کو جے پرکاش نارائن (جے پی) کی جائے پیدائش سیتاب دیارہ سے شروع ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ یاترا جے پی کے ادھورے خوابوں کو پورا کرنے، بہار میں نظام کی تبدیلی اور انقلاب کی مکمل شکل لانے کے مقصد سے شروع کی جائے گی۔ مسٹر کشور نے کل وزیر اعظم نریندر مودی کے دورہ بہار پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر مودی گجرات میں بلٹ ٹرین بنانے کے لئے ایک لاکھ کروڑ روپے خرچ کر رہے ہیں اور بہار میں صرف 1-2 ریلوے لائنوں کی دوہری کاری کا اعلان کیا گیا ہے اور کچھ نئی ٹرینیں شروع کی گئی ہیں۔ نئی ٹرینیں بھی اس لئے شروع کی گئی ہیں تاکہ بہار کے بچے ان ٹرینوں میں سوار ہو کر گجرات کے کارخانوں میں کام کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خوشی ہوتی اگر مسٹر مودی بہار میں اسٹیل کے کارخانے لگاتے اور بہار میں تیار ہونے والا اسٹیل مال گاڑیوں کے ذریعے پورے ملک میں پہنچایا جاتا۔ بہار کو صرف نئی ٹرینوں کی ضرورت نہیں ہے، بہار کو فیکٹریوں کی ضرورت ہے۔

دہلی کے تاجروں نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے خلاف احتجاج میں اپنی دکانیں بند رکھیں

نئی دہلی۔(یو این آئی) کنفیڈریشن آف آل انڈیا ٹریڈرز (سی اے آئی ٹی) اور یہاں کی 100 سے زیادہ دیگر تجارتی تنظیموں نے جموں و کشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے کے خلاف احتجاج میں اپنی دکانیں بند رکھیں۔ دہلی کے تقریباً تمام 900 سے زیادہ بڑے ہول سیل اور ریٹیل بازاروں میں آج کاروبار مکمل طور پر بند رہا۔ تاجروں نے دہشت گردی کے خلاف وزیر اعظم نریندر مودی کے تمام اقدامات کی حمایت کی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق تقریباً آٹھ لاکھ کاروباری ادارے بند رہے اور تقریباً 1500 کروڑ روپے کا کاروبار نہیں ہوا۔ اس بند کی وجہ سے آج دہلی میں تمام کاروباری سرگرمیاں مکمل طور پر ٹھپ رہیں۔ دہلی کے مختلف بازاروں میں تاجروں نے خراج عقیدت اجلاس، خاموش جلوس، کینڈل مارچ کا انعقاد کیا اور قومی ترانے کے ذریعے اس حملے میں مارے گئے لوگوں کو خراج عقیدت پیش کیا اور دہشت گردی کے خلاف لڑنے کا عہد بھی لیا۔ سی اے ٹی کے قومی جنرل سکریٹری اور چاندنی چوک کے رکن پارلیمنٹ پروین کھنڈیلوال دہلی ہندوستانی مرکنٹائل ایسوسی ایشن کے ذریعہ چاندنی چوک کلاک ٹاور سے تاریخی لال قلعہ تک نکالے گئے مارچ میں شامل ہوئے، جس میں تاجروں اور ان کے ملازمین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی نے دہشت گردی کے خلاف آخری جنگ کا بگل بجا دیا ہے اور پورا ملک وزیر اعظم مودی کے ساتھ متحد ہے۔ چاندنی چوک، کناٹ پلیس، قرول باغ، خان مارکیٹ، صدر بازار، کھاری باؤلی، نیا بازار، کشمیری گیٹ، چاوڑی بازار، بھاگیرتھ پیلس، مینا بازار، کملا نگر، ماڈل ٹاؤن، شالیمار باغ، پکنی پور، راجن پورہ، راجن پورہ سمیت سیکڑوں بڑے بازاروں میں آج کوئی کاروبار نہیں ہوا۔ لاجپت نگر، ساؤتھ ایکسٹینشن، ڈیفنس کالونی، گریٹر کیلاش، گرین پارک، خان، کیرتی نگر، پٹیل نگر، نارائنا، اتم نگر، وکاسپوری، کالکاجی، تغلق آباد، یوسف سرائے، وکاس مارگ، منڈاولی، گاندھی نگر، شاہدرہ، بھجن پورہ، جگت پوری، میور وہار کے بازار بھی مکمل طور سے بند رہے۔

انڈس واٹر ٹریٹی پر پابندی سے شمال مغربی ہندوستان کو فائدہ ہوگا

نئی دہلی۔(یو این آئی) سندھ آبی معاہدے پر پابندی سے پنجاب، ہریانہ، دہلی، راجستھان، گجرات اور مغربی اتر پردیش سمیت پورے شمال مغربی ہندوستان کو فائدہ ہوگا، لیکن اس کے لیے پورے خطے میں نہروں کا جال بچھانا ہوگا۔ جموں و کشمیر کے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد مرکزی حکومت نے پاکستان کے ساتھ 1960 سے جاری پانی کے معاہدے کو فوری طور پر روک دیا ہے اور متعلقہ ڈیم سے پانی کو پاکستان کی حدود میں جانے سے روک دیا گیا ہے۔ اس کے لیے وزارت آبی توانائی کی سکریٹری دیوشری مکھرجی نے پاکستان کو ایک خط کے ذریعے سندھ طاس معاہدے کو روکنے کے فیصلے کے بارے میں باضابطہ نوٹس دیا ہے۔ مرکزی وزارت آبی توانائی کے ذرائع کے مطابق پانی کے معاہدے پر روک لگانے کے فیصلے پر عمل درآمد کے لیے اعلیٰ سطح پر میٹنگوں کا سلسلہ جاری ہے۔ مرکزی وزیر آبی توانائی سی آر پاٹل مسلسل میٹنگیں کر رہے ہیں۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ آئندہ دس روز میں پاکستان کی طرف پانی کا بہاؤ روک دیا جائے گا۔ پنجاب میں دریائے چناب پر واقع بالی گھر اور سال پن بجلی منصوبوں کو پانی کی فراہمی مکمل طور پر بند کر دی گئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ معاہدہ پاکستان کے حق میں ہے اور ہندوستان اپنی ضروریات اور مفادات کے مطابق دریائی پانی حاصل کرنے کے قابل نہیں ہے۔ معاہدے کے مطابق ہندوستان راوی، بیاس اور ستلج کے پانی کا انتظام کرتا ہے جبکہ پاکستان سندھ، جہلم اور چناب کے پانی کا انتظام کرتا ہے۔ یہ تمام دریا پاکستان میں داخل ہوتے ہیں۔ اس سے زیادہ تر پانی پاکستان کے حصے میں جاتا ہے۔ دونوں ممالک پانی کی تقسیم کے لیے ایک ایک کمشنر مقرر کرتے ہیں اور باقاعدہ ملاقاتیں کرتے ہیں۔ تاہم گزشتہ تقریباً تین سال سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ سندھ طاس معاہدے کو روکنے کے فیصلے کے پاکستان اور ہندوستان پر مختلف اثرات مرتب ہوں گے۔ اگر ہندوستان نے ان دریاؤں کے پانی کا انتظام نہ کیا تو پاکستان کی 60 فیصد آبادی کو شدید سیلاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دوسری طرف ہندوستان میں دریاؤں کا پانی روک کر شمال مغربی ہندوستان میں پانی کے بحران کو حل کیا جاسکتا ہے۔ تاہم اس کا فائدہ اٹھانے کے لیے ہندوستان کو پانی کی تقسیم کا بنیادی ڈھانچہ بڑے پیمانے پر تیار کرنا ہوگا۔ اس کے لیے پنجاب، ہریانہ، دہلی، مغربی اتر پردیش، راجستھان اور گجرات تک نہروں اور ڈیموں کا جال بچھانا ہوگا۔

پہلگام سانحہ: نہتے افراد کا قتل عام ناقابل برداشت: میر واعظ

سری نگر۔(یو این آئی) متحدہ مجلس علما اطلاعات کے مطابق ایک ماہ کی مسلسل نظربندی کے بعد مرکزی جامع مسجد سری نگر میں نماز جمعہ سے قبل لوگوں کے اجتماع سے خطاب کے دوران میر واعظ نے کہا کہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سیاحتی مرکز پہلگام میں ایک نہایت ہی دل دہلا دینے والا سانحہ پیش آیا، جس نے ہمارے دل زخمی کر دیئے ہیں۔ میر واعظ نے پہلگام میں ہوئے خونین سانحہ میں جاں بحق ہونے والوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے بھی دعا گو ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ کشمیری عوام ہمیشہ سے باہر سے آنے والوں خصوصاً سیاحوں کے لیے اپنے دل اور گھر کے دروازے کھولتے آئے ہیں۔ مہمان نوازی ہماری پہچان ہے اور کشمیری عوام نے اس المناک موقع پر ایک بار پھر انسانیت، ایثار اور مدد کے جذبے کو زندہ کیا۔ ان کے مطابق جب کوئی مدد موجود نہ تھی، مقامی لوگوں نے خود جان کا خطرہ مول لے کر زخمیوں اور متاثرین کی مدد کی۔ ان ہی میں سے ایک نوجوان کشمیری گھوڑا بان عادل حسین نے دوسروں کی جان بچاتے ہوئے اپنی جان قربان کر دی۔ ہم اس بہادر نوجوان کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں جبکہ دیگر لوگوں نے زخمیوں کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر میلوں پیدل چل کر ہسپتالوں تک پہنچایا۔ میر واعظ نے کہا "کشمیری عوام نے ہر ممکن انداز میں سیاحوں کی مدد کی، جیسا کہ وہ ویڈیوز ظاہر کرتی ہیں جن میں سیاح شکریہ ادا کر رہے ہیں کہ کیسے لوگوں نے ان کے لئے اپنے گھر کھول دیے، انہیں کھانا فراہم کیا، ایئرپورٹس تک مفت پہنچایا اور جذباتی سہارا دیا۔ متحدہ مجلس علما کے سربراہ نے مزید کہا کہ کشمیری عوام نے اس انسانی سانحہ کیخلاف اپنی بھرپور ناراضگی کا اظہار کرنے کیلئے ایک دن کی مکمل ہڑتال کی، خاموش احتجاج اور شمع بردار اجتماعات منعقد کیے، اور ان ہلاکتوں کی یاد میں یکجہتی کا مظاہرہ کر کے پوری دنیا کو ایک واضح پیغام دیا۔ حریت چیرمین نے اس موقع پر کہا کہ یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ ملک کے ذرائع ابلاغ کا ایک بڑا طبقہ اس سانحے کو فرقہ وارانہ رنگ دے کر کشمیریوں کے خلاف نفرت انگیز بیانیہ پھیلا رہا ہے، جس کے باعث بھارت بھر میں کشمیری، خاص طور پر طلباء، شدید عدم تحفظ کا شکار ہو گئے ہیں اور انہیں شہروں اور قصبوں سے نکلنے پر مجبور ہونا پڑا ہے جس سے ان کے اہل خانہ اور ہم سب کو شدید پریشانی لاحق ہے۔ انہوں نے ملک کی مختلف ریاستوں کی حکومتوں سے اپیل کی کہ وہ کشمیری طلباء اور دیگر شہریوں کی سلامتی کو یقینی بنائیں۔ میر واعظ نے حکام سے مطالبہ کیا کہ انہیں پہلگام سانحہ میں زخمیوں کی عیادت کے لیے ہسپتال جانے اور شہید عادل حسین کے گھر جا کر ان کے اہل خانہ سے تعزیت کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس موقعہ پر نماز جمعہ سے قبل پہلگام سانحہ میں جاں بحق ہوئے افراد کے اہل خانہ کے تئیں اظہار یکجہتی کے طور پر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئیں۔

انڈین فارن سروس کے افسران نے نتیش سے ملاقات کی

پٹنہ۔(یو این آئی) انڈین فارن سروس کے عہدیداروں نے آج بہار کے وزیر اعلی نتیش کمار سے ملاقات کی۔ انڈین فارن سروس کے افسران، جو اپنی مڈ سروس ٹریننگ فیز 2 کے تحت بہار کے دورے پر ہیں، نے آج یہاں 1، انے مارگ پر واقع 'سنکلپ' میں مسٹر کمار سے ملاقات کی۔ ان دورہ کرنے والے عہدیداروں میں دربھنگہ ضلع باشندہ وزارت خارجہ میں تعینات امیت کمار مشرا، سپول ضلع باشندہ آسٹریلیا میں تعینات ڈاکٹر سشیل کمار، اور گیا ضلع باشندہ لائبیریا میں تعینات منوج بہاری ورما شامل ہیں۔ انڈین فارن سروس کے ان افسران نے 21 سے 25 اپریل تک مڈ سروس ٹریننگ فیز 2 کے تحت معاشی، تجارتی اور کاروباری ماحول سے واقف ہونے کیلئے بہار کا دورہ کیا۔ وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے دوران انڈین فارن سروس کے ان عہدیداروں نے کہا کہ بہار کافی ترقی کر رہا ہے۔

دیگھا میں جگن ناتھ مندر کا افتتاح۔ سیکورٹی کے سخت انتظامات

کلکتہ۔(یو این آئی) پانچ دنوں بعد 30 اپریل دیگھا میں جگن ناتھ مندر کا افتتاح ہونا ہے۔ اس کے پیش نظر مغربی بنگال حکومت نے دیگھا میں سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے ہیں۔ افتتاح کے موقع پر وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی اور کابینہ کے ارکان وہاں موجود رہیں گے۔ سخت سیکورٹی زون بنایا جارہا ہے۔ اس کی وجہ سے دیگھا میں بھیڑ جمع ہونے لگی ہے۔ کسی بھی حادثے کو روکنے کے لیے اضافی نگرانی بھی کی گئی ہے۔ اس مرتبہ ریلوے نے سفر کی سہولت کے لیے وزیر اعلیٰ کی درخواست پر خصوصی ٹرینیں چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریاستی حکومت نے ریلوے سے اپیل کی تھی۔ ساؤتھ ایسٹرن ریلوے 25 اپریل سے 4 مئی تک روزانہ دو اضافی ٹرینیں چلائے گی۔ ساؤتھ ایسٹرن ریلوے نے آج جمعہ کو اضافی ٹرین چلانے کا اعلان کیا ہے۔ اس سے ریلوے کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ جگن ناتھ مندر کو دیکھنے کے لیے سیاحوں کی آمد شروع ہوگئی ہے۔ اور ایک بار جب اس جگن ناتھ دھام کا افتتاح ہوجائے گا تو اس سیاحتی مقام کا دائرہ ساحل سمندر کے ساتھ ایک مندر کے ساتھ مکمل ہوجائے گا۔ مٹھائی کی دکان ہوگی۔ اور وہاں آپ کو بنگالی مٹھائیاں ملیں گی۔ اس افتتاحی دن علاقے کے پجاریوں کا استقبال کیا جائے گا۔ اس بار ساؤتھ ایسٹرن ریلوے کے اعلان کے مطابق دو ٹرینوں میں سے ایک ہاوڑہ سے دیگھا اور دوسری پنسکورہ سے دیگھا تک چلے گی۔

سوشل تعلیمی اوراصلاحی تنظیم "پرچم" کی بیداری مہم ہماری لاپرواہی نے زمین کو بنجر بنادیا: جنیش چوہان

قدرتی وسائل کا بیجا استعمال بند کیا جائے: گجندر سنگھ

سہارنپور(احمد رضا) ریاست کی سرگرم سوشل تعلیمی اوراصلاحی تنظیم ٭ پرچم ٭ کے ذریعے ایس اے ایم انٹر کالج میں کل یوم عرض بڑے پیمانے پرمنایا گیا اس سال کا تھیم ٭ ہماری طاقت ہمارا سیارہ ہے ٭ اس موقع پر مہمان خصوصی نگر مجسٹریٹ جناب گجندر سنگھ نے کہا کہ ہر سال یوم عرض 22اپریل کو پوری دنیا میں منایا جاتا ہے یہ کیلنڈر کی صرف ایک تاریخ نہیں ہے یہ پوری دنیا کو یاد دلانے کا دن ہے کہ وہ زمین کے وسائل کا استعمال ضرورت سے زیادہ نہ کریں اور اجتماعی کوششوں سے ہم حیاتیاتی تنوع برقرار رکھ سکتے ہیں مادھیا میک شکشک سنگھ کے نائب صدر اور ترون بھارت سنگھ کے ممبر اور مہمان ذی وقار جنیش چوہان نے کہا کہ ماحولیات کے لئے ہماری لاپرواہی اور قدرتی وسائل کے لگاتار بے ترتیب استعمال نے زمین کو بنجر کر رکھ دیا ہے انسان اپنا لالچ کم کردے تو ابھی کو ان وسائل کے استعمال کا موقع ملے گا ایس اے ایم انٹر کالج کے پرنسپل اجے گپتا نے کہا کہ جس طرح انسانوں نے پیڑ کاٹ کے ہریالی کو ختم کیا ہے اسے واپس لانا ہوگا پیڑ لگانے ہوں گے این سی سی کے چیف کمانڈر برجش پنڈیر نے کہا کہ ارگینک کھیتی کو بڑھاوا دے کر زمین کو کثافت سے بچایا جا سکتا ہے اور خالی پڑی جگہوں پر سدا بہار پیڑ لگانے چاہیے پروگرام کوارڈینیٹر ڈاکٹر قدسیہ انجم نے کہا کہ جس کرہ ارض کو بنانے میں کروڑوں سال لگے اسے ہم نے کچھ ہی سالوں میں برباد کر دیا سائنس کو اگر آفات کو سمجھنے میں استعمال کیا جاتا تو ہوا مٹی اور پانی سب کچھ محفوظ رہتے انہوں نے طالبات کو بوتل بند پانی نہ خریدنے بازار سے کپڑے کا تھیلا لے جانے کا عزم کیا صدارت کرتے ہوئے مہاراج سنگھ کالج کے بانی کے صدر پروفیسر پادیائے نے کہا کہ گرین ہاؤس گیسوں کے تیزی سے بڑھنے کی وجہ سے زمین کو سانس لینے میں دقت ا رہی ہے گلوبل وارمنگ موسم میں تبدیلی قدرتی افات اور ریڈیشن سے بچنے کے لیے ہمیں عوامی بیداری پیدا کرنی ہوگی ہمیں اپنا طرز زندگی بدلنا ہوگا ماحولیاتی تحفظ ہم سب کی ذمہ داری ہے سب اس موقع پر سبھی مہمانوں کو ہربل پیڑ تقسیم کیے گئے پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے ساجدہ شاہد نے کہا کہ انے والی نسلوں کو بچانے کے لیے اس طرح کے بیداری پروگرام کی لگاتار منعقد کیے جانے چاہیے اس موقع پر اون رانا نے ایک نظم وقت کی ہے پکار پیڑ لگاؤ 10 ہزار اور سیما نے کہہ رہی ہے دھرتی پکار اؤ کرو میرا شرنگار اور شہلا نے جھرنے یوں ہی بہتے رہیں تو بہتر ہے سنا کر سب کی واہ واہی لوٹی اس پروگرام میں سیما بشر فرزانہ شیخ منور اور بڑی تعداد میں اسکول کے طالب علم و اسٹاف کی موجود قابل احترام رہی!

انتظامیہ کی عدم توجہی سے بستی دیوبند میں بنیادی سہولتوں کا فقدان

دیوبند: 25/اپریل(فیروز خان) تاریخی اورعلمی بستی دیوبند بھی ریاست اتر پردیش کے متعدد شہروں کی طرح ایک جیسے ہی مسائل کا شکار ہے جیسے ادھڑی ہوئی سڑکیں،سوکھے ہوئے تالاب،زمین مافیاؤں کے ذریعہ قبضہ کی گئی سرکاری آراضی،گندگی سے اٹے نکاسی کے نالے،ٹرانسپورٹ کی قلت،ٹریفک جام،پینے کے صاف پانی کی قلت،فضائی آلودگی،طویل مسافتیں اور صفائی کا ناقص انتظام۔دیوبند کو درپیش ان مسائل کی دو بڑی وجوہ ہیں۔پہلی روزگار کی تلاش اور دوسری سہولتوں کے حصول کیلئے لوگوں کی دیہات سے دیوبند کی جانب نقل مکانی کا بلاروک ٹوک سلسلہ۔اس نقل مکانی اور مقامی آبادی کے بڑھنے سے دیوبند کا نقشہ ہی تبدیل ہوگیا ہے۔ظاہر ہے کہ زیادہ آبادی کے لیے زیادہ وسائل کی ضرورت ہوتی ہے،باوجود اس کے یہاں کی ریڈھ کی ہڈی مانی جانے والی نگر پالیکا پریشد نے آبادی کے بڑھنے کے تناسب سے شہری سہولتوں میں اضافے کا اہتمام نہیں کیا،جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دیوبند اب سنگین مسائل کی آماجگاہ بن کر رہ گیا ہے۔ساتھ ہی شہر کے مختلف مقامات پر انتظامیہ اور حکومت سے منظوری لئے بغیر کاٹی جا رہی غیر قانونی کالونیوں میں ہاؤسنگ کی جدید ضروریات کا بہت کم خیال رکھا جاتا ہے جس کا نتیجہ مسائل میں اضافے کی شکل میں سامنے آتا ہے۔شہر اور شہریوں کو ان مسائل سے نجات دلانے کیلئے انتظامیہ کو سب سے پہلے مقامی ضرورتوں کو پیش نظر رکھ کر درپیش مسائل کے حل پر توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے ساتھ ہی دیہات میں جدید سہولتوں کی فراہمی پر توجہ دی جائے تا کہ وہاں سے شہر کی جانب نقل مکانی کی رفتار کو کم کیا جا سکے۔صنعتی اور زرعی شعبوں میں ایسی منصوبہ بندی ہونی چاہیے کہ لوگوں کو دیہات میں روزگار کے وافر اور مناسب مواقع بہ سہولت میسر آئیں۔علاوہ ازیں ایسی قانون سازی ہونی چاہئے جس سے شہر کے بے تحاشا پھیلاؤ کو روکا جا سکے اور نئی کالونیوں کو منظم اور مربوط رکھا جا سکے۔

یوپی بورڈ 10 رزلٹ: کون بنا سکندر، کہیں خوشی کہیں غم

پریاگراج 25اپریل (پی این ایس)اتر پردیش سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ (UPMSP) نے 10ویں اور 12ویں کے بورڈ امتحانات 2025 کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ 90.11% بچے دسویں جماعت میں اور 81.15% بچے 12ویں جماعت میں پاس ہوئے ہیں۔ ہائی اسکول میں جالون کے یش پرتاپ سنگھ نے 97.83 فیصد نمبرات حاصل کرکے یوپی میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ جبکہ 12ویں جماعت کے بورڈ امتحان میں پریاگ راج کی مہک جیسوال 97.20 فیصد نمبر حاصل کرکے ٹاپر بنی ہیں۔ پریاگ راج دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں نتائج کا اعلان کیا گیا۔27لاکھ سے زائد طلباء کا انتظار آج ختم ہوا۔یوپی بورڈ کے سکریٹری بھگوتی سنگھ اور ڈائریکٹر ڈاکٹر مہندر دیو نے نتیجہ جاری کیا۔اس دوران نتائج کے ساتھ ساتھ ٹاپرز کی فہرست،کل پاس فیصد،صنفی کارکردگی اور ضلع وار نتائج کا ڈیٹا بھی جاری کیا گیا ہے۔ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات 24 فروری سے 12مارچ 2025 تک منعقد ہوئے تھے۔ پریس کانفرنس میں بتایا گیا کہ ریاست کے کل 8,140امتحان سینٹر پر 13 دنوں میں امتحانات منعقد کیے گئے۔جوابی پرچوں کی جانچ 19مارچ سے 2اپریل 2025 تک 261 نامزد تشخیصی مراکز پر کی گئی۔ہائی اسکول کے امتحان میں کل 2545815 امیدواروں نے شرکت کی جن میں سے 2536104 ادارہ جاتی اور 9711 انفرادی امیدوار تھے۔ ان میں 1327024 لڑکے اور 1218791 لڑکیاں شامل ہیں۔ کل 2294122 امیدوار پاس قرار پائے جن میں سے 2287431 ادارہ جاتی اور 6691 انفرادی امیدوار تھے۔ادارہ جاتی امیدواروں کا پاس فیصد 90.19 اور انفرادی امیدواروں کا 68.9 رہا،جبکہ مجموعی طور پر پاس ہونے کا تناسب 90.11 رہا۔ کامیاب امیدواروں میں 1149984 لڑکے اور 1144138 لڑکیاں ہیں جن کی کامیابی کا تناسب بالترتیب 86.66 اور 93.87 ہے۔ لڑکیوں کے پاس ہونے کا تناسب لڑکوں کے مقابلے میں 7.21 فیصد زیادہ ہے، جب کہ ادارہ جاتی امیدواروں کا پاس ہونے کا تناسب انفرادی امیدواروں کے مقابلے میں 21.29 فیصد زیادہ ہے۔جوابی پرچوں کا جائزہ 92,594 ممتحنین نے کیا۔ اس کے علاوہ ضابطے کے تحت جزوی مضامین کے امتحان میں 3,682 امیدواروں نے شرکت کی۔ ایک یا دو مضامین میں فیل ہونے والے طلباء کو امتحان پاس کرنے کا ایک اور موقع ملے گا۔ایسے طلبہ کے لیے بورڈ کی جانب سے کمپارٹمنٹ امتحان کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

اے ایم یو کے طلبہ نے آئی پی سی اور پی سی آئی ایم اینڈ ایچ، غازی آباد کا دورہ کیا

علی گڑھ، 25 اپریل: جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ فارماکولوجی کے ایک وفد نے انڈین فارماکوپیا کمیشن (آئی پی سی) اور فارماکوپیل کمیشن فار انڈین میڈیسن اینڈ ہومیوپیتھی (پی سی آئی ایم اینڈ ایچ)، غازی آباد کا تعلیمی دورہ کیا۔ وفد میں 34 پی جی طلبہ، دو اساتذہ، اور تکنیکی عملہ کے تین اراکین شامل تھے۔ شعبہ کے صدر پروفیسر سید ضیاء الرحمٰن کی رہنمائی میں منعقدہ اس دورے کا مقصد شرکاء کو دواؤں کی معیار بندی، ضابطہ جاتی طریق ہائے کار، اور کوالٹی کنٹرول میکنزم سے واقف کرانا تھا۔ اس دوران کمیشن کے ماہرین نے مختلف موضوعات پر تکنیکی لیکچرز دیے جن میں دواؤں کے معیار کی ضمانت، ضابطہ جاتی معیارات، اور سیفٹی و افادیت کے امور و مسائل شامل تھے۔ وفد نے آیوروید، سدّھا، یونانی اور ہومیوپیتھی دواؤں کے تجزیہ، معیار بندی اور کوالٹی کنٹرول کے طریقوں پر مبنی عملی مظاہرے میں بھی شرکت کی۔ طلبہ نے ہربل گارڈن میں موجود ادویاتی پودوں میں سے ایک کا انتخاب کرکے اس کی خصوصیات کو بھی جانا اور سمجھا۔ مزید برآں، وفد کو آئی پی سی کے زیر اہتمام دو قومی پروگرامز بی فارماکوویجیلنس پروگرام آف انڈیا اور میٹیریو ویجیلنس پروگرام آف انڈیا کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی۔ پروفیسر سید ضیاء الرحمٰن نے اس تعلیمی دورے کے کامیاب انعقاد پر ڈاکٹر رمن موہن سنگھ (ڈائریکٹر، پی سی آئی ایم اینڈ ایچ)، ڈاکٹر جے پرکاش، سینئر سائنسی افسر، اور ڈاکٹر وی کلائی سلون، سینئر سائنسی افسر کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

آگرہ میں دو مسلم نوجوانوں کا قتل

ہندو تنظیم کا مبینہ دعویٰ جھوٹا ایک ہلاک، پولیس نے دیا انتباہ

آگرہ:25اپریل(پی این ایس) یہاں کے تاج گنج تھانے میں ایک مسلم نوجوان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔اس قتل کے بعد ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگیا ہے۔اس میں دو نوجوانوں نے ایک مبینہ ہندو تنظیم کے نام پر قتل کی ذمہ داری لی۔یہ ویڈیو تیزی سے وائرل ہونے پر پولیس بھی حرکت میں آگئی۔پولیس نے اس ویڈیو کی تردید کرتے ہوئے اسے فرضی قرار دیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایسے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔بدھ کی رات تاج نگری فیز 1 میں،تاج کے ہائی سیکورٹی زون کے قریب،شرپسندوں نے ایک ریستوران کے مالک کے کزن کو سینے میں گولی مار کر قتل کر دیا۔دوسری گولی چلائی گئی جو ملازم کی گردن میں جا لگی۔اسے ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔واردات کے بعد ملزمان موٹر سائیکل پر فرار ہوگئے۔واقعہ سے علاقے میں خوف وہراس پھیل گیا۔پولیس سی سی ٹی وی فوٹیج کے ذریعے حملہ آوروں کی تلاش کر رہی ہے۔اس واقعہ کے بعد جمعرات کو ایک قابل اعتراض ویڈیو وائرل ہوا۔اس میں دو نوجوان قابل اعتراض باتیں کہہ رہے ہیں۔فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بگاڑنے کی باتیں ہوتی رہی ہیں۔وہ یہ بھی دعویٰ کر رہے ہیں کہ انہوں نے اس قتل کا ارتکاب کیا ہے۔حالانکہ یہ نوجوان دو نوجوانوں کے قتل کی بات کر رہے ہیں لیکن یہ پہلا جھوٹ ہے۔فائرنگ سے گلفام نامی نوجوان جان کی بازی ہار گیا،گولی سیف نامی دوسرے نوجوان کی گردن میں لگی۔آگرہ پولیس نے مبینہ ہندو تنظیم کے نام پر نوجوانوں کی طرف سے ویڈیو جاری کرنے کے سلسلے میں ایکس پر پوسٹ کیا ہے۔پولیس نے واضح طور پر کہا ہے کہ مائیکرو بلاگنگ سائٹس سمیت مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے جھوٹی خبر پھیلائی جا رہی ہے۔23اپریل کو تھانہ تاج گنج کے علاقے میں واقعہ کے وقت مقتول کے تین دوست موقع پر موجود تھے۔ان میں سے کسی نے بھی گھر والوں یا پولیس ٹیم کو ایسی کوئی بات نہیں بتائی۔اس لیے آپ کو کبھی بھی گمراہ کن یا غیر ذمہ دارانہ پوسٹ نہیں کرنی چاہیے۔اس موقع پر کھانے کو لے کر جھگڑا ہوگیا۔ پولیس کی تفتیش میں نام سامنے آئے ہیں۔ پولیس ٹیم جلد ہی ملزم کو گرفتار کرکے ضروری قانونی کارروائی کرے گی۔زخمی سیف علی نے بتایا کہ بدھ کی رات 12 بجے کے بعد ریستورنٹ بند کرنے کی تیاریاں جاری تھیں۔وہ سارا سامان باندھنے میں مصروف تھا۔اسی دوران بائک پر آئے تین نوجوانوں نے کچھ فاصلے پر بائک کھڑی کر دی۔دو نوجوان ریستوران پہنچے۔گلفام نے کہا تمہیں کیا چاہیے،ریسٹورنٹ بند ہے۔پھر ایک نوجوان نے پستول نکال کر گلفام کو قریب سے گولی مار دی۔اس پر سیف نے شور مچایا تو دوسرے مجرم نے اس پر گولی چلا دی۔گولی سیف کی گردن کو چیرتی ہوئی گزر گئی۔اس کے بعد مجرم اپنی موٹر سائیکل پر بے خوف ہو کر فرار ہوگئے۔اطلاع ملنے پر پولیس دونوں کو ایس این میڈیکل کالج لے گئی جہاں گلفام کو مردہ قرار دے دیا گیا۔

معروف سائنسداں پدم شری پروفیسر آشوتوش شرما نے "نئے الفیہ میں سائنس اور سائنسداں" کے موضوع پر اے ایم یو میں توسیعی خطبہ دیا

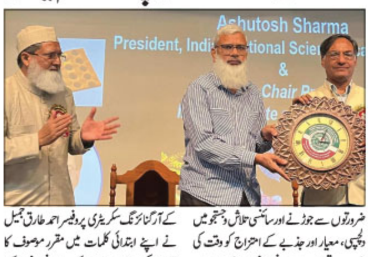

علی گڑھ،25اپریل:علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ کیمیکل انجینئرنگ کے زیر اہتمام ایک توسیعی خطبہ کا اہتمام جے این میڈیکل کالج آڈیٹوریم میں کیا گیا،جس میں ممتاز سائنسداں پدم شری پروفیسر اشوتوش شرما، ایف این اے، ایف ٹی ڈبلیو اے ایس، انسٹی ٹیوٹ چیئر پروفیسر، آئی آئی ٹی کانپور اور صدر، انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی (آئی این ایس اے) نے "نئے الفیہ میں سائنس اور سائنسداں: ایک جری نئی دنیا" کے موضوع پر خطبہ دیا۔ پروفیسر شرما نے تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں سائنس کے انقلابی کردار پر روشنی ڈالی۔انہوں نے موجودہ دور میں سائنسدانوں کو درپیش چیلنجوں جیسے پائیدار ترقی، ٹیکنالوجیز کا انضمام، ذہین مشینوں کا ابھار اور ڈیٹا کے دور میں علم کی تنظیم پر تفصیل سے گفتگو کی۔ انہوں نے عصری تحقیق میں تنقیدی و تخلیقی سوچ، جدت، اور انٹرڈسپلینری نقطہ نظر کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے تحقیق کو سماجی ضرورتوں سے جوڑنے اور سائنسی تلاش وجستجو میں دلچسپی، معیار اور جذبے کے امتزاج کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔ پروفیسر شرما نے ایجاد اور اختراع، آلے پر مبنی سائنس بمقابلہ مسئلے پر مبنی سائنس، اور تدریجی بمقابلہ انقلابی تحقیق کے درمیان فرق کو واضح کیا۔انہوں نے سائنسی سماجی ذمہ داری، اکیڈمیا میں انعامات کے ڈھانچہ اور ہندوستانی ریسرچ سسٹم پر بھی گفتگو کی۔ پروگرام کے آرگنائزنگ سکریٹری پروفیسر احمد طارق جمیل نے اپنے ابتدائی کلمات میں مقرر موصوف کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ وہ پروفیسر شرما کے پہلے پی ایچ ڈی طالب علم ہیں اور 1990 کی دہائی میں ان سے آئی آئی ٹی کانپور میں علمی تربیت حاصل کی۔توسیعی خطبہ کے بعد سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔ پروفیسر نثار احمد، ڈین، فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی نے اپنے صدارتی کلمات میں سائنسی مشاہدے، تجربے اور شواہد کو سائنس کی بنیاد قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ قدیم سائنسی تحقیق آج کے انقلابی شعبہ جات جیسے مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور مشین لرننگ میں بھی رہنمائی فراہم کر رہی ہے۔ پروگرام کی نظامت بی ٹیک، کیمیکل انجینئرنگ کی طالبات فاطمہ وجیہ اور فاطمہ خان نے کی، جبکہ شعبہ کیمیکل انجینئرنگ کے صدر پروفیسر محمد دانش نے شکریہ کے کلمات ادا کئے۔ پروفیسر اشوتوش شرما نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی علمی فضا اور مہمان نوازی کو سراہا اور کیمپس کے اہم مقامات جیسے سرسید اکیڈمی، مولانا آزاد لائبریری، موسیٰ ڈاکری میوزیم، اسٹریچی ہال، یونیورسٹی مسجد، اور جے این ایم سی کمپلیکس کا دورہ بھی کیا۔ پروگرام کے بعد نیو گیسٹ ہاؤس میں ظہرانہ کے دوران اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے پروفیسر شرما سے ملاقات کی اور دیگر اساتذہ سے تبادلہ خیال کیا۔

مدرسہ کرامتیہ جلالپور میں عازمین حج کے لیے شاندار ویکسینیشن وتربیتی کیمپ

امبیڈکرنگر (نامہ نگار)جلالپور کے مدرسہ کرامتیہ میں ایک بار پھر روحانی وصحت مندانہ سرگرمی کا مرکز بن گیا۔جہاں عازمین حج کے لیے ایک شاندار ویکسینیشن وتربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ ہیلتھ سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر جئے پرکاش اور ہیلتھ ایجوکیشن آفیسر اتل تیواری کی قیادت میں 40 عازمین حج جن میں 20 مرد اور 20 خواتین شامل تھے کو حفاظتی ٹیکوں کے ساتھ ساتھ حج کے سفر کی جامع تربیت دی گئی۔ محکمہ صحت کی سرگرم ٹیم نے ہر عازم کو پولیو کے قطرے پلانے کے علاوہ پولیو کی خوراک فراہم کی۔ جبکہ 60 سال سے زائد عمر کے عازمین کو انفلوئنزا کی ویکسین دی گئی۔ ویکسینیشن کے اس منظم عمل میں ڈاکٹر نائلہ آفرین، ڈاکٹر ارون کمار، فارماسسٹ منوج کمار یادو، اسٹاف نرس منجو ساہنی، سریتا مہیما یادو، کرن یادو، شمیم احمد، ستیش کمار اور اظہر اعجاز نے اپنی مہارت اور لگن سے عازمین کی خدمت کی۔ کیمپ کا ایک دلکش پہلو عازمین کے لیے منعقد کی گئی تربیتی نشست تھی۔ جس میں حج کمیٹی کے ڈاکٹر محمد یونس اور مولانا نجیب اللہ نے عازمین کو حج کے دوران احتیاط، قواعد وضوابط کی پابندی اور کسی بھی مشکل میں فوری رہنمائی حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا حج ایک عظیم عبادت ہے، لیکن اس کے لیے مکمل تیاری اور نظم و ضبط ضروری ہے۔ کوئی بھی فیصلہ خود نہ کریں، بلکہ متعلقہ حکام سے رجوع کریں۔ عازمین کو سعودی حکومت کی تازہ ہدایات اور مناسک حج کے بارے میں تفصیلی معلومات بھی فراہم کی گئیں، جس نے ان کے روحانی سفر کے لیے ایک واضح رہنما اصول فراہم کیا۔ کیمپ میں مدرسہ کے منیجر سراج الدین مہتو، ماسٹر اسرار احمد، محمد سادات، کفیل احمد، محمد اکرم، محمد طاہر، محمد اختر، قاری آفاق احمد، مولانا محمد خالد قاسمی اور مفتی محمد شمیم کی موجودگی نے اس موقع کو مزید یادگار بنایا۔

پروفیسر ایم اشرف ملک کے انتقال پر اے ایم یو میں سوگ کی لہر

علی گڑھ، 25اپریل: جے این میڈیکل کالج و اسپتال، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق پرنسپل و چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور شعبہ امراض اطفال سے سبکدوش پروفیسر ایم اشرف ملک کے گزشتہ 23اپریل کو انتقال پر اے ایم یو میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ فیکلٹی آف میڈیسن کے اساتذہ، طلبہ، اور طبی عملے کی جانب سے ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا، جس میں مرحوم کی علمی و پیشہ ورانہ خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے اپنے تعزیتی پیغام میں گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر ایم اشرف ملک ایک لائق و فائق استاد اور ماہر امراضِ اطفال تھے جن کی خدمات جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج اور اسپتال کی ترقی میں ناقابل فراموش ہیں۔ ان کا انتقال ہم سب کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

کانگریس قائدین کی کچھوچھہ شریف درگاہ پر حاضری، پہلگام حملے کی مذمت

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) اتر پردیش کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے اور سابق وزیر تعلیم ڈاکٹر مسعود نے جمعرات کی شام کچھوچھہ شریف کی مشہور درگاہ مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ کے مقدس آستانہ پر حاضری دی۔ کانگریس کے سابق ضلع صدر معراج الدین کچھوچھوی کی قیادت میں کارکنوں نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ صوفی بزرگ مخدوم اشرف سمنانیؒ کی اس درگاہ پر اجے رائے اور ڈاکٹر مسعود نے مزار مقدسہ پر گل پوشی اور چادر پوشی کی رسم ادا کی اور ملک کی یکجہتی، سالمیت اور خوشحالی کے لیے خصوصی دعا کی۔ درگاہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا سید شاہ محی الدین اشرف اشرفی الجیلانی نے انہیں عزت بخشی اور اس دورے کو روحانی وسماجی ہم آہنگی کے لیے اہم قدم قرار دیا۔ انہوں نے بھی ملک کی ترقی کے لیے دعا کی۔ زیارت کے بعد میڈیا سے گفتگو میں اجے رائے نے پہلگام میں سیاحوں پر دہشت گردانہ حملے کی مذمت کی اور اسے حکومتی ناکامی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ درگاہ محبت اور رواداری کا پیغام دیتی ہے، جو دلوں کو سکون فراہم کرتی ہے۔

اے ایم یو میں علاقائی ادب پر نوجوان محققین کا سمپوزیم منعقد

علی گڑھ،25اپریل: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ڈیبیٹنگ اینڈ لٹریری کلب (یوڈی ایل سی) نے اپنے گولڈن جوبلی تقریبات کے حصہ کے طور پر ایک سمپوزیم بعنوان "ہندوستان میں علاقائی ادب: تصورات، باریکیاں اور بیانیے" کا انعقاد کیا۔ سرسید اکیڈمی کے کانفرنس ہال میں منعقدہ اس پروگرام کے مہمان خصوصی پروفیسر ایس امتیاز حسنین (مولانا آزاد چیئر پروفیسر، مانو، اور سابق ڈین فیکلٹی آف آرٹس، اے ایم یو) نے اپنے خطاب میں ہندوستان پر نوآبادیات کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ زبان کو سامراج نے بطور ہتھیار استعمال کیا، یورپی زبانوں کو بڑھاوا دیا گیا جبکہ علاقائی زبانوں کو حاشیے پر ڈال دیا گیا۔ انہوں نے 'قومی ادب' کے تصور پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ علاقائی ادب دراصل ہندوستان کی ثقافتی اور لسانی وراثت کی حقیقی عکاسی کرتا ہے، جسے یکساں قومی شناخت کے نام پر دبا دیا جاتا ہے۔ اے ایم یو رجسٹرار مسٹر محمد عمران آئی پی ایس نے کہا کہ علاقائی زبانیں ہندوستان کی ثقافت کو سمجھنے کی کنجی ہیں، اور طلبہ کو ان زبانوں اور ان کے ادب میں گہری دلچسپی لینی چاہیے تاکہ وہ تنوع کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ سرسید اکیڈمی کے ڈائرکٹر پروفیسر شافع قدوائی نے اپنے خطاب میں سمپوزیم کے موضوع کی تہہ دار معنویت کو سراہتے ہوئے ادب کو فکری اور جذباتی تبدیلی کا طاقتور ذریعہ قرار دیا۔ قبل ازیں کلچرل ایجوکیشن سنٹر کے کوآرڈینیٹر پروفیسر محمد نوید خان، یوڈی ایل سی کے مینٹر پروفیسر محب الحق اور یوڈی ایل سی کی صدر پروفیسر نازیہ حسن نے انگلش اینڈ فارن لینگویجز یونیورسٹی، بنارس ہندو یونیورسٹی، دہلی یونیورسٹی اور جواہر لعل نہرو یونیورسٹی جیسے ملک کے معروف اداروں سے آئے ہوئے شرکاء کا خیر مقدم کیا۔ پروفیسر نازیہ حسن نے علاقائی ادب کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ ادب زمین سے جڑا ہوا ہوتا ہے اور شناخت کے خدوخال تشکیل دیتا ہے۔ انہوں نے یورپی زبانوں کے غلبے سے خبردار کیا جو مقامی ثقافتی اظہار کو دبا سکتی ہیں پروگرام کی نظامت یوڈی ایل سی کے سکریٹری محمد شمس الضحیٰ خان نے کی، جبکہ انوشا منور نے شکریہ ادا کیا۔ سمپوزیم میں پانچ آف لائن اور دو آن لائن سیشن شامل تھے، جن کی صدارت پروفیسر ساجد الاسلام، ڈاکٹر فوزیہ عثمانی، ڈاکٹر شیوانگی ٹنڈن، ڈاکٹر صدف فرید اور ڈاکٹر شاکرہ خاتون نے کی۔ آن لائن سیشن کی صدارت ڈاکٹر ادیبہ فیاض اور ڈاکٹر شگفتہ انجم نے کی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی پروفیسر راشد نہال تھے، جنہوں نے جدید قومی تعلیمی پالیسی کی روح کے مطابق پروگرام کے انعقاد کو سراہا۔ اس موقع پر ڈاکٹر صبیحہ فاطمہ، ایمیٹی یونیورسٹی، لکھنؤ کی کتاب "صبح کی چائے اور اخبار" پر تبادلہ خیال بھی کیا گیا۔ آخر میں یوڈی ایل سی کے سکریٹری نے سمپوزیم کی رپورٹ پیش کی۔

یونیورسٹی ویمنس پولی ٹیکنک میں سالانہ تقریب کا اہتمام

علی گڑھ، 25 اپریل: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ویمنس پولی ٹیکنک میں سالانہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں طالبات نے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔ تقریب کے مہمان خصوصی پروفیسر محمد محسن خان، پرو وائس چانسلر، اے ایم یو نے ویمنس پولی ٹیکنک کی طالبات کو اپنے اہداف کے حصول میں اخلاص اور دیانت داری اپنانے کی تلقین کی، اور اس بات پر زور دیا کہ تعلیم زندگیوں اور معاشروں کی تبدیلی کا بنیادی ذریعہ ہے۔ پروفیسر افشاں بے (پرووسٹ، ایس این ہال) اور پروفیسر طاہرہ پروین (چیئرپرسن، شعبہ الیکٹرانکس انجینئرنگ) نے مہمانان اعزازی کی حیثیت سے شرکت کرتے ہوئے پولی ٹیکنک کی تعلیمی فضا کی تعریف کی اور طالبات کو اعلیٰ اہداف مقرر کرنے اور عمر بھر سیکھتے رہنے کی ترغیب دی۔ پرنسپل ڈاکٹر سلمیٰ شاہین نے ادارے کی سالانہ رپورٹ پیش کی، جس میں انھوں نے سال بھر کی اہم سرگرمیوں، تربیتی پروگراموں، ورکشاپ اور مشترکہ علمی کاوشوں کا ذکر کیا۔ اس موقع پر تقسیم انعامات تقریب بھی منعقد ہوئی جس میں ٹیکنیکل اور ثقافتی میدان میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی طالبات، پروجیکٹ ٹیموں کی اراکین، روبوکلب کی اراکین اور رضا کاروں کو ان کی محنت، تخلیقی صلاحیت اور جوش وجذبے کے لئے سراہا گیا۔ اس پروگرام کی نظامت مس سیدہ شیرہ معین نے کی جبکہ پولی ٹیکنک سوسائٹی کی انچارجز ڈاکٹر شیبا کمال اور ڈاکٹر سویتا گوتم نے پروگرام کی ترتیب میں اہم کردار ادا کیا۔

'انسانیت کے دشمن و درندوں کو ہرگز معاف نہیں کیا جاسکتا'

پاکستان نے 'ٹو نیشن تھیوری' دے کر ثابت کر دیا کہ پہلگام کے دہشت گردانہ حملے میں اُسی کا ہاتھ ہے: مولانا کلب جواد نقوی

لکھنؤ۔کشمیر کے پہلگام میں بے گناہ سیاحوں پر ہوئے دہشت گردانہ حملے کے خلاف اور شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے آج مجلس علمائے ہند کی جانب سے مولانا کلب جواد نقوی کی رہنمائی میں نماز جمعہ کے بعد آصفی مسجد میں احتجاجی مظاہرہ ہوا۔احتجاج میں مظاہرین نے 'دہشت گردی مردہ باد' اور 'پاکستان مردہ باد' کے ساتھ 'ہندو مسلم اتحاد' کے نعرے بھی لگائے ۔احتجاج میں مظاہرین ایسی تختیاں اٹھائے ہوئے تھے جن میں شہیدوں کے خانوادوں سے اظہار یکجہتی کے ساتھ دہشت گردی اور پاکستان کے خلاف نعرے لکھے ہوئے تھے۔احتجاج کے آخر میں مظاہرین نے پاکستان کے علامتی قومی جھنڈے کو نذر آتش کر کے اپنے غم و غصے کا اظہار کیا۔مولانا کلب جواد نقوی کے اعلان پر تمام شہداء کے لئے دو منٹ کی خاموشی اختیار کر کے سب کو خراج عقیدت پیش کی گئی۔ساتھ ہی شہید سید عادل حسین شاہ کی ترویح روح کے لئے فاتحہ خوانی بھی ہوئی۔مظاہرین نے تمام شہیدوں کے اہل خانہ کی خدمت میں تعزیت پیش کی اور کہا کہ ہم تمام مارے گئے لوگوں کے اہل خانہ کے ساتھ کھڑے ہیں۔نماز جمعہ میں زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے مولانا رضا حیدر زیدی نے دعا بھی کروائی۔

مظاہرین کو خطاب کرتے ہوئے مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی نے کہا کہ جنہوں نے نہتھے بے گناہ سیاحوں کا قتل عام کیا ہے وہ انسانیت کے دشمن اور درندے ہیں جنہیں ہرگز معاف نہیں کیا جاسکتا۔مولانا نے کہا کہ ہم اس دہشت گردانہ واقعے کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں اس واقعے کے مجرموں کو سخت سزا دی جائے۔انہوں نے کہا کہ اس واقعہ کی جانچ ہونی چاہیے کہ آخر پہلگام تک دہشت گرد کیسے پہونچے اور جب وہ بے گناہوں کو مار رہے تھے اُس وقت فوج اور پولیس کہاں تھی؟ آخر جہاں اتنے سیاح موجود تھے وہاں پر حفاظتی انتظامات کیوں نہیں کئے گئے؟ لہذا سرکار کی جواب دہی بھی طے ہونی چاہیے۔

مولانا نے مزید کہا کہ ہم پاکستانی فوج اور سرکار کے اس بیان کو پوری طاقت سے مسترد کرتے ہیں جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہندوستان میں ہندو اور مسلمان ساتھ نہیں رہ سکتے اس لئے اب انہیں الگ ہوجانا چاہیے ۔مولانا نے کہا کہ پاکستان ہمارے داخلی معاملات میں مداخلت نہ کرے ۔ہندو اور مسلمان صدیوں سے ساتھ رہتے آئے ہیں اور آئندہ بھی ساتھ رہیں گے۔ہم اپنے مسائل کو حل کرنا جانتے ہیں اور قطعی بیرونی مداخلت کو برداشت نہیں کریں گے۔مولانا نے کہا کہ پاکستان نے 'ٹو نیشن' کی تھیوری دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے میں اسی کا ہاتھ ہے۔پاکستان کا مقصد ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت پیدا کر کے ہندوستان میں خانہ جنگی شروع کروانا ہے لیکن ہم اُسے ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے ۔ہم نے کل بھی جناح کے "ٹو نیشن" کے نظریے کو مسترد کیا تھا اور آج بھی پاکستان کے اس نظریے کو مسترد کرتے ہیں ۔انہوں نے کہا کہ جو لوگ ہندو اور مسلمانوں کو لڑوانے کی بات کرتے ہیں وہ پاکستان کے ایجنٹ ہیں خواہ وہ لڑوانے والے مسلمان ہوں یا ہندو۔انہوں نے کہا کہ کشمیری جوانوں نے ہندو بھائیوں کی جانیں بچا کر پاکستان کی سازش کو ناکام بنادیا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ بے گناہوں کو مارنے والے مسلمان نہیں تھے بلکہ انہیں بچانے والے مسلمان تھے۔مولانا نے کہا کہ اگر کوئی پہلگام میں شہید ہوئے لوگوں کا انتقام لینے کے لئے کہیں پر کوئی مجرمانہ کاروائی کرتا ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ بھی پاکستان کا ایجنٹ ہے جس پر حکومت کو فوری کاروائی کرنا چاہیے جیسا کہ آگرہ اور مختلف علاقوں میں دیکھا جارہا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر ہمارے دل کا ٹکڑا ہے ہم ہرگز اس کو خود سے الگ نہیں ہونے دیں گے، یہی کشمیریوں کے بھی دل کی آواز ہے۔مولانا نے مزید کہا کہ ہم اپنی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس واقعے کی جانچ کروا کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہونچائے۔انہوں نے کہا کہ ہماری سرکار اقوام متحدہ سے مطالبہ کرے کہ پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دیا جائے، اسی طرح اسرائیل کو بھی دہشت گرد ملک قرار دینے کا مطالبہ ہونا چاہیے کیونکہ دنیا میں جتنی دہشت گردی ہے اس کے پیچھے اسرائیلی ایجنسیوں کا ہاتھ ہے۔مولانا نے کہا کہ بھارت کو پاکستان سے اپنے تمام تعلقات کو منقطع کر لینا چاہیے کیونکہ دہشت گردوں سے دوستی نہیں ہوسکتی۔

مولانا نے اپنے بیان میں کہا کہ افسوس یہ ہے کہ دنیا نے غزہ میں ہورہے ظلم اور دہشت گردی کی مذمت نہیں کی۔غزہ میں مسلسل بے گناہ عورتوں اور بچوں کا قتل عام ہورہا ہے۔دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد وطن یاہو اور عالمی دہشت گردی کا بانی امریکا ہے۔مولانا نے کہا کہ بعض کٹر پنتھیوں نے غزہ میں بے گناہوں کے قتل عام پر خوشیاں منائی تھیں، اب انہیں احساس ہوا ہوگا کہ جب کوئی اپنا مرتا ہے تو کتنا دکھ ہوتا ہے اس لئے کسی بھی دہشت گردانہ واقعے پر خوشی نہیں منانی چاہیے۔جتنا ظلم غزہ میں ہوا ہے اس کی مثال نہیں ملے گی ،اس لئے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ غزہ میں ہورہی دہشت گردی کی بھی مذمت کی جائے۔پہلگام میں بے حد ظلم ہوا ہے مگر غزہ میں تو دودھ پیتے بچے مارے گئے ہیں۔اس لئے ہم پاکستان کو بھی دہشت گرد ملک مانتے ہیں اور اسرائیل کو بھی۔

شیعہ وقف بورڈ کے رکن مولانا رضا حسین رضوی نے اپنے بیان میں کہا کہ اسلام نے ہمیشہ مظلوموں کی حمایت اور ظالم کے خلاف کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے۔پہلگام میں جو دہشت گردانہ واقعہ رونما ہوا ہے وہ کھلی دہشت گردی ہے جس کی ہم سخت مذمت کرتے ہیں ۔انہوں نے کہا کہ اس غمناک موقع پر ہم پہلگام میں شہید ہونے والے تمام لوگوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور ان کے اہل خانہ کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں ۔یقیناً یہ حملہ ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان نفرت پھیلانے کے لئے کیا گیا تھا جس کو کشمیری جوانوں نے ناکام بنادیا ہے ۔احتجاج میں مولانا سید کلب جواد نقوی، مولانا سید رضا حیدر زیدی، مولانا حسن جعفر، مولانا رضا حسین رضوی، مولانا نظر عباس اور مولانا فیروز حسین زیدی شامل تھے ۔نظامت کے فرائض مولانا عادل فراز نے انجام دیئے۔

نماز جمعہ کے بعد آصفی مسجد میں دہشت گردانہ حملے کے خلاف احتجاج ہوا، شہیدوں کو خراج عقیدت بھی پیش کیا گیا

سی ایم یوگی نے یوپی آؤٹ سورس سروس کارپوریشن بنانے کی ہدایت دی

لکھنؤ۔(یواین آئی) وزیراعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے ریاست میں کام کرنے والے آؤٹ سورسنگ اہلکاروں کی خدمت، مزدوروں کے حقوق اور اعزازیہ کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اتر پردیش آؤٹ سورس سروس کارپوریشن (UPCOS) تشکیل دینے کی ہدایات دی ہیں۔ جمعہ کو ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں اس سلسلے میں ضروری رہنما خطوط جاری کرتے ہوئے وزیراعلی نے کہا کہ ریاستی حکومت آؤٹ سورسنگ اہلکاروں کی محنت کا احترام کرتی ہے اور عوامی مفاد میں کئے گئے کام کی تعریف کرتی ہے اور ان کی سماجی اور اقتصادی سلامتی کو اولین ترجیح دیتی ہے۔ وزیراعلی نے کہا کہ اس وقت آؤٹ سورسنگ ایجنسیوں کے ذریعے کام کرنے والے اہلکاروں کو تنخواہوں میں کٹوتی، وقت پر ادائیگی نہ کرنے، EPF/ESI جیسی سماجی تحفظ کی اسکیموں کے فوائد نہ ملنے، شفاف انتخابی عمل کا فقدان، ہراساں کیے جانے وغیرہ کی شکایات موصول ہوتی ہیں، ایسی صورتحال میں نظام میں وسیع تبدیلیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ مجوزہ کارپوریشن کے ڈھانچے پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے وزیراعلی نے ہدایت دی کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ سروس فراہم کرنے والی ایجنسی کے ذریعہ کسی بھی ملازم کو اس وقت تک ملازمت سے نہ ہٹایا جائے جب تک کہ متعلقہ محکمے کے قابل افسر کی سفارش نہ ہو۔ انہوں نے ہدایت دی کہ مکمل معاوضہ ہر ماہ کی 5 تاریخ تک تمام ملازمین کے بینک کھاتوں میں جمع کرایا جائے۔ نیز، ای پی ایف اور ای ایس آئی کی رقم بھی وقت پر جمع کرائی جائے۔ قوانین کی خلاف ورزی کی صورت میں ایجنسیوں کے خلاف بلیک لسٹ، پابندی، جرمانہ اور قانونی کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ کارپوریشن بناتے وقت اس سلسلے میں واضح دفعات ہونی چاہئیں۔ یوگی نے یہ بھی ہدایت دی کہ آؤٹ سورسنگ کارپوریشن کے ذریعے کی جانے والی تمام تقرریوں میں ریزرویشن کے ضابطوں پر عمل کیا جائے۔ اسی طرح تمام مراعات بشمول طبی سہولت، زچگی کی چھٹی، حادثاتی انشورنس، پنشن اور فیملی پنشن کو کارپوریشن کے ذریعے یقینی بنایا جائے۔ وزیراعلی کی ہدایات پر بننے والی اس کارپوریشن کے ذریعے تمام عمل کو سہ فریقی معاہدے کے تحت محکمے، کارپوریشن اور آؤٹ سورسنگ ایجنسی کے درمیان مربوط انداز میں سبھی کاروائیاں انجام پذیر ہونگیں۔ شفاف انتخابی عمل، جی ای ایم پورٹل سے ایجنسیوں کا انتخاب، میرٹ کی بنیاد پر بھرتی، جدید تکنیک کا استعمال، بروقت جمع اور ای پی ایف/ ای ایس آئی کی نگرانی اور ریزرویشن قوانین کی پابندی کو یقینی بنایا جائے گا۔

پہلگام دہشت گرد حملہ: لینگویج یونیورسٹی میں تعزیتی اجلاس

لکھنؤ۔خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی، لکھنؤ میں آج جموں و کشمیر کے سیاحتی مقام پہلگام میں پیش آئے دہشت گردانہ حملے میں شہید ہونے والے معصوم افراد کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ یہ اجلاس یونیورسٹی کے "اٹل آڈیٹوریم" میں منعقد ہوا، جس میں طلبہ، اساتذہ، افسران اور ملازمین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ وائس چانسلر پروفیسر جے۔ پی۔ پانڈے کی سرپرستی میں منعقد ہونے والے اس اجلاس کا آغاز یونیورسٹی کے رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار کے ذریعہ تعزیتی پیغام پڑھنے سے ہوا، جس میں انہوں نے اس واقعے کو انسانیت پر حملہ قرار دیتے ہوئے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ اجلاس میں تمام شرکاء نے سانحہ پہلگام کے متاثرین کی یاد میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کی اور ان کی مغفرت کے لیے دعائیں کیں۔ اجلاس کے دوران ماحول کافی رنج و غم سے بھرپور رہا اور ہر فرد اس دہشت گردی کی بزدلانہ کارروائی پر افسردہ نظر آیا۔ رجسٹرار نے مزید کہا کہ اس قسم کے واقعات نہ صرف ملک کی سالمیت کے خلاف ہیں بلکہ پوری انسانیت کو مجروح کرتے ہیں۔ "ہمیں ایک ہو کر ان قوتوں کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا جو نفرت اور خوف پھیلانے کی کوشش کرتی ہیں۔" اس موقع پر یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کے اساتذہ، انتظامی افسران، غیر تدریسی عملہ اور طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کر کے دہشت گردی کے خلاف اپنی یکجہتی اور بیداری کا مظاہرہ کیا۔ یہ تعزیتی اجلاس نہ صرف شہداء کو خراج عقیدت پیش کرنے کا ذریعہ بنا بلکہ اس کے ذریعے امن، رواداری اور قومی یکجہتی کا پیغام بھی عام کیا گیا۔

دین اسلام نے ہمیشہ دہشت گردی کی مخالفت کی ہے: مولانا خالد رشید

اسلامک سنٹر آف انڈیا کی اپیل پر ملک بھر میں نماز جمعہ کے بعد دہشت گردی کے خاتمے کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں

لکھنؤ۔اسلامک سنٹر آف انڈیا فرنگی محل لکھنؤ کی اپیل پر آج ملک بھر کی مساجد میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے اور وطن عزیز سے دہشت گردی کے خاتمے کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔جامع مسجد عیدگاہ لکھنؤ میں خطبہ جمعہ میں شاہی امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے کہا کہ کوئی بھی مذہب دہشت گردی، ظلم اور زیادتی کے حق میں نہیں ہے اور دین اسلام نے ہمیشہ دہشت گردی کی مخالفت کی ہے۔خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے انسان کو بلاوجہ قتل کرے تو گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا۔انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بے گناہوں کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔اسلام کے نزدیک دہشت گردی کی ہر شکل ناجائز ہے۔اس لیے دہشت گردی کے اس واقعے کو اسلام سے نہیں جوڑا جانا چاہیے۔نماز کے بعد عیدگاہ میں پہلگام واقعہ کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔اس موقع پر حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس گھناؤنے فعل کو انجام والے افراد کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور وطن عزیز کو دہشت گردی سے ہمیشہ کے لیے پاک کرنے کا کوئی مؤثر اور جامع میکانزم بنایا جائے۔

ہم ہر اس جبری قوت کے خلاف کھڑے ہیں جو انسانیت کو تقسیم کرتی ہے: عمار نگرامی

لکھنؤ۔قرآن مجید میں واضح طور پر ارشاد ہے جس نے کسی بے گناہ شخص کو قتل کیا، گویا اس نے ساری انسانیت کو قتل کر ڈالا۔قرآن مجید کا یہ حکم انسانی جان کی حرمت اور معصوم افراد پر تشدد کی اخلاقی مذمت کو واضح کرتا ہے۔حدیث میں بھی ہے کہ ہمیں ظلم، جبر اور ہر قسم کی تشدد کی بلا امتیاز مذمت کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ہم ایک بار پھر واضح کرتے ہیں کہ دہشت گردی کا کوئی مذہب، عقیدہ یا اخلاقی جواز نہیں۔ آل انڈیا مسلم انٹلیکچوئل سوسائٹی پہلگام ،کشمیر میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے سے متاثرہ خاندانوں کے ساتھ گہرے دکھ اور ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ ہم اس وحشیانہ تشدد کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہیں، جس نے گہری تکلیف پہنچائی، زندگیوں کو تہس نہس کیا اور انسانیت کے مشترکہ اقدار کو پامال کیا۔ زخمیوں کے لیے ہماری دعائیں ہیں اور ہم ان کے فوری شفایاب ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عمار نگرامی نے کیا۔انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی امن، ہمدردی اور بقائے باہمی کے ان عالمگیر اصولوں کے بالکل منافی ہے جنہیں تمام مذاہب اور معاشرے عزیز رکھتے ہیں۔

اجتماعی غم کے اس لمحے میں، ہم متاثرین کے اہل خانہ کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے ملک ہندوستان میں انصاف، اتحاد اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے عزم کی تجدید کرتے ہیں۔کوئی بھی فرد، خواہ وہ پولیس افسر ہو جو کسی مسلمان کو محض اس کے مذہبی شناخت کی بنیاد پر چلتی ٹرین میں نشانہ بنائے، کشمیر کا دہشت گرد جو کسی ہندو سیاح کو اس کے عقیدے کی وجہ سے قتل کرے، یا وہ لوگ جو خوف پھیلانے کے لیے عبادت گاہوں کی بے حرمتی کریں، وہ دہشت گردی کا مرتکب ہے۔ ایسے عناصر اور ان کے حواریوں کو قانون کی سخت ترین سزا دی جانی چاہیئے تا کہ اس زہریلی سوچ کو جڑ سے ختم کیا جاسکے۔ یہ بات دوٹوک طور پر واضح ہونی چاہیے، جو بھی ایسے مظالم کا ارتکاب، حمایت یا جواز پیش کرے، خواہ اس کا تعلق یا مقصد کچھ بھی ہو، وہ انسانیت کا دشمن ہے۔ صرف بے لاگ جوابدہی ہی انصاف اور پائیدار امن کو یقینی بنا سکتی ہے۔ تمام مسلمانوں کو ختم کرو یا ہندوستان سے اسلام کا خاتمہ کرو، جیسے اشتعال انگیز نعرے نہ صرف قابل مذمت ہیں بلکہ نظریاتی دہشت گردی ہیں۔ جو لوگ نفرت پھیلاتے ہیں، جھوٹ کو فروغ دیتے ہیں یا تعصب کو قانونی شکل دیتے ہیں، وہ تشدد کو ہوا دینے کے برابر ہیں۔آل انڈیا مسلم انٹلیکچوئل سوسائٹی ہر قسم کی دہشت گردی، خواہ وہ جسمانی ہو، نظریاتی ہو یا انتظامی کی مذمت کرتی ہے۔ہم ہر ظلم، ہر جبر اور ہر اس قوت کے خلاف کھڑے ہیں جو انسانیت کو تقسیم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔انصاف کو غالب آنا چاہیے۔اس اہم موقع پر، ہم تمام شہریوں، اداروں اور رہنماؤں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ تقسیم کرنے والی روایات کو مسترد کریں، قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھیں اور اپنے ملک کے تکثیری ڈھانچے کی حفاظت کریں۔ آیئے، نفرت کے خلاف یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہوں اور مل کر ایسے مستقبل کی تعمیر کریں جو ہمدردی، مساوات اور پائیدار امن سے عبارت ہو۔

اٹل پنشن یوجنا میں یوپی پہلے نمبر پر

لکھنؤ۔(یواین آئی) اتر پردیش نے اٹل پنشن اسکیم (اے پی وائی) کے تحت ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ریاست نے اب تک اس اسکیم کے تحت 2.1 کروڑ لوگوں کا اندراج کیا ہے، جو ملک میں سب سے زیادہ ہے۔سرکاری ذرائع نے جمعہ کو بتایا کہ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے اٹل پنشن اسکیم کو عوام تک پہنچانے کے لئے بڑے پیمانے پر بیداری مہم شروع کی ہے۔ان کی قیادت میں نہ صرف دیہی اور شہری علاقوں میں اسکیم کو فروغ دیا گیا بلکہ بینکوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کو بھی اس مہم سے جوڑا گیا۔اس کے نتیجے میں، یوپی نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے بینکوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کو اسکیم کے تحت انعام دیا۔یہی نہیں، پنشن فنڈ ریگولیٹری اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (PFRDA) کے زیر اہتمام ایک خصوصی مہم میں، اتر پردیش نے گزشتہ مالی سال میں 83.15 لاکھ اندراج کے ہدف کے مقابلے میں 49.21 لاکھ اندراجات کے ساتھ سرفہرست مقام حاصل کیا ہے۔اس شاندار کارکردگی کے لیے، اتر پردیش اسٹیٹ لیول بینکرس کمیٹی (SLBC) کو الٹیمیٹ لیڈرشپ کے ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔انہوں نے بتایا کہ اٹل پنشن یوجنا اسکیم ہندوستان کے 8 لیڈ بینکوں سمیت کل 160 اسٹیک ہولڈرز کے ذریعے چلائی جارہی ہے۔اسٹیٹ بینک آف انڈیا، بینک آف بڑودہ اور انڈین بینک میں بالترتیب سب سے زیادہ اے پی وائی کا رجسٹریشن ہوا ہے۔ وہیں وقت، پریاگ راج، لکھنؤ، بریلی، فتح پور اور کانپور نگر بھی بالترتیب سب سے زیادہ اے پی وائی اندراج والے اضلاع ہیں۔چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کی کوششوں سے نہ صرف اٹل پنشن یوجنا جیسی اسکیموں نے زور پکڑا ہے بلکہ مستقبل میں ریاست کے لوگوں کو مالی تحفظ فراہم کرنے کی سمت میں ایک ٹھوس قدم بھی اٹھایا گیا ہے۔سی ایم یوگی کی یہ پہل ان لوگوں کے لیے ایک وردان ثابت ہورہی ہے جو غیر منظم شعبے میں کام کر رہے ہیں اور جن کے پاس ریٹائرمنٹ کے بعد آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہیں ہوتا ہے۔اٹل پنشن یوجنا حکومت ہند کی ایک سماجی تحفظ اسکیم ہے، جو 2015 میں شروع کی گئی تھی تا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد غیر منظم شعبے سے تعلق رکھنے والے 18 سے 40 سال کے درمیان کی عمر کے ہندوستانی شہریوں کو 1,000 □ سے 5,000 □ کی ماہانہ پنشن فراہم کی جاسکے۔اس میں چھوٹی رقم ماہانہ، سہ ماہی یا ششماہی بنیادوں پر جمع کرنی پڑتی ہے، جو خود بخود بینک اکاؤنٹ سے ڈیبٹ ہوجاتی ہے۔

یوپی میں آن لائن ہوا پاور لوڈ اضافے کا عمل

لکھنؤ۔(یواین آئی) صارفین کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اتر پردیش پاور کارپوریشن لمیٹڈ نے پاور لوڈ بڑھانے کے عمل کو مکمل طور پر آن لائن کر دیا ہے۔ پاور کارپوریشن کے چیئرمین ڈاکٹر آشیش کمار گوئل نے جمعہ کو شکتی بھون میں منعقدہ جائزہ میٹنگ کے دوران یہ اعلان کیا۔ نیا سسٹم یکم مئی سے شروع ہوگا۔ اس کے لیے ایک نیا پورٹل تیار کیا گیا ہے جسے جلد ہی www.uppcl.org اور جھٹ پٹ پورٹل پر لائیو کیا جائے گا۔ کوئی بھی صارف دستیاب لوڈ تبدیلی کی درخواست کے لنک کے ذریعے درخواست دے سکتا ہے۔ کامن سروس سنٹر سے بھی یہ کام کرایا جاسکتا ہے۔ صارفین لوڈ میں اضافے کے لیے کسی بھی حد اور کسی بھی زمرے میں آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری دستاویزات جیسے بانڈ، بی اینڈ ایل فارم، ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹریکل سیفٹی کی طرف سے جاری کردہ کوئی اعتراض سرٹیفکیٹ، معاہدہ فارم آن لائن قبول کیا جائے گا۔ لوڈ میں اضافے کے لیے صارفین کو پروسیسنگ فیس اور اضافی سیکیورٹی رقم بھی آن لائن ادا کرنی ہوگی۔ اب کثیر المنزلہ عمارتوں اور کالونیوں کے انفراسٹرکچر کے لیے بلک لوڈ کی منظوری کا عمل بھی مکمل طور پر آن لائن ہوگا۔ بلک لوڈ کی منظوری کے لیے، تمام عمل جیسے پروسیسنگ فیس کی ادائیگی، مطلوبہ دستاویزات کی اپ لوڈنگ، تخمینہ شدہ رقم کی ادائیگی، لوڈ کی منظوری ڈیجیٹل میڈیم کے ذریعے مکمل کی جائے گی۔

شدید گرمی میں پینے کے پانی کا نہیں ہوگا بحران

گرمی اور گرم ہواؤں سے لوگ پریشانی کا شکار، درجہ حرارت 40 ڈگری سے تجاوز، دو روز بعد پھر بدلے گا موسم

لکھنؤ۔ ریاست میں چلچلاتی گرمی کے دوران بھی پینے کے پانی کا بحران نہیں ہوگا۔ پینے کے صاف پانی کی مسلسل اور بلا تعطل فراہمی کے لیے 24 گھنٹے الرٹ رہنے کی ہدایات بھی جاری کی گئی ہیں۔ پانی کی فراہمی کے لیے تمام ڈویژنل کمشنرز اپنی سطح پر میٹنگ کریں گے اور ضروری کارروائی کو یقینی بنائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی حکومت کی طرف سے ریاست کے تمام ضلع مجسٹریٹس کو ایک خط بھیجا گیا ہے۔ سرکاری ذرائع نے جمعہ کو بتایا کہ تمام ڈویژنل کمشنروں کو ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ اپنی سطح پر میٹنگ کریں اور پینے کے پانی کی فراہمی اور فوری حل کی مسلسل نگرانی کو یقینی بنائیں۔ تحصیل، پولیس اسٹیشن، اسپتال، آنگن واڑی مراکز میں بھی پینے کے پانی کا انتظام ہوگا۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ پائپ پینے کے پانی کی اسکیم کا زیادہ سے زیادہ استعمال کر کے ہر گھر تک صاف پانی پہنچایا جائے گا۔ جہاں تعمیراتی کام زیر التوا ہے وہاں متبادل ذرائع سے پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ عام لوگوں کو گرمی سے راحت فراہم کرنے کے لیے عوامی اور سرکاری احاطے جیسے تحصیل، پولیس اسٹیشن، اسپتال، آنگن واڑی سنٹر میں پینے کے پانی کے اسٹال یا گھڑے رکھنے اور پانی کے دیگر مناسب انتظامات کو یقینی بنانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ گرمی کی لہر کے اثرات سے بچنے کے لیے معلومات، تعلیم اور مواصلات کے ذریعے لوگوں کو آگاہ کیا جائے گا اور صاف پانی کی اہمیت کو سمجھا جائے گا۔ اس کے ذریعے گاؤں والوں کو پانی کے تحفظ اور صاف پانی کے استعمال کے لیے ترغیب دی جائے گی۔

حکومت کے اس اقدام کا مقصد ریاست کے تمام دیہی خاندانوں کو بلا تعطل اور خالص پینے کا پانی فراہم کرنا ہے۔ تا کہ شدید گرمی میں بھی زندگی معمول پر رہے۔ کمیونٹی ٹوائلٹس میں بھی مناسب مقدار میں پانی کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری کارروائی کی جائے گی۔

اتر پردیش میں درجہ حرارت میں اضافہ جاری ہے۔ لوگوں کو شدید گرمی کا سامنا ہے۔ محکمہ موسمیات نے جمعہ کو 40 اور ہفتہ کو 20 اضلاع میں ہیٹ ویو کی وارننگ جاری کی ہے۔ یوپی کے تقریباً 30 اضلاع میں دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 ڈگری سے اوپر ہے۔ تاہم راحت کی خبر یہ ہے کہ 26 اپریل کے بعد ایک نئی ویسٹرن ڈسٹربنس کے فعال ہونے کی وجہ سے اتر پردیش کا موسم پھر سے بدل جائے گا۔ ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ 27 سے 30 اپریل کے درمیان ریاست کے مختلف حصوں میں دوبارہ بوندا باندی کے آثار ہیں۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ نے کہا کہ 26 اپریل سے مغربی ڈسٹربنس کے فعال ہونے کی وجہ سے 27 اور 30 ؟؟ اپریل کے درمیان ریاست کے مختلف حصوں میں تیز ہواؤں کے ساتھ رک رک کر بوندا باندی کے حالات ہوں گے۔ درجہ حرارت میں فوری کمی ہوگی اور لوگوں کو گرمی کی لہر سے راحت ملے گی۔ بندہ، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، فتح پور، کانپور دیہات، کانپور نگر، علی گڑھ، متھرا، ہاتھرس، آگرہ، فیروز آباد، مین پوری، اٹاوہ، اوریا، جالون، ہمیر پور، مہوبہ، جھانسی، للت پور اور آس پاس کے علاقوں میں گرمی کی لہر کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔

تکنیکی شکشا وکاس ایوم جن کلیان سنستھان نے نکالا کینڈل مارچ

کشمیر کے پہلگام میں شہید ہوئے سیاحوں کو پیش کی خراج عقیدت، پاکستان کے خلاف نعرے بازی

لکھنؤ۔تکنیکی شکشا وکاس ایوم جن کلیان سنستھان کی جانب سے کشمیر کے پہلگام میں سیاحوں پر ہوئے حملے میں شہید ہوئے لوگوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے سنستھا کے صدر محمد انیس کی قیادت میں کینڈل مارچ نکالا گیا اس میں بڑی تعداد میں، مسلم دانشور، مرد و خواتین شامل ہوئے، اس دوران دہشت گردانہ حملے میں معصوم شہریوں کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور پاکستان کے خلاف جم کر نعرے بازی کی گئی۔ واضح ہو کہ یہ کینڈل مارچ اسمبلی ہاؤس سے شروع ہو کر اٹل چوراہا حضرت گنج پر اختتام پزیر ہوا۔ کنڈل مارچ کے ذریعے شہداء کو جذباتی خراج عقیدت پیش کی گئی اور دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر آواز بلند کرنے کی اپیل بھی کی گئی۔ وہاں موجود لوگوں نے پاکستان کی طرف سے دہشت گردوں کو دی جانے والی حمایت کی شدید مذمت کی اور حکومت ہند سے ایسے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر سنستھا کے صدر محمد انیس، اتر پردیش اقلیتی کمیشن کے سابق سکریٹری ڈاکٹر عالمین علی، مدرسہ بورڈ کے سابق ممبر ضرغام الدین خان، محترمہ شاہدہ خان، صوفیہ تنظیم، فاطمہ راشد، ایڈوکیٹ نسیم، شمشیر غازی پوری، اعجاز خان، ارشاد علی، امجد خان، پرشانت گورو، ہمانشو چترویدی سمیت کئی ممتاز سماجی کارکنان اور دانشور موجود تھے۔ یہ پروگرام سماجی اتحاد، امن اور دہشت گردی کے خلاف عوامی بیداری کی علامت بن کر سامنے آیا۔